

تخفہ بریلویت

مولانا مطیع الحق صاحب

گیلانی اکیڈمی، ناظم آباد کراچی

تخفہ بریلویت

مولانا مطیع الحق صاحب

گیلانی اکیڈمی، ناظم آباد کراچی

فہرست و مضامین و عنوانات و تحقیق مذاہب

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱۔	باب اول	۸
۲۔	اعلیٰ حضرت کا دین و مذہب	۸
۳۔	تعلیمات نبویہ کا مخالف کافر	۱۰
۴۔	قوم کی جمالت سے ناجائز فائدہ	۱۳
۵۔	شریعت محمدی اور دین مجدد میں اختلاف	۱۶
۶۔	خلاصہ مذہب اعلیٰ حضرت	۱۷
۷۔	یک طرفہ و گری	۲۰
۸۔	حقیقت مذہب اعلیٰ حضرت	۲۳
۹۔	اعلیٰ حضرت کے وصایا شریف	۲۳
۱۰۔	زبان کے مزے	۲۴
۱۱۔	نفس کی لذتیں	۲۴
۱۲۔	سب کچھ حلال	۲۸
۱۳۔	دیوبندی وہابی کیوں ہیں؟	۳۲
۱۴۔	بدکاروں کی گواہی	۳۸
۱۵۔	باب دوم	۴۱
۱۶۔	تقویہ الایمان کی حقیقت	۴۱
۱۷۔	تقویہ الایمان کی عبارت مخلوق کے مقابلہ میں خالق کا مرتبہ	۴۱
۱۸۔	خدا کی عظمت کرنے والا	۴۵

۲۰	تقویۃ الایمان کی اصل عبارت	۳۷
۲۱	تقویۃ الایمان کی عبارت کا مطلب	۳۷
۲۲	کفر کے فتوؤں کی اصل وجہ	۳۸
۲۳	گستاخ و بے ادب کون؟	۵۰
۲۴	حضورؐ کی گستاخی کرنے والا بد نصیب	۵۳
۲۵	دیوبندی اور فتوٰانے کفر	۵۶
۲۶	مرزائی اور بدعتی ایک ہیں	۶۰
۲۷	بدعتی گمراہ فرقہ	۶۱
۲۸	باب سوم	۶۳
۲۹	کتب بریلویہ میں حضورؐ کی شان	۶۳
۳۰	بڑے گستاخ و بے ادب	۶۳
۳۱	پہلی گستاخی حضرت آدمؑ کی شان میں	۶۴
۳۲	گستاخی نمبر ۲ حضورؐ کی شان میں	۶۵
۳۳	گستاخی نمبر ۳ حضورؐ کی شان میں	۶۸
۳۴	حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار	۶۸
۳۵	گستاخی نمبر ۴ توہین رسولؐ	۷۰
۳۶	حضرت شہیدؒ پر ضمنی اعتراض و جواب	۷۱
۳۷	گستاخی نمبر ۵ غوث اعظمؒ کی محفل	۷۴
۳۸	دارالعلوم دیوبند اور حضورؐ	۷۵

۳۹	حضورؐ کسی کے شاگرد نہیں	۷۶
۴۱	گستاخی نمبر ۶ غوث اعظمؒ عالی و سافل کے پیرو مرشد	۸۰
۴۲	گستاخی نمبر ۷ عبد القادرؒ سب سے زیادہ مقرب خدا	۸۳
۴۳	گستاخی نمبر ۸ تمام صوفیاء اور	۸۳
۴۴	گستاخی نمبر ۹ غوث اعظمؒ کے مقروض	۸۴
۴۵	گستاخی نمبر ۱۰ غوث اعظمؒ عالی عرفاں پر محیط	۸۶
۴۶	گستاخی نمبر ۱۱ احمد رضا خاں صاحب بریلوی کے ساقی کوثر	۸۶
۴۷	گستاخی نمبر ۱۲ نکیرین کے جواب میں احمد رضا صاحب کا نام	۸۸
۴۸	گستاخی نمبر ۱۳ شری گری سے احمد رضا صاحب کے دامن میں پناہ	۸۹
۴۹	گستاخی نمبر ۱۴ مرتے وقت احمد رضا کا نام لب پر	۹۰
۵۰	گستاخی نمبر ۱۵ مدینہ طیبہ کی لہانت	۹۱
۵۱	گستاخی نمبر ۱۶ سرکار علی پور حضورؐ کے برادر	۹۲
۵۲	گستاخی نمبر ۱۷ اصدودین کی شکل میں حضورؐ	۹۴
۵۳	گستاخی نمبر ۱۸ اور نمبر ۱۹	۹۵
۵۴	حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا صریح انکار	۹۸
۵۵	باب چہارم	۱۰۵
۵۶	قرآن مجید اور تقویۃ الایمان	۱۰۵
۵۷	باب پنجم	۱۱۰

۵۸	تفاسیر مقدسہ اور تقویۃ الایمان	۱۱۰
۵۹	تفسیر معالم التنزیل	۱۱۰
۶۰	تفسیر جلالین تفسیر مدارک	۱۱۰
۶۱	تفسیر کبیر	۱۱۰
۶۲	مفردات القرآن	۱۱۰
۶۳	تفسیر مضامین	۱۱۰
۶۴	تفسیر کبیر	۱۱۰
۶۵	تفسیر ابو مسعود	۱۱۱
۶۶	تفسیر مضامین	۱۱۱
۶۷	مفردات القرآن	۱۱۲
۶۸	حضور کا ارشاد گرامی	۱۱۲
۶۹	باب ششم	۱۱۶
۷۰	احادیث مقدسہ اور تقویۃ الایمان	۱۱۶
۷۱	تقویۃ الایمان غوث الاعظم کے فرمودات کی روشنی میں	۱۲۲
۷۲	باب ہفتم	۱۳۱
۷۳	امام غزالی کا ارشاد	۱۳۱
۷۴	امام المشائخ شیخ شہاب الدین کا ارشاد	۱۳۲
۷۵	خواجہ نظام الدین اولیا کا ارشاد	۱۳۳

۷۶	مولانا سید مبارک العلوی کا ارشاد	۱۳۴
۷۷	مولانا حاجی کا ارشاد	۱۳۵
۷۸	مشائخ عظام کے ارشادات	۱۳۶
۷۹	بریلوی دین کے چند عقائد و اعمال حضور کا مرتبہ ان کی نظر میں	۱۴۱
۸۰	بریلویوں کا کعبہ	۱۴۲
۸۱	حضور کی کھلی بے ادبی	۱۴۳
۸۲	تمام انبیاء علیہم السلام کی گستاخی	۱۴۳
۸۳	حضرت یوسف علیہ السلام کی گستاخی	۱۴۴
۸۴	حضرت خضر کی بے ادبی	۱۴۴
۸۵	حضرت غوث اعظم کی بے ادبی	۱۴۵
۸۶	حضرت پیران کی گستاخی و بے ادبی	۱۴۶
۸۷	بریلوی اعمال	۱۴۷
۸۸	آداب وضو	۱۴۷
۸۹	دیوبندی سے بدن لگ جانا	۱۴۷
۹۰	آب وضو کا پانی پاک	۱۴۷
۹۱	بریلوی مسواک	۱۴۸
۹۲	بریلوی نماز	۱۴۸
۹۳	حکم کلام	۱۴۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الیم

باب اول اعلیٰ حضرت کا دین و مذہب

جو ان کی کتابوں سے ثابت ہے

انہی کے مطلب کی کہہ رہا ہوں زبان میری ہے بات ان کی انہی کی مجلس سجادہ ہوں چراغ میرا ہے رات ان کی پیر الودعہ :-

مولوی اسماعیل صاحب دہلوی نے اپنی کتاب تقویۃ الایمان میں کئی جگہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی ہے، جن میں ایک یہ ہے کہ انہوں نے اس کتاب میں لکھا ہے کہ جاننا چاہیے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا اللہ کی شان کے آگے بھڑکے بھی ذلیل ہے۔

مخلوق میں حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم بھی ہیں تو اس طرح معاذ اللہ حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی شان میں سخت گستاخی ہوئی اور یہ ہر ایک مسلمان کا ایمان ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا گستاخ کافر ہوتا ہے، لہذا اسماعیل دہلوی کے متعلق جس نے اتنی سخت گستاخی ہے علمائے اسلام کا کیا فتویٰ ہے؟

عبداللہ :-

یقیناً حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا گستاخ اور بے ادب بالقطع و یقین کافر اکفر، بے ایمان و جال، مردود ملعون، لحد، چٹنی، ضال، مضل، محبت المخلوق بدتر از شیطان العین ہے، اس زبان و قلم پر ہزار ہزار لعنت جس پر حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی

گستاخی کا ایک لفظ بھی آئے خدا اس دل پر کروڑوں غضب اور بے شمار لعنت کرے جس دل میں حضور سید عالم مغربی آدم سید اکائات صفوۃ الموجدات صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی و بے ادبی کا خیال تک بھی گذرے۔ ایسا مردود و خلیفہ پر اور مخلوق کی ہر ناپاک اور نجس سے نجس چیز سے زیادہ مردود ہے اور ایسا کم نصیب خدا کے ہر مغضوب و ملعون سے زیادہ ملعون ہے، معاذ اللہ، معاذ اللہ وہ حبیب جس کی صفت خدا فرمائے، جس کی تعریف زمین و آسمان میں ہو اس کے گستاخ سے زیادہ لعنتی کون ہو سکتا ہے، واقعی ہر ایک مسلمان کا یہ ایمان ہے اور جو اس میں شک بھی لائے وہ پکا بے ایمان ہے کہ جس طرح خدائے قدوس اپنی صفات میں واحد لا شریک ہے نظیر و بے مثل و بے عدیل ہے، ہر ایک عیب سے منزہ، مقدس اور پاک ہے، بعینہ اسی طرح حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو خدائے قدوس نے تمام مخلوق میں بے نظیر و بے مثل و بے عدیل اور تمام مخلوقات سے منزہ مقدس بے نقص و عیب پیدا فرمایا۔

خلقت مدبر، من کل عیب

کانما خلقت کما تشاء

اور جس طرح خدائے قدوس کی شان میں ایک ذرہ نقص کا فریاد ہوتا ہے بالکل اسی طرح حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی شان عالی میں جو قرآن و حدیث ثابت ہے رائی کے کروڑوں حصے کے برابر دیدہ و آئندہ عیب و نقص ڈالنے والا کافر و بے ایمان ہو جاتا ہے۔

لیکن الجاہد فی سبیل اللہ المہاجر الی اللہ، عالم دین ہدی عاشق رسول خدا حضرت مولانا مولوی شاہ محمد اسماعیل صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ نے تقویۃ الایمان میں ہر گز ہر گز (معاذ اللہ) رسول اکرم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی بے ادبی و گستاخی

نہیں کی بلکہ وہ ساری کی ساری کتاب حضور کریم علیہ السلام کی تعریفوں سے پر ہے۔ اس میں حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تمام فضائل اور آپ کے فیوض و برکات بیان کئے گئے ہیں۔

پیر ال دتہ :-

لاحول ولا قوۃ اس میں فضائل ہیں؟ اس میں تو کفریہ باتیں اور وہا بیت کے قصے ہیں۔
عبداللہ :-

ہرگز نہیں غلط ہے اور بالکل غلط ہے، اور جو یہ کہے کہ اس میں کفریہ مضامین ہیں اس کے لئے ہم کہتے ہیں "لعنة الله على الكاذبين" اس کے سارے مضامین صرف قرآن مجید کی آیات اور احادیث شریفہ کا ترجمہ اور تفسیر ہیں اور کچھ نہیں، اس لئے ہم کہتے ہیں کہ اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل ہیں، کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے بڑی فضیلت اور سب سے بڑی تعریف یہ ہے کہ آپ نے اپنی امت کو سب سے اعلیٰ تعلیم اور سے افضل احکام عطا فرمائے پس اس تعلیم و احکام کا بیان کرنا ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل کریمہ کا سب سے بڑا اظہار ہے، اور جو شخص قرآن و حدیث سنانے والے کو کافر کہے تم خود سوچو کہ وہ کون ہوا کرتا ہے؟

تعلیمات نبوی کا مخالف کافر

قرآن و حدیث سنانے والے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پاک خدمت اور حضور کے ارشادات کی تشبیہ کرتا ہے گستاخ ہے یا وہ کم نصیب گستاخی کر رہا ہے جو قرآن حدیث سنانے والے کو کافر کہہ رہا ہے۔

توبہ کرو خدا سے ڈرو۔ اس چار دن کی زندگی پر خدا تعالیٰ اور خدا کے نیک

مردوں سے اس قدر بدگمان ہونا اور قرآن و حدیث سنانے والوں کو ایسی گالیاں دینا بہت بڑا گناہ ہے، اور خود تمہارے ایمان کا خطرہ ہے۔

پیر ال دتہ :-

آپ نے پھر یہی کہا کہ اس میں فضائل ہیں، جناب وہ تو ساری کتاب کفریہ مضامین سے بھری پڑی ہے وہ کتاب تو اس قدر گنہگار اور ناپاک ہے، کہ اس کو جو ہاتھ میں بھی لے وہ بھی کافر ہو جاتا ہے۔
عبداللہ :-

اذا لله واننا لفيه راجعون تم پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات مقدسہ سے پھر پور منور کتاب کو ناپاک اور گندی کہہ رہے ہو اور خود بہت بڑی گستاخی کر رہے ہو۔ اس کتاب میں ہرگز کفریہ مضامین نہیں، بلکہ اس میں تمام قرآن مجید کی آیتیں، حدیثیں اور ان کے ترجمے اور تفسیریں ہیں اور جو شخص قرآن حدیث کے مضامین کو کفریہ مضامین کہے خود سوچو کہ وہ خود کیا ہوتا ہے۔

تقویۃ الایمان میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پاک کے متعلق مضامین ہیں اور ہر ایک کی دلیل قرآن و حدیث سے دی گئی ہے۔ اور کوئی بات خلاف دین اسلام نہیں، تم خواہ مخواہ ایسی کتاب کی گستاخی کر کے خود گستاخ بن رہے ہو۔

اچھا تم یہ بتاؤ کہ تم نے کبھی وہ کتاب پڑھی ہے؟

پیر ال دتہ :-

میں خدا خواستہ وہ کتاب کیوں پڑھتا، میں تو اسے ہاتھ لگانا بھی کفر جانتا ہوں۔

عبداللہ :-

پھر تم نے جب پڑھی نہیں بلکہ ہاتھ تک نہیں لگایا تو پھر تمہیں معلوم کیسے ہوا کہ اس میں (معاذ اللہ) کفر بھرا ہوا ہے؟

پیر الودیع :-

ہمارے مولوی صاحب نے ہمیں بتایا اور انہوں نے اپنے رسالوں اور کتابوں میں اس غیث کتاب کو کفریہ اور ملعون فقرات اور عبارات سے ہمیں آگاہ کیا، اللہ اس میں جزا عطا فرمائے۔

عبداللہ :-

آپ کے مولوی صاحبان کون سے ہیں۔

پیر الودیع :-

ہمارے مولوی صاحبان کی حضرات ہیں جو ربلی شریف سے تعلق رکھتے ہیں۔

عبداللہ :-

اچھا اب معلوم ہوا کہ تم اپنے خیال میں سچے ہو، مگر عزیزم وہ جو اس مبارک کتاب کے مضامین کو کفریہ مضامین کہتے ہیں۔ سو وہ از روئے دین محمدی نہیں کہتے، بلکہ وہ اپنے دین و مذہب کی رو سے کہتے ہیں اور واقعی ان کے دین و مذہب کے رو سے اس میں کفریہ مضامین ہیں۔ کیونکہ اسلام کا ہر مضمون ان کے دین و مذہب کے خلاف ہے اور جو چیز کسی دین و مذہب کے خلاف ہوتی ہے۔ اس سے وہ کفریہ ہی کہے گا۔

پیر الودیع :-

یہ آپ نے کیا کہا کہ دین محمدی اور ہے اور ہمارے علماء کا دین و مذہب اور ہے، یہ تو آپ نے ہمارے مولوی صاحبان پر بہت سخت حملہ کر دیا اور ان کے

اوپر بڑی ذر دست تہمت لگادی کہ ان کا دین اسلام کے علاوہ اور کوئی ہے، وہ تو ہر بات قرآن حدیث سے ثابت کرتے ہیں اور ہر وقت اسلام کا نام لیتے ہیں۔

عبداللہ :-

مادر م! ہم لوگ تہمت نہیں لگاتے، تہمت لگانے والا جھوٹا ہے اور جھوٹوں پر خدا کی لعنت ہے اور نہ ہم کسی پر حملہ کرتے ہیں، ہم تمہارے مولویوں کی طرح نہیں ہیں کہ خواہ مخواہ بھکا بھکا مسلمانوں کو گمراہ کرتے ہیں، اور سچے پکے ایمانداروں پر عیب لگاتے ہیں۔ خدا نہ کرے کہ ہم کسی پر چھوٹا عیب لگائیں میں تم سے یقیناً اور دلیل سے کہتا ہوں کہ شریعت اسلامیہ اور چیز ہے اور ان کا دین د مذہب اور۔

اب جب مذہب ہی علیحدہ ہے تو شریعت کی ہر بات ان کے مذہب کے خلاف ہوگی، اب وہ اپنے مذہب کے مخالف شرعی حکم کو خواہ وہایت کہیں یا کفریہ مضمون کہیں وہ اپنے مذہب کی رو سے کہیں گے۔ اسلامی رو سے نہیں کہیں گے۔

قوم کی جمالت سے ناجائز فائدہ

رہی یہ بات کہ وہ ہر چیز قرآن و حدیث سے ثابت کرتے ہیں سو یہ بھی آپ کی دلیل کوئی مضبوط دلیل نہیں، آپ تو ہیں ان پڑھ، شریعت کا علم تو آپ کے انہیں مولوی صاحبان نے آپ کو سیکھنے نہیں دیا۔ اپنا ہی مذہب سکھانے اور پڑھاتے رہتے ہیں، اب آپ کے سامنے قرآن کی آیت اور حدیث کے الفاظ پڑھ کر جو چاہیں ترجمہ کر دیں آپ کی جانے بلا کہ ترجمہ صحیح کر رہے ہیں۔

یا غلط، اور معاف کیجئے آپ کو تو انہوں نے اس قدر لاعلم اور جاہل بنا دیا کہ آج مسلمانوں میں شاذ و نادر ہی ایسے حضرات نکلیں گے جو یہ بھی سمجھ سکیں کہ کیا یہ جو کچھ مولوی صاحب نے پڑھا ہے یہ قرآن کی آیت اور حدیث شریف ہے بھی یا

نہیں، آپ کے سامنے تو جو کچھ عربی الفاظ پڑھ دیئے جائیں اس کو آپ قرآن و حدیث سمجھ لیتے ہیں۔

دیکھو جماعت ایسی بری بلا ہے کہ اس میں کوئی بالکل اندھوں جیسا ہوتا ہے ایک پیر صاحب تھے بڑے حکیم شہیم، مولے تازے لیکن تھے بچارے کندہ تراش یعنی قابلیت فیل زمیندار بھی تھے، ایک دفعہ تسبیح ہاتھ میں لئے چو کڑی لگائے بیٹھے تھے کہ کچھ کاشتکار جو معتقد بھی تھے آئے۔

پیر صاحب نے سلام کا جواب دیکر رعب دار کواڑ میں کما یا مزارع امسال فی الکشت ذرات فاطر امطار ہوا کہ نہ بچارے جاہل کاشتکار مرعوب ہو گئے اور سمجھے کہ پیر صاحب کوئی وظیفہ پڑھ رہے ہیں اور قرآن حدیث کے کلمات ورد زبان ہیں، حالانکہ یہ جملہ قرآن و حدیث تو کیا ہوتا کسی ایک زبان کا بھی نہیں، کوئی لفظ عربی کا ہے، کئی فارسی کا کوئی اردو کا، اور حاصل صرف یہ تھا کہ اس سال کھیتوں میں پانی کیسا ہے؟

قرآن کی آیت کو تو شاید کوئی سمجھ بھی لے کہ یہ قرآن کی آیت ہے یا نہیں، حدیث شریف کو تو کوئی سمجھنے والا عام مسلمانوں میں رہا ہی نہیں ہے اسی وجہ سے یہ آپ کے مولوی صاحبان بہت سی آیات و احادیث کے غلط ترجمے کر کے آپ کو سنا دیتے ہیں اور اپنے دین و مذہب کے موافق بہت سے غلط حدیثیں آپ کو بتا دیتے ہیں، آپ سمجھتے ہیں کہ یہ اسلام کی باتیں آپ کو سنار ہے ہیں حالانکہ وہ ان کے دن و مذہب کی باتیں ہوتی ہیں۔

مرزائی، شیعہ، وہابی سب قرآن و حدیث ہی سناتے ہیں، کیا تم ان کے قرآن و حدیث پر عمل کرو گے؟

پیر ان دتہ :- نہیں

عبداللہ :- کیوں

پیر ان دتہ :-

اس لئے ان کا مذہب اور ہے اور ہمارا اور، وہ جو قرآن و حدیث سنائیں گے تو اپنے مذہب کے مطابق سنائیں گے۔
عبداللہ :-

پس اسی طرح سمجھ لو کہ تمہارے مولوی صاحبان کا مذہب بھی اہلسنت و الجماعت نہیں وہ جو قرآن و حدیث سنائیں گے تو اپنے دین و مذہب کے مطابق سنائیں گے۔ تو جس طرح مرزائی اور شیعہ کے قرآن و حدیث کے مسئلوں پر تم عمل نہیں کرتے اسی طرح ان کے بتائے ہوئے مسائل پر بھی عمل نہیں کرنا چاہیے اور رہا اسلام کا نام لینا، سو کج جس قدر گمراہ فرقتے ہیں وہ سب اسلام کا ہی نام لیتے ہیں، حدیث کے منکر (چکڑا لوی) بھی اسلام کا نام لیتے ہیں ختم نبوت کے منکر مرزائی بھی اسلام ہی کا نام لیتے ہیں اور صحابہ کرام علیہم رضوان کے منکر (شیعہ) بھی اسلام ہی کا نام لیتے ہیں، اسی طرح یہ بھی اسلام ہی کا نام لیتے ہیں کیونکہ جب تک اسلام کا نام نہ لیا جائے اس وقت تک مسلمانوں کو بھکنا مشکل ہے۔

پیر ان دتہ :-

آپ بار بار کیسے کہتے ہیں کہ ہمارے مولوی صاحبان کا دین مذہب بھی

اسلام کے علاوہ کچھ اور ہے؟

عبداللہ :-

یہ میں اپنی طرف سے نہیں کہتا بلکہ ان کے بانی مذہب نے خود اپنی کتاب

میں کہا ہے کہ میرا دین د مذہب شریعت کے علاوہ اور ہے۔

پیر ال دتہ :- انکے بانی مذہب کون ہیں ؟

عبداللہ :-

انکے بانی مذہب وہ ہیں جن کو یہ لوگ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام
الہدایت والجماعت مجدد مائتہ حاضرہ موبد الملتہ الظاہرہ رضی اللہ عنہ و صلی اللہ علیہ
وسلم کہتے ہیں۔

پیر ال دتہ :- ان کا نام کیا ہے ؟

عبداللہ :- احمد رضا خان۔

پیر ال دتہ :- یہ کہاں کے رہنے والے ہیں ؟

عبداللہ :- بریلی کے، یہ سب بریلوی انہیں کو مانتے ہیں اور ان کے ہی دین و
مذہب پر عمل کرتے ہیں۔

پیر ال دتہ :- یہ کہاں لکھا ہے ؟

عبداللہ :- یہ دیکھو ان کی کتاب ہے ”وصایا شریف“ لاہور میں چھپی ہے سید
احمد ناظم انجمن حزب الاحناف نے اس کو شائع کیا ہے اس کے صفحہ ۸ پر دیکھئے
اپنے مرنے سے دو گھنٹے دس منٹ پہلے فرمایا اور لکھو لایا۔

شریعت محمدی اور ہے دین مجدد اور

تم سب محبت اور اتفاق سے رہو اور حتی الامکان اتباع شریعت نہ چھوڑو،
اور میرا دین و مذہب جو میری کتابوں سے ظاہر ہے اس پر مضبوطی سے قائم رہنا
ہر فرض سے اہم فرض ہے۔

اب آپ سمجھئے ان بریلویوں کا دین و مذہب کیا ہے۔

پیر ال دتہ :-

ہاں بیشک یہ تو عجیب بات معلوم ہوئی کہ شریعت کوئی اور چیز ہے، اور ان
کا دین و مذہب کچھ اور، شریعت پر عمل کرنا ضروری نہیں، کیونکہ حتی الامکان
کے معنی تو ہیں۔ ”جس قدر ہو سکے“ اگر نہ ہو سکے نہ کرو، مطلب یہ ہوا کہ شریعت
پر عمل اگر ہو سکے تو کر لو ورنہ خیر، لیکن میرے دین و مذہب پر ضرور ضرور عمل
کرو، اس کے لئے فرمایا کہ ہر فرض سے اہم فرض ہے، جس کے معنی یہ ہوئے کہ
نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، غرضیکہ ہر فرض سے زیادہ ضروری ہے، یہ بات تو شریعت
کے لئے کہنا چاہیے تھی اور کسی اپنے دین و مذہب کے لئے۔

اور اس سے بھی معلوم ہوا کہ شریعت اور چیز ہے اور ان کا دین و مذہب اور
اگر دونوں چیزیں ایک ہوتیں تو پھر علیحدہ علیحدہ بیان کرنے کی کیا ضرورت تھی،
اس کے علاوہ فرماتے ہیں کہ میرا دین و مذہب جو میری کتابوں سے ظاہر ہے۔

شریعت کے احکام تو قرآن و حدیث اور فقہ کی کتابوں سے ظاہر ہیں، ان کا
دین و مذہب ان کی کتابوں سے ظاہر ہے، تو معلوم ہو گیا کہ ان کا دین و مذہب واقعی
شریعت کے علاوہ دوسرا ہے۔ یہ تو اچ عجیب بات معلوم ہوئی اب آپ یہ فرمائیے
کہ ان کا مذہب کیا ہے، جو ان کی کتابوں سے ظاہر ہے۔

عبداللہ :-

ان کے دین و مذہب کی مکمل تفصیل تو اس وقت دشوار ہے، کیونکہ وہ کوئی دوچار
باتیں تو ہیں نہیں مکمل دین و مذہب ہے البتہ مختصر آیتا سے دیتا ہوں، وہ یہ ہے کہ

خلاصہ مذہب اعلیٰ حضرت

خدا کے قدوس کی توحید اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و ختم
نبوت کا زبان سے اقرار اور عملاً پورا انکار کرنا، توحید و سنت کو ماننا اور اس کے بالمقابل

اپنے دین و مذہب کے شرکیہ عقائد و بدعات خبیثہ کو رائج کرنا، اور جس اللہ کے بندے نے توحید کی آواز اٹھائی اور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت کریمہ پر عمل کیا اور دوسروں کو دعوت دی ان پر پورے زور و شور سے کفر کے فتویٰ جڑنا، یہ خلاصہ ہے ان کے دین و مذہب کا۔

پیر ال دتہ :-

آپ کی یہ بات تو صحیح معلوم ہوتی ہے، کیونکہ یہ لوگ نماز و روزے حج، زکوٰۃ کا اتنا ذکر نہیں کرتے اسلام کے اور احکام بھی زیادہ تر نہیں سناتے، بس رات دن کافر کا فر کا وظیفہ پڑھتے ہیں۔ احکام زیادہ نہیں سناتے، فتوے بہت لگاتے ہیں، اور میں نے آپ کی تقریریں بھی کبھی کبھی سنی ہیں، ان میں فتویٰ تو کوئی ہوتا نہیں، اللہ تعالیٰ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات و احکام ہی ہونے ہیں۔

عبداللہ :-

ہاں بھائی وہ احکام الہی کیوں سنائیں، انکو شریعت کے احکام سنانے سے کیا فائدہ۔ اس پر عمل کرنا ان کے لئے ضروری تھوڑا ہی ہے وہ تو تبلیغ کریں گے اپنے دین و مذہب کی، جس سے ان کا الوسیدھا ہو اور حلوہ مانڈا چلتا رہے۔

پیر ال دتہ :-

یہ تو برا غضب کرتے ہیں کہ اپنا حلوہ مانڈا چلانے کیلئے مسلمانوں کا ایمان خراب کرتے ہیں اور مسلمانوں کو بے ایمان بناتے ہیں۔

عبداللہ :-

وہ غضب کیا کرتے ان کا تو دین و مذہب ہی یہ ہے، غضب تو آپ لوگ کرتے ہیں کہ بے سوچے سمجھے ان کے پیچھے لگ جاتے ہیں، مرزائی اگر اپنے دین

مرزا کی تبلیغ کر کے گمراہی پھیلاتا ہے تو وہ تو اپنے خیال میں دین کی خدمت کر رہا ہے، افسوس تو اس مسلمان پر ہے جو اپنی جماعت سے اس کی بھواس کو بچ سمجھ کر اس کے پیچھے لگ جاتا ہے، اور اپنے ایمان کو ضائع کر دیتا ہے، اس لئے افسوس تو آپ لوگوں پر ہے کہ آپ نہ قرآن پڑھیں نہ حدیث نہ بزرگان دین کے ارشادات دیکھیں اور نہ کسی کی بات سنیں جس جو ان مولویوں نے کہہ دیا وہ آیت و حدیث ہے، وہ پتھر پر لکیر ہے، آخر سوچنا تو چاہیے کہ اگر دیوبند کے اتنے بڑے بڑے مولوی، عالم، فاضل، مجاہد، غازی، سید، پیر جن کا فیض اللہ کے فضل سے ساری دنیا نے اسلام میں جاری ہے اور خود ان کے بڑے بڑے پیر تک ان کے فیض سے مستفیض ہو رہے ہیں۔ رات دین جن کا مشغلہ قرآن و حدیث فقہ پڑھنا پڑھانا، وعظ و تبلیغ کرنا اور محض اللہ کے واسطے دین کی تبلیغ کرنا ہے، عیسائی اسلام پر اعتراض کریں تو جواب دیئے والے دیوبندی، عیسائیوں کا مقابلہ وہ کریں مرزائیوں کا ناطقہ وہ بند کریں، غرضیکہ اسلام اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و محبت پر ہر طرح سے جان قربان کرنا اپنی زندگی کا مقصد ٹھہرائیں اور یہ سب خدمات محض اللہ کی رضامندی کے انجام دیں، کسی سے فیس نہ لیں اجرت نہ مانگیں وہ تو سارے کے سارے معاذ اللہ غدار، خدا کے دشمن، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالف بن جائیں اور جو حلوے مانڈے کھانا اپنا مقصد بنائیں ہر وقت نیازوں کی، ختم کی فاتحہ اور درود کی داستانیں سنانا کر حرام حلال ہڑپ کرنے کی فکر میں رہیں جن کو مرتے مرتے بھی نہ اللہ یاد آئے، نہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم بلکہ چٹپٹے کھانوں ہی کا خیال دامن گیر ہے، بغیر فیس کے ایک مسئلہ نہ بتائیں، ایک حرف تک نہ پڑھائیں اجرت کے بغیر وعظ نہ کریں، قرآن و حدیث کو پچھتے پچھتے اسلام کے کام پر بھی ایک بال تک قربان نہ کریں وہ اتنے بکے سچے

مسلمان عاشق رسول (معاذ اللہ) بلکہ رسول بن جائیں کہ ان کی ہر ایک بات وحی الہی کی طرح سچی اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی طرح سچی ہو جائے، بلکہ قرآن و حدیث سے زیادہ بوجھ صحیح سمجھی جائے ہیں سناؤں تو جھوٹا اور وہابی کہلاؤں، وہ اپنی من گھڑت باتیں بتائیں اور اپنا دین و مذہب سکھائیں تو حنفی سنی دیندار کہلائیں یہ آپ لوگوں کی کم فہمی ہے کہ نہیں، آپ کا فرض ہے کہ اگر اور کچھ نہیں تو کم از کم جن لوگوں کو تمہارے سامنے گالیاں دی جاتی ہیں اور کافر کہا جاتا ہے انہیں بزرگوں کی وہ کتابیں تو دیکھ لو جن کے غلط فقرات سنا کر ان اولیاء اللہ کو تم سے کافر کہلوا یا جاتا ہے مگر افسوس ہے کہ آپ لوگ بالکل اندھوں کی طرح ان کے پیچھے لگے ہوئے ہیں اور اپنی عقل و دماغ سے قطعاً کام نہیں لیتے، خدا کے خوف سے اور قیامت کے حساب و کتاب سے قطعاً نہیں ڈرتے، اس بات کا خیال بالکل دل سے نکل چکا کہ قیامت کے روز جب باری تعالیٰ پوچھیں گے۔

ہا تو برہانکم ان کنتم صدقین

”اگر تم سچے ہو تو اپنی دلیل بیان کرو“

تو تم کیا جواب دو گے؟

ایک طرف ڈگری

پیر ال دتہ :-

حضرت یہ تو واقعی آپ سچ کہتے ہیں کہ ہم اس طرف توجہ نہیں دیتے مگر اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے مولوی صاحبان منع کرتے ہیں کہ بد عقیدہ لوگوں کی کتابیں نہ پڑھو ان کے وعظوں میں ہرگز نہ جاؤ، بلکہ ان کی مسجدوں میں جا کر اکیلے بھی نماز نہ پڑھو ورنہ وہابی ہو جاؤ گے۔

عبداللہ :-

ہاں صحیح ہے وہ منع کرتے ہیں اور پورے شد و مد اور زور سے منع کرتے ہیں، محض اس وجہ سے کہ اہل حق کی کتابیں دیکھنے اور اہل حق کی تقریریں سننے سے انکے دجل و مکر کا بھانڈا پھوٹ جاتا ہے اور ان کے دین و مذہب کی ساری قلعی کھل جاتی ہے، اس لئے وہ منع کرتے ہیں، مرزائی مولوی کب چاہتا ہے کہ اس کے سامنے والے کسی اللہ والے مسلمان کی کتابیں پڑھیں اور ان کے وعظوں میں جائیں، وہ تو ہمیشہ منع ہی کرتے ہیں، سوچنا تو تمہیں چاہیے کہ آخر دیوبندی بھی جب قرآن و حدیث و فقہ کو ماننا ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذرا سی بے ادبی کرنے والے کو کافر، اکفر، بے ایمان، دجال جانتا ہے۔ تو جا کر اس کی بات بھی تو سنیں، مگر نہیں سنتے اور نہ ان کی تحریرات دیکھتے ہو، اس لئے قصور تمہارے مولوی صاحبان کا اس قدر نہیں ہے۔ جس قدر تمہارے ہے، وہ تو اپنا دین و مذہب بچھلارہے ہیں اور اپنی دنیا ہمارے ہیں عاقبت سے انہیں سروکار نہیں، اور تم غفلت سے انکے پیچھے لگ کر اپنی دنیا بھی خراب کر رہے ہو اور عاقبت بھی۔

پیر ال دتہ :-

جی بیٹھک یہ تو آپ صحیح فرما رہے ہیں کہ ہمیں تحقیق ضرور کرنی چاہیے اور بغیر سوچے سمجھے کسی کے متعلق کوئی رائے قائم کرنی نہیں چاہیے، میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ دیوبندی صاحبان کی کتابیں بھی خاص کر وہ کتابیں جن کا ہمارے مولوی تذکرہ کرتے ہیں ضرور پڑھوں گا، لیکن میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ آپ نے جو بھی ابھی فرمایا کہ ان کو مرتے مرتے بھی خدا اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی یاد نہیں آتی، بلکہ چمٹے کھانے یاد آتے رہتے ہیں یہ آپ نے ان کے اوپر الزام لگایا ہے اور آپ نے کہا تھا کہ ہم الزام دہمت نہیں لگاتے، یہ تو آپ

نے بڑی زبردست تہمت لگا دی کیونکہ مرنے کے وقت تو ظالم سے ظالم، بدکار، فاسق اور گنہگار بھی خدا کی یاد کرتا ہے، انکے متعلق آپ کا یہ فرمانا تو بہت بڑی بات ہے، کہ مرتے مرتے بھی کھانوں کو یاد کرتے رہتے ہیں۔

حقیقت مذہب اعلیٰ حضرت

بد مذہبوں نے زیر گردوں کو کوئی میری سنے
ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہ ویسی سنے

عبداللہ :-

برادر! میں کیا کہوں کہ آپ لوگوں کو کس قدر دھوکے میں رکھا جاتا ہے اور آپ خود اپنے کس کو قدر تاریکی میں رکھتے ہیں، یہ تک یہ آپ نے صحیح فرمایا کہ مسلمان خواہ کیسا ہی گنہگار سیاہ کار ہو، بدکار ہو، مرتے وقت خدا کو یاد کرتا ہے لیکن میں اس کا کیا علاج کروں کہ آپ کے بزرگان ”ذین بر علی شریف“ مرتے وقت چٹٹے کھانوں کو یاد کرتے ہیں۔ آپ کہتے ہیں کہ میں نے الزام لگایا، میں بار بار کہہ چکا ہوں کہ انشاء اللہ کبھی بھی کسی پر جھوٹی تہمت نہیں لگائیں گے، ہم جو کہتے ہیں بفضلہ تعالیٰ سچ کہتے ہیں۔

اعلیٰ حضرت کے وصایا شریف

لو یہ کتاب پڑھو اس میں کیا لکھا ہے۔

پیر ال دست :- یہ لکھا ہے

مسلمانوں کے لئے ایک اصول دستور العمل یعنی حضور پر نور اعلیٰ حضرت

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصایا شریف

جس کو فقیر قادری البرکات سید احمد غفرلہ ناظم مرکزی حزب الاحناف

ہند لاہور نے دوبارہ شائع کیا۔

عبداللہ :- درست ہے اب اس کا صفحہ نمبر ۱۰ نکالنے۔

پیر ال دست :- لکھا ہے

مکتوب وصایا شریف (یعنی مرنے) سے دو گھنٹے سترہ منٹ پیشتر قلب بند کرائے۔

عبداللہ :-

اب صفحہ نمبر ۸ کالے اور اس کا نمبر ۱۲ پڑھے۔

پیر ال دتہ :-

سبحان اللہ یہ تو کمال ہو گیا، یہاں تو واقعی چپکے کیا بڑے بڑے لذیذ کھانے موجود ہیں، ہم نے تو کبھی انکا نام تک بھی نہیں سنا تھا۔

زبان کے مزے

عبداللہ :-

ذرا زبان سے بھی تو پڑھو کیا لکھا ہے۔

پیر ال دتہ :-

اپنی فاتحہ شریف کے لئے فرماتے ہیں۔

اعزائے اگر بطیب خاطر ممکن ہو تو ہفتہ میں دو تین بار ان، اشیاء سے بھی کچھ بھیج دیا کریں۔

اب ذرا اشیاء ملاحظہ ہوں

(۱) دودھ کا تر ف جانہ سباز (یعنی گھر کی بنی ہوئی آئس کریم)

اگرچہ بھینس کے دودھ کا ہو (یعنی نفیس اور عمدہ تو گائے کا دودھ ہوتا ہے، لیکن خیر

اگر گائے کا دودھ نہ ملے تو بھینس کے ہی دودھ کا سہی)

(۲) مرغ کی بریانی (۳) مرغ پلاؤ خواہ بھری کا ہو (۴) شامی کباب

(۵) پرائٹھے (۶) بالائی (ملائی) (۷) فیڑی

(۸) اورنگی پھریری دال مع اورنگ دلو ازم (۹) گوشت بھری کچوریاں

(۱۰) سیب کاپانی (۱۱) انار کاپانی (۱۲) سوڈے کی بوتل

پیر ال دتہ :-

یہ پھریری دال، گوشت بھری کچوریاں کیا ہوتی ہیں۔

عبداللہ :-

اڑ ماش کو کہتے ہیں اور پھریری بھنی ہوئی دال کو کہتے ہیں مطلب یہ

ہے کہ ماش کی بھنی ہوئی دال اور چونکہ یہ بادی ہوتی ہے اس لئے فرمایا کہ اورنگ

اور سب مسالے ڈالیں تاکہ مزیدار اور چٹپٹی بھی ہو جائے اور بادی بھی

مر جائے، اور گوشت بھری کچوریاں وہ ہوتی ہیں جنہیں یہاں پنڈو بے اور قتلما کہتے

ہیں۔

پیر ال دتہ :-

واہ رے مجدد تیر کیا کہنا، واقعی یہ تو آپ نے صحیح فرمایا تھا کہ ان کو مرتے

مرتے بھی کھانے ہی کا خیال رہتا ہے اور جس شخص کو نزع کے وقت بھی اتنے

کھانے یاد آ رہے ہیں اور زبان کے مزے نہیں بھولتے وہ تندرستی میں تو خدا اچانے

کیا کیا بلا بد تر ہرپ کرتا ہو گا۔

عبداللہ :-

کام کی بات کرو اور دیکھتے جاؤ کہ یہ مجدد اور ان کے ماننے والے کس چیز

کے مجدد ہیں، اور انکے مقاصد کیا ہیں۔

پیر ال دتہ :-

اچھا بتائیے کہ یہ انار و سیب کاپانی اور سوڈے کی بوتل کیوں فرمائی؟

عبداللہ :-

بھائی! سیب کاپانی تو مغز قلب ہوتا ہے اور انار کاپانی مقوی معدہ اور سوڈا لہضم ہوتا ہے۔

پیر ال دتہ :-

سبحان اللہ واقعی مجدد صاحب مجدد ہی ہیں مگر ہیں پیٹو ایک درجن کھانوں کو ہضم کرنے کے لئے فولاد کا معدہ چاہیے، اس لئے پہلے ہی انتظام کر گئے، ہاضم اور مقوی و مفرح سب چیزیں فرما گئے۔

عبداللہ :-

تم ہمارے سامنے ایسی باتیں نہ کرو ہم کسی کے بزرگ کی شان میں بے ادبی نہ خود کرتے ہیں نہ کسی کو اجازت دیتے ہیں، یہ تمہیں اپنے مولویوں کی عادتیں پڑی ہوئی ہیں ہم اس چیز کو برداشت نہیں کر سکتے، اب یہ بتاؤ کہ ان کو مرتے مرتے بھی کھانے ہی کا خیال رہتا ہے، صحیح ہے کہ نہیں۔

پیر ال دتہ :-

جی ہاں بالکل صحیح ہے مرتے مرتے کیا بلکہ دم نکلتے وقت بھلا دو گھنٹے پہلے اللہ کے بندے تم خدا کو یاد کرتے، رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتے اور ذکر اذکار کرتے یا اپنی امت کو روزے نماز کی تلقین کر کے کوئی نیک بات بتاتے، مثلاً تو کیا ایک درجن کھانے انا للہ وانا الیہ راجعون،

اس معلوم ہو گیا کہ یہ پیٹ کے ہی مجدد ہیں۔ اور کھانا پینا ہی ان کا مذہب ہے، اسی واسطے اس امت کے سارے مولوی جس کھانے پینے، نذر نیازوں کے ہی مسئلے کہتے ہیں۔ ہر ایک بات میں کھانا ہر ایک میں پینا اور چونکہ دیوبندی حضرات کھانے پینے میں محتاط ہیں اور نذر نیاز فاتحہ و درود کا کھانا ہر ایک کو نہیں کھانے دیتے، بلکہ کہتے ہیں کہ یہ صرف غرباء، فقراء، یتامی اور مساکین کا حق ہے، اس لئے یہ ان کی مخالفت کرتے ہیں۔

عبداللہ :-

جی ہاں بیشک آپ نے صحیح فرمایا، ہمارا ان کا تمام تر اختلاف صرف کھانے پینے کے مسائل میں ہی ہے، ورنہ اور چیزیں تو انہوں نے ویسے ہی بنا رکھی ہیں۔ ہم معاذ اللہ معاذ اللہ نہ خدا تعالیٰ کو (نعوذ باللہ) جھوٹا جانیں نہ حضور آقائے دو عالم فخر نبی آدم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی و بے ادبی کو جائز سمجھیں، بلکہ ایسا کرنے والوں کو کافر، اکفر بے ایمان کہیں، تحریر انہیں تعلیم انہیں، عمل انہیں، اعتقاد انہیں، ہمارا ان کا اختلاف محض اسی بات میں ہے کہ یہ کھانے پینے کے زیادہ شائق ہیں، جائز ناجائز کی پرولہ نہیں کرتے حلال حرام کی تمیز نہیں کرتے یہاں تک کہ سودر شہوت کی کمائی گنجریوں کی زنا کاری و حرام کاری کا پیسہ بھی کھا جائیں، اس کو بھی حلال پاکیزہ اور مقدس جانیں اور ہم ان سب باتوں سے منع کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ کھاؤ مگر وہ چیز کھاؤ جس کو اللہ جل جلالہ در رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حلال بتایا، جو شریعت میں حرام ہے۔ وہ خنزیر اور ناپاک ہے اس کے کھانے سے بچو، اس اصل اختلاف یہی ہے۔

پیر ال دتہ :-

آپ تو انہیں شریعت کی باتیں بتاتے ہیں اور شریعت کی پابندی ان کے لئے ضروری نہیں یہ عمل کرتے ہیں اپنے ”دین و مذہب پر“ جس کی پابندی ان کے اوپر تمام فرائض سے اہم فرض ہے مگر یہ تو بڑی منافقت ہے کہ عمل تو کریں اپنے ”دین و مذہب پر“ جس کی پابندی ان کے اوپر تمام فرائض سے اہم فرض ہے اور نام لیں شریعت کا، اور شریعت پر عمل کرنے والوں کو کہیں کافر، یہ تو بڑا ظلم ہے اور پرلے درجہ کی بے ایمانی۔

عبداللہ :-

دیکھو میں بار بار منع کرتا ہوں کہ ہمارے سامنے ان کے متعلق کوئی برا لفظ نہ کہو، یہ تو ہمارے مولویوں کی تعلیم ہے گالیاں دینا وہ بھی پیٹھ پیچھے بہت بڑا گناہ ہے۔ ہم اس کو ہرگز پسند نہیں کرتے، تم باتیں سنتے رہو اور جو فتویٰ دواپنے دل میں رکھو، فتویٰ وہاں جا کر لگاؤ یہاں تو صرف باتیں کرو اور متانت، سنجیدگی اور تہذیب سے کرو۔

پیر ال دتہ :-

جی ہاں معاف کیجئے میں بھول گیا، آپ تو شریعت پر عمل کرتے ہیں مگر ہمیں تو واقعی مولویوں نے ”اپنے دین و مذہب“ پر عمل کرنا سکھایا ہے، انشاء اللہ آئندہ میں احتیاط رکھوں گا، مگر دیکھئے عادت جاتے جاتے ہی جائے گی، کوشش کروں گا کہ کوئی سخت لفظ زبان سے نہ نکالوں، مگر اگر پرانی عادت کی وجہ سے نکل جائے تو آپ ناراض نہ ہوں۔

احکام شریعت کے مسائل

اچھا اب یہ بتائیے کہ آپ نے جو بھی فرمایا کہ یہ لوگ سود و رشوت اور زنا کاری جیسے خبیث کام کی کمائی کو حلال سمجھتے ہیں کیا ان کی کتابوں سے اس کا بھی کوئی ثبوت ہے؟

عبداللہ :-

ثبوت کیوں نہیں ہم انشاء اللہ کوئی بات غلط، جھوٹ یا دلیل و ثبوت نہ کہیں گے لویہ دیکھو کوئی کتاب ہے۔

پیر ال دتہ :- یہ لکھا ہے

مجموعہ مبارکہ جامع، مسائل ضروریہ حاوی، احکام شریعیہ، معدن نکات لطیفہ، مخزن اسرار عجیبہ، مسیحی بہ ”احکام شریعت“ مشتمل بر بعض فتاویٰ حضور پر نور اعلیٰ حضرت مجدد المائد حاضرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

عبداللہ :- سمجھے یہ کس کی کتاب ہے؟

پیر ال دتہ :-

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی کی کتاب ہوگی۔ کیونکہ آخر میں رضی اللہ عنہ لکھا ہے۔ مسلمان رضی اللہ عنہ تو صرف صحابہ کرام کے مقدس ناموں کے ساتھ کہتے ہیں۔ مگر یہ سمجھ میں نہیں آیا کہ صحابی کے نام کے ساتھ حضور پر نور کیوں لکھا ہے، یہ صفت تو حضور سر پاپا نور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدس کے لئے خاص ہے۔

عبداللہ :-

بھائی آپ تو بھولی باتیں کرتے ہیں، یہ خدا نخواستہ کسی صحابی کی کتاب کیوں ہوگی ”چہ نسبت خاک ربا عالم پاک“ یہ آپ کے مدلیوی اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں صاحب کی کتاب ہے جو مدلیوی مذہب کے بانی ہیں۔

پیر ال دتہ :-

اگرے ایہ ان کے نام کے ساتھ حضور پر نور اور رضی اللہ عنہ کیسے لکھا ہے؟

عبداللہ :-

اس لئے کہ یہ ان کے نزدیک صحابہ کرام علیہم الرضوان سے کیا، معاذ اللہ تعالیٰ، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہائے خدائے عزوجل سے یہی بڑا امر تہر کہتے ہیں، اس لئے ان کے لئے ایسے ایسے الفاظ استعمال کرنا مذہب میں ثواب ہے بیشک ہمارے مذہب اسلام میں ناجائز ہے۔

پیر ال دتہ :-

لاحول ولا قوۃ یہ ان کا دھرم ہے، کہ یہ اپنے پیر احمد رضا خاں کو اتنا بڑا جانتے ہیں اور پھر اپنے آپ کو اہلسنت والجماعت اور عاشق رسول کہتے ہیں، یہ تو بڑے قبیح باز نکلتے۔ اسی وجہ سے ہم سب کو یہ لوگ منع کرتے ہیں کہ دیوبندی کے پاس نہ جاؤ عقیدہ خراب ہو جائے گا۔ وہابی ہو جاؤ گے۔ اب معلوم ہوا کہ یہ اپنی دیکاریوں اور دعا باز یوں کو چھپانے کے لئے ایسا کہتے ہیں، کہیں پول نہ کھل جائے، یہ بھی کہیں ان کی کتاب سے ثابت ہوتا ہے کہ اپنے پیر کو صحابہ کرام سے بڑا جانتے ہیں۔

عبداللہ :-

عزیزم! میں آپ سے بار بار کہ چکا ہوں کہ یہاں بیٹھ کر ان کی شان میں کوئی سخت لفظ نہ کہو۔ یہ غیبت ہو جاتی ہے اور غیبت شرعاً حرام ہے بات سمجھتے جاسیے اور ذرا ان کے دین و مذہب کے خاموشی سے مزے لیتے رہیے اور کوئی سخت لفظ زبان سے نہ نکالئے، میں ابھی انشاء اللہ تعالیٰ آپ کو بتا دوں گا کہ اپنے بریلوی صاحب کو کیا ماننے ہیں، ذرا صبر سے کام لو اور مجھ سے وعدہ کرو کہ آئندہ کوئی ایسا سخت کلمہ ان کے حق میں نہ نکالو گے۔

پیر ال دتہ :-

مولانا ابوت یہ ہے کہ آج تک ہم ان کے ”دین و مذہب“ پر عمل کرتے رہے، وہی باتیں سنتے رہے، ان کے پاس بیٹھ بیٹھ کر ہم نے سوائے گالیوں کے اور دوسروں کو براہر اکینے کے اور سیکھا کیا ہے وہاں تو باقاعدہ اس کی پریشکشی کرائی جاتی ہے، تو اس لئے عافیت ہے کیا کروں رہا نہیں جاتا اچھا انشاء اللہ تعالیٰ اب پوری احتیاط رکھوں گا، آپ وہ حوالے بتائیے جن میں یہ اپنے پیر کو خدا کے برابر کہتے ہیں۔

عبداللہ :-

آپ تو بات میں بات لے آتے ہیں۔ ایک چیز تو پوری ہونے دو پہلے وہ حرام خوری، رشوت، سود، زنا وغیرہ کی کمانی کھانے کا فتویٰ تو پڑھو اس کتاب ”احکام شریعت“ کا صفحہ ۵۹ نکال کر پڑھو۔

پیر ال دتہ :- یہ لکھا ہے

مسئلہ (۳۱) ۶ شوال ۱۳۳۷ھ کیا قول ہے علمائے حقانی کا مسئلہ ہذا میں کہ ناجائز روپیہ یعنی سود شراب و رشوت وغیرہ اگر نیک کام مسجد و مدرسہ چاہ، نیاز، فاتحہ، عرس وغیرہ میں لگایا جائے تو جائز ہے یا نہیں اور جو شخص اس مسجد میں نماز، مدرسہ میں علم اور چاہ کا پانی اور فاتحہ عرس کا کھانا کھائے تو جائز ہے یا نہیں۔

عبداللہ :-

سمجھ گئے ان کے بانی مذہب اعلیٰ حضرت سے سوال ہوتا ہے کہ سود، رشوت، شراب وغیرہ کا ناجائز روپیہ مسجد مدرسہ وغیرہ پر خرچ ہو سکتا ہے یا نہیں اور اس ناپاک روپے سے خرچ ہوئی چیزوں پر اگر فاتحہ دلائی جائے تو اس کا کھانا جائز ہے یا نہیں۔

پیر ال دتہ :-

اف، یہ پوچھنے والا کوئی احمق ہی معلوم ہوتا ہے، بھلا یہ تو جاہل سے جاہل بھی جانتا ہے کہ اس قسم کی ناپاک اور نجس کمائی پاک مقامات پر خرچ نہیں ہو سکتی اور نہ اس پر فاتحہ دلائی جاسکتی ہے، اور نہ کسی کیلئے اس کا کھانا حلال ہے۔

عبداللہ :-

بھائی آپ تو بڑے جلد باز ہیں، ذرا صبر تو کرو، واقعی یہ تو آپ صحیح کہہ رہے ہیں کہ یہ پیسہ ناپاک ہے، اور اس کو کسی جگہ لگانا یا اس کا کھانا جائز نہیں اور کوئی

مسلمان اسکو جائز نہیں کہتا، لیکن اذرو سے شریعت اسلامیہ ناپاک اور حرام ہے، میں بتانا چاہتا ہوں کہ ”اعلیٰ حضرت کا دین و مذہب“ جو ان کی کتابوں میں سے ثابت ہے اس کے متعلق کیا فتویٰ دیتا ہے، یہ عبارت جو سوال کی پڑھی تھی اسکے آگے پڑھو۔

پیر ال دتہ :- واہ سبحان اللہ یہ تو خوب لکھا ہے۔

عبداللہ :- بھائی ہمیں بھی تو سننا زبان سے پڑھو۔

پیر ال دتہ :- یہ لکھا ہے کہ

مجدد مدرسہ وغیرہ میں بعینہ روپیہ نہیں لگایا جاتا بلکہ اس سے اشیاء خریدتے ہیں، خریدنے میں اگر یہ نہ ہوا ہو کہ حرام دکھا کر کیا کہ اس کے بدلہ فلاں چیز دے، اس نے قیمت میں زر حرام دیا تو چیز خریدیں وہ خبیث نہیں ہوتی، اس صورت میں فاتحہ و عرس کا کھانا جائز ہے اور اکثر یہی صورت ہوتی ہے مسجد میں نماز، مدرسہ میں تحصیل علم جائز ہے۔

عبداللہ :- سبھے آپ کا کیا مطلب ہوا؟

پیر ال دتہ :-

یہ تو انہوں نے کمال کر دیا کہ مسجد مدرسہ وغیرہ میں بعینہ روپیہ نہیں لگایا جاتا، بلکہ اس سے چیزیں خریدی جاتی ہیں، بھلا کوئی ان سے پوچھے آج تک کسی نے روپوں کے بھی مکانات منائے ہیں۔ بلکہ ہمیشہ روپے سے چیزیں خریدنی جاتی ہیں اور حرام اس چیز ہی کو کہا جاتا ہے جو حرام روپے سے خریدی گئی۔ اسی طرح فاتحہ اور عرس وغیرہ میں روپے تو رکھے نہیں جاتے ان کی چیزیں خرید کر اور کھانے پکوانے رکھے جاتے ہیں۔ تو ان مجدد صاحب کے مذہب میں روپیہ حرام ہے روپیہ کوئی نہ کھائے اور روپیہ مسجد میں نہ لگائے۔ البتہ اس حرام روپے کی

چیزیں پاک ہیں وہ خوب کھا سکتا ہے۔ ”لانا للہ وانا الیہ راجعون“ یہ تو کھلم کھلا حرام خوری کی تعلیم دے رہے ہیں اور ضاف کہہ رہے ہیں کہ سب کچھ ہڑپ کر جاؤ مال طیب ہے، ان کے لئے کوئی چیز حرام رہی ہی نہیں، اسی وجہ سے ان کے مولوی ہر ایک سود خوار شوت خوار زنا کار کے گھر فاتحہ درود اور گیارہویں شریف کا ختم پڑھنے چلے جاتے ہیں، اور خوب مزرے سے ترنوالے اڑاتے ہیں۔ پھر تو آپ نے سچ کہا کہ ان کا مذہب کھانا پینا ہی ہے۔

عبداللہ :-

دیکھ لیجئے یہ ان کا دین و مذہب ہے جو ان کے بڑے حضرت صاحب کی کتابوں سے ثابت ہے، اور جس پر عمل کرنا ان کے لئے نماز روزے سے زیادہ ضروری ہے، بس ہم سے ان کے اختلاف کی اصل وجہ یہی ہے کہ ہم محمد اللہ تعالیٰ نہ خود حرام خوری کرتے ہیں اور نہ دوسروں کو کرنے دیتے ہیں۔

پیر ال دتہ :-

تو یہ صاف یوں کیوں نہیں کہتے کہ ہم اپنے پیٹ میں حرام جھونکنے کے لئے دیوبندی حضرات کی مخالفت کرتے ہیں، یہ خواہ خواہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخیوں اور بزرگان دین کے انکار کی آڑ کیوں لیتے ہیں۔

عبداللہ :-

بھولے بھیا! اگر یہ آڑ نہ لیں تو پھر آپ کو بھکا کیں کیسے؟ جس طرح رافضیوں نے اہل بیت کی آڑ لے کر حضرات خلفائے راشدین علیہم السلام کی گستاخیاں کرنا اپنی زندگی کا مقصد اور مذہب بنا رکھا ہے، اور حقیقت یہ ہے کہ اس پردے میں اپنے خبیث اغراض پورے کر رہے ہیں۔ اور فی الواقع اہل بیت الطہار کے ساتھ بھی دشمنی کر رہے ہیں۔ بعینہ اسی طرح یہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ

و سلم کی محبت کی آڑ لے کر اللہ والوں اور حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جانناز
خادموں کو گالیاں دے رہے ہیں اور کافر بنا رہے ہیں ورنہ حقیقت میں مقصد ان کا
بھی وہی ہے جو ان فقیہوں کا ہے کہ اپنا الو سیدھا کریں اور اس محبت محبت کے پردے
میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت مقدسہ کی جڑیں کاٹ کر اچھا دین (مذہب
راج کریں، مگر سارا تصور لوگوں کا ہے کہ بلا تحقیق، بغیر سوچے سمجھے اندھا دھند
ان کے پیچھے لگے ہوئے ہیں نہ تو خود تحقیق کرتے ہیں اور نہ دوسروں کی بات سنتے ہیں،
مرزا قادیانی تو یقیناً بہت بڑا غلام ہے جس نے دعوائے نبوت کر کے کفر کیا، لیکن بد
نقصی تو ان لوگوں کی ہے جو بلا تحقیق محض اپنی ہمالت اور ہٹ دھرمی سے اس کو نبی
ماننے لگے اور اس کے پیچھے لگ گئے، شیطان مردود کا کام تو بھکانا اور غلامانہ و صراط مستقیم
سے ہٹانا ہے، اس کے مکرو فریب اور دجل و کفر سے بچنے کی کوشش کرنا تو ہر ایک
مسلمان کا فرض ہے اور جو لوگ بلا سوچے سمجھے اس کے پیچھے لگ جاتے ہیں۔ وہ ہی اس
نجیث کے ساتھ جہنم رسید ہوں گے۔

دیوبندی وہابی کیوں ہیں؟

تو میرے بھائی آپ کے مولوی خود غرض ہیں اور جس طرح شیعہ اپنے
بڑوں کا بنایا ہوا دین و مذہب اور مرزائی اپنے مرزا کا بنایا ہوا دین و مذہب پھیلاتا
چاہتے ہیں اسی طرح یہ اپنے بڑے حضرت کا دین و مذہب شائع کرنا چاہتے ہیں
کیونکہ ان کو دنیا اور دنیا کی ساری عیش و عشرت اسی دین و مذہب کی اشاعت ہے،
آج اگر لوگ یہ دین و مذہب چھوڑ دیں اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے دین
پاک پر عمل کرنے لگیں تو ان سب مولویوں کی ساری آمدنیاں ختم ہو جائیں اور یہ
ساری حرام خوریاں بند ہو جائیں۔ پھر یہ غلوے مانڈے تر نوالے کہاں سے ملیں،
اور یہ رشوتوں شرابوں اور سودی کمائیاں کہاں سے آئیں گیارہویں صدی کے ختم اور

فاتحہ دار و دوز کے حلوے اور کھیریں پھر قیموں، بیواؤں غیر بیوں اور یتیموں کے
گھر میں جانے لگیں انکو کون دے، بس یہی فرق ہے ہم میں اور ان میں۔
پیراں دتہ :-

بڑے افسوس کی بات ہے کہ یہ مولوی ہو کر پھر اس قدر دھوکے دے
رہے ہیں، اور خود اپنا ایمان تو ضائع کرتے ہیں عام مسلمانوں کو بھی گمراہ کر رہے
ہیں۔
عبداللہ :-

عزیزم! اول تو تمہیں کیا خبر کہ تمہارے سامنے جو مفتی واعظ اور مولوی
بٹے بیٹھے ہیں، یہ حقیقتاً مولوی ہیں، یہاں تو یہ دستور ہو گیا ہے کہ جس نے داڑھی
کے چار باں رکھ لئے یا آپ کے سامنے کہہ دیا کہ میں مولوی ہوں، آپ نے اسے
عالم دین بلکہ مفتی دین بلکہ مالک و مختار دین مان لیا، اب وہ جو کچھ بھی کہہ دے آپ
کیلئے وہ پتھر کی لکیر اور قرآن وحدیث سے زیادہ صحیح ہے، نہ آپ کو خود علم ہے نہ آپ
یہ معلوم کر سکتے ہیں کہ جو کچھ یہ ہو رہا ہے صحیح ہے یا غلط، آج تک آپ نے کسی
مولوی سے پوچھا کہ حضرت جی آپ نے کہاں تعلیم پائی ہے، آپ کے پاس کون
سے مستند مدرسے کی سند ہے، بس جن نے آپ کے سامنے آکر کہہ دیا کہ میں
مولوی ہوں۔ آپ نے اپنا سب کچھ دین و ایمان اس کے سپرد کر دیا۔

دوسرے یہ کہ مولوی ہو جانا کوئی نیکی کی دلیل نہیں، مولوی مرزائیوں
میں نہیں، شیعوں میں نہیں، چکڑالویوں میں نہیں، وہابی مولوی نہیں ہوتے، پڑھا ہوا
تو کم خست شیطان بھی ہے، قادیانی مرزا بھی عالم تھا، اور قرآن مجید شہد ہے کہ
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے پہلے اور سب سے زیادہ مخالفت کرنے
والے بھی یہود و نصاریٰ کے پیر اور مولوی ہی تھے۔ یہ جانتے ہوئے کہ حضور صلی

اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے سچے نبی اور پیغمبر ہیں خوب پوری طاقت اور قوت کے ساتھ مخالفت کی اور ان میں سے اکثر یہی مخالفت کرتے کرتے قبروں میں چلے گئے اور جہنم رسید ہوئے تو بھائی صرف مولوی ہونا کوئی نیکی کی دلیل نہیں، اللہ تعالیٰ اپنا ڈرا اپنا خوف، تقویٰ، دیانت اور قیامت کے حساب و کتاب پر ایمان عطا فرمائے تو اس لئے میں آپ سے کہتا ہوں کہ آپ نہ میری بات مانیں اور نہ ان کی بلکہ اپنی عقل و خرد سے کام لیں اور خدا کے لئے سب سے پہلے یہ معلوم کریں کہ حضور آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کا دین پاک کیا ہے، اور پھر فریقین کی کتابوں کا مطالعہ کریں، اس وقت آپ کو پتہ چلے گا کہ حق کس طرف ہے اور یہ دعویٰ سے کہتا ہوں کہ اگر آپ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پاک کو سمجھنے کے بعد کتابوں کا مطالعہ کیا تو انشاء اللہ حق ہماری طرف ہو گا اور بالیقین انکا کذب، دجل، فریب آپ پر ظاہر ہو جائے، مگر مشکل یہ ہے کہ آپ تو نہ دین کی کتابیں دیکھتے ہیں اور نہ ہماری سنتے ہیں۔

پیر ال دتہ :-

آپ کی کتابیں دیکھنے سے تو وہ سخت منع کرتے ہیں، بلکہ یہاں تک کہتے ہیں کہ جو شخص دیوبند کی کتاب کو ہاتھ بھی لگائے گا وہ کافر ہو جائے گا اس لئے ہم نے آپ کی کتابیں نہیں دیکھیں۔

عبداللہ :-

یہ صحیح ہے اور وہ بھی سچ کہتے ہیں، کافر یقیناً ہو جاتا ہو گا تو ان کے دین و مذہب کی رو سے نہ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دین و اقداس کی رو سے، جس طرح ہماری کتابیں پڑھنے سے مرزائیوں کے خیال باطل ہیں ان کا مرزائی کافر ہو جاتا ہے اسی طرح بریلوی دین و مذہب والا اسلام کی کتابیں پڑھنے سے کافر

ہو جائے گا، مگر خیر آپ ہماری کتابیں نہ پڑھیں قرآن کا ترجمہ تو پڑھیں۔ حدیث شریف کی کتابوں کا ترجمہ تو پڑھیں، اور اگر کچھ بھی نہیں ہو سکتا تو کم از کم حضرت عبدالقادر جیلانی، حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ ہی کی کتابیں پڑھیں، ان کو تو وہ بھی اپنا بزرگ مانتے ہیں، انہیں کی کتابیں پڑھ کر دیکھو وہ کیا ارشاد فرماتے ہیں اور آپ کے مولوی کیا سیکھاتے ہیں؟

پیر ال دتہ :-

انشاء اللہ تعالیٰ میں اب ضرور ان حضرات کی کتابوں کا مطالعہ کروں گا۔

عبداللہ :-

اب دو سزا حوالہ نکالو جس میں خاص ریڈیوں اور کچریوں کی کمائی کو پاک، طیب اور مقدس کہا گیا ہے، اسی احکام شریعت کا صفحہ ۸۲ نکالو اور اس صفحہ کی پہلی سطر پڑھو۔

پیر ال دتہ لکھا ہے۔

اس نمبر سچ طوائف جس کی آمدنی صرف حرام پر ہے، اس کے یہاں میلاد شریف پڑھنا اور اس کی اس حرام آمدنی کی منگائی ہوئی شیرینی پر فاتحہ کرنا جائز ہے یا نہیں۔

عبداللہ :-

سمجھ آپ کے اعلیٰ حضرت مجدد بریلوی سے پوچھا جاتا ہے کہ طوائف یعنی ریڈی کچری جس کی آمدنی خالص حرام ہے، اس کی حرام کمائی کو کھا سکتے ہیں یا نہیں اب صفحہ ۸۳ کی پہلی سطر میں اس کا جواب پڑھے۔

پیر ال دتہ :-

لیجئے یہاں تو حرام کمائی کھانے کو حرام کہہ دیا۔

عبداللہ :-

ہاں ہاں حرام تو کہہ دیا ہے، ذرا طہیزان رکھو آگے پڑھو ابھی ابھی معلوم ہو جاتا ہے کہ کیسا حرام کھا ہے، پڑھو تو سہی۔

پیر ال دتہ :-

لکھا ہے۔

اس مال کی شیرینی پر فاتحہ کرنا حرام ہے، مگر جب کہ اس نے مال بدل کر مجلس کی ہو اور یہ لوگ جب کوئی کار خیر کرنا چاہتے ہیں تو ایسا ہی کرتے ہیں، اس کے لئے کوئی شہادت کی حاجت نہیں اور اگر وہ کہے کہ میں نے قرض لے کر یہ مجلس کی ہے اور وہ قرض اپنے مال حرام سے ادا کیا ہے تو اس کا قول مقبول ہوگا۔

عبداللہ :- اب سمجھ گئے حرام کس طرح کھا ہے۔

پیر ال دتہ :-

استغفر اللہ یہ تو پوری حرام خوری سکھاتے ہیں، حرام کہہ کر پھر دیکھئے کس کس طرح اس کو حلال کر رہے ہیں۔ ہاں ٹھیک ہے ترمال کیوں کر چھوڑیں۔

عبداللہ :-

خیر حرام خوری کے فتویٰ تو تم لگاؤ میں تو تمہیں ان کا دین و مذہب دکھانا چاہتا ہوں جو ان کی کتابوں سے ثابت ہے اور تم سے پوچھتا ہوں کہ اس جواب کا مطلب بھی سمجھ یا نہیں۔

بدکاروں کی گواہی

پیر ال دتہ :-

سمجھ تو گیا ہے، لیکن آپ بھی سمجھا دیجئے۔

عبداللہ :-

یہ فرماتے ہیں کہ خاص اس مال پر تو فاتحہ حرام ہے لیکن اگر مال بدل لیا گیا ہو، یعنی روپیہ ترا کر اس کے پیسے لے لئے دس کا نوٹ دے کر دس روپے لے لئے تو پھر وہ پاک ہو گیا اور یہ لوگ یعنی کج رہنما ایسا ہی کرتے ہیں اگر وہ کہہ دیں کہ ہم نے حرام کا نوٹ ترا کر اس کی چیزیں خریدی ہیں تو پھر اس پر پوری اعتبار کیا جائے کسی گواہی کی ضرورت نہیں۔

پیر ال دتہ :-

یہ تو اس طرح کہہ رہے ہیں جیسے ان کے ساتھ ان کے خاندانی تعلقات ہوں کہ یہ لوگ ایسا ہی کرتے ہیں، معلوم ہوتا ہے کہ کج رہیوں کے متعلق کافی تجربہ ہے، اور پھر اس پر اتنا اعتبار کہ ان کا کہہ دینا ہی کافی ہے کسی گواہی شہادت کی بھی ضرورت نہیں۔ کیا شریعت میں بھی ان کی شہادت منظور ہے۔

عبداللہ :-

آپ پھر سخت لفظ کہہ رہے ہیں ہمیں اس سے کیا مطلب کہ ان کے تعلقات کس کس سے ہیں اور تجربات کیا کیا ہیں ہمیں تو صرف ان کا ”دین و مذہب“ دکھانا منظور ہے، رہی شریعت کی بات تو اس کا تو یہاں تذکرہ ہی نہیں ہے، یہ وہ شریعت ہے جس پر عمل کرنا ان کے نزدیک غیر ضروری ہے اور یہ ہے ان کا وہ مذہب جس پر عمل کرنا فرض سے اہم فرض ہے۔ ویسے شریعت کی رو سے ان کج رہیوں کی گواہی منظور نہیں، قرآن عزیز کا ارشاد ہے

(۱) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَأٍ فَتَبَيَّنُوا

(سورۃ حجرات پ ۲۲، ع ۳)

(۲) وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا . أُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ . (پ ۱۸، النور ع ۷)

اے ایماندارو! اگر کوئی بد کا تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے (تو اس کا یقین نہ کرو بلکہ اس کے بیان پر گواہی طلب کرو۔
ان کی شہادت کبھی قبول نہ کرو۔ وہ لوگ فاسق و بدکار ہیں اب اس کے آگے پڑھے، اور زیادہ وضاحت ہوتی ہے۔
پیر ال دستہ :- لکھا ہے۔

بلکہ اگر شیرینی اپنے حرام مال سے ہی خریدی اور خریدنے میں اس پر عقد (نقد جمع نہیں ہوئی یعنی حرام روپیہ دکھا کر اس کے بدلے خرید کر وہی حرام روپے دیا، اگر ایسا نہ ہوا تو مذہب مفتی بہ پر وہ شیرینی بھی حرام نہ ہوگی۔
عبداللہ :-

اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر چیز خریدتے وقت دکاندار سے یہ نہیں کہا کہ دیکھ یہ روپیہ میرے زنا کی کمائی ہے، حرام کا ہے تو پھر اس حرام کاری کے روپے سے جو چیز خریدی وہ بالکل پاک ہے۔ بلکہ اسی پر فتویٰ ہے۔
پیر ال دستہ :-

لاحول ولا قوۃ الا باللہ یہ کیا فضول پھر مذہب ہے، بھلا آج تک کسی چور ڈاکو جوہاری، یا زنا کار عورت نے چیز خریدتے وقت یہ کہا بھی ہے کہ دیکھ یہ روپیہ حرام کا ہے۔ یہ کون کہتا ہے، اور ان کے مذہب کا فتویٰ یہ کہ صرف کہہ دینے سے حرام ہوگا، اگر کہا نہیں تو حلال ہے۔ سبحان اللہ کیا منطوق ہے۔ بس اب معلوم ہو گیا کہ واقعی انکا مذہب محض کھانا پینا اور حلال حرام کو ہڑپ کر جانا ہے اور دیوبندی علماء، چونکہ ان چیزوں کو منع کرتے ہیں اس لئے یہ ان سچے مسلمانوں کی مخالفت کرتے ہیں، اور ان کو کافر کافر کہہ کر اپنی روٹیاں سیدھی کرتے ہیں۔

باب دوم

تقویۃ الایمان کی حقیقت

مگر مولانا یہ تو فرمائیے کہ میں نے تقویۃ الایمان کی جس عبارت کے متعلق آپ سے دریافت کیا تھا کہ وہ واقعی اس کتاب میں ہے، اگرچہ مجھے اب اس بات کا تو یقین ہو گیا کہ ان کے دل میں شریعت اسلامیہ کی بالکل محبت نہیں ان کا دین و مذہب ہی اور ہے اور دیوبندی حضرات کی دشمنی کا باعث محض روٹی ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ اس عبارت کی حقیقت سے بھی آپ مجھے آگاہ کر دیں، اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے گا۔

عبداللہ :- جی ہاں لیجئے شوق سے سمجھئے اور پھر خود فیصلہ کیجئے کہ یہ آپ کے مددگار ہیں اپنے دین و مذہب پر عمل کر کے دین اسلام پر عمل کرنے والے مقدس حضرات کی کس کس طرح بے ادبیاں اور اور گستاخیاں کرتے ہیں۔

مخلوق کے مقابلہ میں خدا تعالیٰ کی شان

پہلے یہ بتائیے خدا تعالیٰ کا مرتبہ مخلوق سے کتنا بڑا ہے؟

پیر ال دستہ :- بہت بڑا۔

عبداللہ :- آخر کتنا بڑا؟

پیر ال دستہ :- اس قدر بڑا ہے کہ اس کا اندازہ ہی نہیں ہو سکتا۔

عبداللہ :- خدا تعالیٰ اور مخلوق میں کوئی مشابہت اور مناسبت ہے؟

پیر ال دستہ :- نہیں نہیں ہرگز نہیں، خدا واحد ولا شریک ہے، سب کا

پیدا کرنے والا اور سب کا مالک ہے، بھلا خالق اور مخلوق میں کیا مشابہت ہو سکتی ہے۔

عبداللہ :-

واقعی صحیح کہا، لیکن یہ بتائیے کہ خدا تعالیٰ کا مرتبہ اپنی مخلوق سے زیادہ بلند ہے یا بادشاہ کا اپنی رعیت سے زیادہ بلند ہے۔

پیر ال دتہ :-

حضرت امیر آپ کیا فرما رہے ہیں، بھلا خالق اور مخلوق میں کیا مناسبت ہو سکتی ہے، اللہ تعالیٰ کا مرتبہ بہت بلند ہے، بادشاہ کا مرتبہ رعیت سے بلند تو ضرور ہے، لیکن اللہ تعالیٰ کے مرتبہ کی بلندی سے اس بلندی کو کیا نسبت۔

عبداللہ :-

کیوں؟ خدا تعالیٰ کا مرتبہ مخلوق سے کیوں بلند ہے، بادشاہ کا مرتبہ بھی تو رعیت سے بلند ہے، وہ بھی اپنی رعیت پر حکمرانی کرتا ہے، ان کی ضروریات کی تکمیل کرتا ہے، ان کو عزت بخشتا ہے، ذلتوں میں گرفتار کرتا ہے۔

پیر ال دتہ :-

یہ تو آپ عجیب بات فرما رہے ہیں۔ بادشاہ اگر دیتا ہے تو خدا اکادیا ہوا دیتا ہے، بادشاہ اپنی رعیت کا مالک نہیں خالق نہیں، رازق نہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کا پیدا کرنے والا، پالنے والا اور حقیقی عزت و ذلت بخشنے والا اور بادشاہ کا دینا نہ دینا کیا، آج اگر بادشاہ رعیت کے اوپر حکمرانی کر رہا ہے تو یہ ہو سکتا ہے کہ کل کو بادشاہ غلام بن جائے اور رعیت حکمرانی کرنے لگے، اور دنیا میں اکثر ایسا ہوتا رہتا ہے۔

لیکن یہ کبھی نہ ہوا نہ ہو سکتا ہے کہ بندہ خدا اور معاذ اللہ خدا بندہ بن جائے، اس لئے خدا اور بندے کے مقابلہ میں بادشاہ اور رعیت کی مثال درست نہیں ہے۔

عبداللہ :-

جزاک اللہ، ماشاء اللہ بالکل صحیح کہا لیکن یہ بتائیے کہ چہار کے مقابلہ میں بادشاہ کی زیادہ کی جس قدر عزت ہے یا بندے کے مقابلہ میں یقیناً خدائے قدوس کی اس سے بہت زیادہ عزت ہے۔

عبداللہ :- کیوں؟

پیر ال دتہ :-

اس لئے کہ چہار کے اندر صرف یہی عیب ہے کہ وہ غریب و نادار ہے، ورنہ ایسے وہ سب باتوں میں بادشاہ کے برابر ہے، وہ بھی آدمی یہ بھی آدمی، پیدائش میں برابر، موت میں برابر، کھانے پینے، سونے جاگنے کی ضروریات میں برابر اور تمام حوائج انسانیہ میں برابر، بھاری تندرستی بادشاہ کے لئے بھی، چہار کے لئے بھی، یہ بھی سوتا ہے وہ بھی سوتا ہے، بیوی بچے اس کے بھی، اس کے بھی اور پھر یہ بھی ممکن ہے کہ کس وقت چہار بادشاہ سے افضل ہو جائے یعنی چہار بادشاہ بن جائے اور بادشاہ جوتے گا نٹھنے لگے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ قیامت میں چہار بادشاہ سے بڑھ جائے، چہار مسلمان ہو کر نیک عمل کرے اور جنت میں جائے اور بادشاہ جہنم میں رہے، لیکن خدا تعالیٰ ان تمام باتوں سے بری ہے، چہار تو سوائے ایک دو بات کے تمام باتوں میں بادشاہ کے برابر ہے، لیکن خدائے قدوس مخلوقات کی تمام صفات سے بری ہے اور بندے اور خدا میں کوئی مناسبت، کوئی مشابہت اور کوئی مماثلت نہیں ہے اس وجہ سے چہار کے مقابل میں بادشاہ کی جس قدر عزت ہے، خدائے برتر و توانا کے مقابلہ میں کسی مخلوق کی اتنی عزت نہیں ہو سکتی، اللہ کی عزت تمام مخلوق سے بہت زیادہ ہے۔

عبداللہ :-

بالکل صحیح ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے زیادہ سمجھ عطا فرمائے اب یہ پوچھتا ہوں کہ عزت کے مقابلہ میں دوسرا لفظ کیا ہے؟

پیر ال دتہ :-

عزت کے مقابلہ میں ہے ذلت، عزت والے کے مقابلہ میں لفظ ذلیل ہے۔

عبداللہ :-

اب تم نے جو پہلے کہا ہے کہ چھار کے مقابلہ میں بادشاہ کی جس قدر عزت ہے مخلوق کے مقابلہ میں خدائے قدوس کی بدرجہ زیادہ عزت ہے، اسی کو دوسری طرح اگر یہ بیان کریں تو عبارت کیا ہوگی؟

پیر ال دتہ :-

پھر یوں کہیں گے کہ چھار بادشاہ کے مقابلہ میں اتنا کم عزت اور ذلیل نہیں ہے جس قدر کہ خدا تعالیٰ کے سامنے مخلوق کم عزت اور ذلیل ہے۔

عبداللہ :-

مرحبا! جزاک اللہ، اب میں پوچھتا ہوں کہ جو شخص یہ بات کہے جو آپ نے کی ہے تو کیا وہ کافر ہو جاتا ہے؟

پیر ال دتہ :-

نعم ذہا! کافر کیوں ہوتا، بلکہ اس کو کافر کہنے والا خود کافر ہو جاتا ہے۔

عبداللہ :- کافر کیوں نہیں ہوتا وہ ساری مخلوق کو ذلیل کہہ رہا ہے؟

پیر ال دتہ :- ذلیل نہیں کہتا بلکہ وہ تو خدائے برتر و توانا کی شان بیان کر رہا ہے اور مقابلہ کر رہا ہے، دنیا کی بڑی سے بڑی ہستی کا دنیا کی چھوٹی سے چھوٹی ہستی کے

ساتھ اور خدائے قدوس کا مخلوق کے ساتھ اور یہ کہہ رہا ہے کہ چھار بادشاہ کے سامنے اس قدر کم عزت نہیں، یعنی چھار سے بادشاہ کا مرتبہ انتابلہ نہیں ہے۔ جتنا کہ مخلوق سے اللہ تبارک و تعالیٰ کا مرتبہ بلند ہے، یہ تو خالص توحید ہے اور جو اس توحید بیان کرنے والے کو کافر کہتا ہے، اس کا خود اپنا ایمان نہیں رہتا کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کی شان کر رہا ہے۔

خدا کی عظمت کرنے والا

اور مقابلہ کر رہا ہے، دنیا کی بڑی سے بڑی ہستی کا دنیا کی چھوٹی سے چھوٹی ہستی کے ساتھ اور خدائے قدوس کا مخلوق کے ساتھ، اور یہ کہہ رہا ہے کہ چھار بادشاہ کے سامنے اس قدر کم عزت نہیں یعنی چھار سے بادشاہ کا مرتبہ انتابلہ نہیں ہے، جتنا کہ مخلوق سی اللہ تبارک و تعالیٰ کا مرتبہ بلند ہے یہ تو خالص توحید ہے اور بیان کرنے والے کو کافر کہتا ہے، اس کا خود اپنا ایمان نہیں رہتا کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کی شان کر رہا ہے۔

عبداللہ :-

بالکل درست ہے، بس یہی مطلب ہے حضرت مولانا اسماعیل صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ کا، جو تقویۃ الایمان میں بیان فرمایا ہے۔

پیر ال دتہ :-

نہیں صاحب یہ مطلب کہاں ہے، انہوں نے تو وہاں صاف طور پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی ہے، اور اسی وجہ سے علماء بریلی ان پر کفر کا فتویٰ دیتے ہیں۔

عبداللہ :-

حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان عالی میں بے ادبی کرنے والے پر تو

خدا کی ہزار ہزار لعنت اور جھوٹ بولنے والے پر بھی خدا کی کروڑوں لعنتیں، لیکن میں ابھی تمہیں دکھائے دیتا ہوں کہ حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ نے بالکل خدا تعالیٰ کی توحید بیان فرمائی ہے، اور یہ تمہارے مولوی جو ان پر کفر کا فتویٰ لگاتے ہیں یہ اپنے دین و مذہب پر عمل کرتے ہیں، کیونکہ ان کے مذہب میں توحید نہیں ہے تمام عقاید شرکیہ ہیں۔ اس لئے ہر توحید پرست کو یہ کافر کہتے ہیں۔

پیر ال دتہ :-

یہ تو سخت تعجب کی بات آپ سنا رہے ہیں۔ اچھا ذرا تقویۃ الایمان تو دکھائیے۔

عبداللہ :-

لیجئے یہ تقویۃ الایمان ہے، دہلی کے علمی پریس میں چھپی ہے۔ اس کا صفحہ ۱۳ نکالے اور یہ نیچے کی عبارت پڑھئے، انشاء اللہ بالکل صاف اور صریح مطلب سمجھ میں آجائے گا، اس آیت سے شروع کیجئے اور باوازیلہ پڑھیے۔

پیر ال دتہ : تحریر ہے۔

وَ اِذْ قَالَ الْاِٰمَانُ لَا اِيْلهَ وَ هُوَ يَعْطِلُهُ بَنِي لَا تُشْرِكُ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ

ترجمہ : اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے یعنی سورۃ لقمان میں، جب کہما لقمان نے اپنے بچے سے اور وہ نصیحت کرتا تھا اس کو اسے بچے میرے مت شریک بنا اللہ کا، بیشک شریک بنانا بڑی بے انصافی ہے۔

ف : یعنی اللہ تعالیٰ نے لقمان کو چھکندی دی تھی، سوانہوں نے اس سے سمجھا کہ بے انصافی یہی ہے کہ کسی کو حق اور کسی کا پکڑا دینا اور جس نے اللہ کا حق اس کی مخلوق کو دیا تو بڑے سے بڑے کا حق لے کر ذلیل سے ذلیل کو دینا، جیسے

بادشاہ کا تاج ایک چہار کے سر پر رکھ دیجئے۔ اس سے بڑی بے انصافی کیا ہوگی اور یہ یقین جان لینا چاہیے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے، چہار سے بھی ذلیل ہے۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ جیسے شرع کی راہ سے بھی یہی معلوم ہوا کہ شرک سب عیبوں سے بڑا عیب ہے، اور یہی حق ہے اس واسطے کہ آدمی میں بڑے سے بڑا عیب یہی ہے کہ اپنے بڑوں کی بے ادبی کرے، سو اللہ سے بڑا کوئی نہیں اور شرک اسی کی بے ادبی ہے۔

عبداللہ :-

بس اس تمام عبارت کو پڑھ لیا، ایمان و دیانت سے بتائیے کہ اس میں کسی صورت سے بھی معاذ اللہ تعالیٰ حضور آقائے کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بے ادبی کا کوئی پہلو نکلتا ہے ؟

تقویۃ الایمان کی عبارت کا مطلب

پیر ال دتہ :-

مطلقاً نہیں بالکل نہیں، بلکہ انہوں سے تو چہار اور بادشاہ کے مراتب کا مقابلہ کر کے بتایا کہ مخلوقات کا مرتبہ و عزت اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں اس سے بہت زیادہ ہے، جتنی کہ چہار کے مقابلہ میں بادشاہ کی توہین ہوتی ہے، تو خدا تعالیٰ کی بہت زیادہ بے ادبی و گستاخی ہے، کیونکہ چہار تو سوائے مرتبہ شاہی کے تمام باتوں میں بادشاہ کے برابر اور تمام باتوں میں اس کا شریک ہے مگر مخلوقات کسی امر میں بھی خدا جیسی اور خدا کی شریک نہیں ہو سکتی۔ اس لئے بادشاہ کا مرتبہ چہار سے انتابہ نہیں ہے، جتنا خدا کے قدوس کا مرتبہ و عزت مخلوقات سے بلند ہے۔

عبداللہ :-

جزاک اللہ بالکل صحیح ہے، اب بتائیے کہ اس توحید کو ثابت کرنے والا کیا معاذ اللہ کافر ہو گیا؟

پیر ال دتہ :-

نعوذ باللہ من ذالک۔ بلکہ یہ تو ایمان کی بنیاد ہے، اس طرح تو اگر کافر توحید ثابت کرے تو مومن ہو جائے، مومن کیسے کافر ہو سکتا ہے، اور پھر یہ بریلوی کس قدر غضب کرتے ہیں کہ ہمیں اس فقط ایک فقرہ سناتے ہیں، نہ اول نہ آخر اور ایک فقرہ سنا کر خود ہی اس کا مطلب نکال دیا کہ اس سے معاذ اللہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کر رہے ہیں۔ یہ تو بہت بڑا دھوکہ، بد دینا بتی اور اعتماد رجمہ کی خیانت ہے کہ کسی کی عبارت پوری میان نہ کی جائے اور غلط مطلب بتا کر اس پر کفر کا فتویٰ لگا دیا جائے۔

عبداللہ :-

بھائی یہ تو ان کا دین و مذہب ہے، آپ نے ابھی دیکھا ہی گیا ہے، اگر آپ ان تمام اعتراضات کو دیکھیں جو یہ ہمارے حضرات پر لگاتے ہیں اور جن کی وجہ سے ان مقدس حضرات کی تکفیر کرتے ہیں تو انشاء اللہ سب میں یہی بد دینا بتی کار فرمایا کریں گے۔ سب عبارتوں کو ایسے ہی توڑ پھوڑ کر بیان کیا گیا ہے، اور ایک عبارت بھی ایسی نہیں کہ جو پوری سناکی جاتی ہو اور پوری سنائیں بھی کیونکر، پوری اگر سنائیں تو پھر ان کا مطلب پورا نہیں ہوتا۔

کفر کے فتوؤں کی اصلی وجہ

اور آپ کا یہ کہنا کہ خواہ مخواہ کفر کا فتویٰ دیتے ہیں۔ میرے سیدھے سادھے بھائی بھلا کوئی اتنا کام خواہ مخواہ بھی کرتا ہے، بلکہ ان کی تو ساری کی

ساری دنیاوی لذتیں اور عیش و عشرت صرف انہی فتوؤں پر منحصر ہیں، آج اگر یہ اس قسم کے فتویٰ دینے چھوڑ دیں۔ اور مسلمانوں کا ہمارے حضرات سے صحیح تعلق ہو جائے تو خدا کی قسم ان کی ساری دکا انداریاں ختم ہو جائیں، روٹیاں ہند ہو جائیں، عشرتیں خاک میں مل جائیں اور ان سب کی دو لٹیں ملیا میٹ ہو جائیں، پھر فاتحہ، ختم، درود کی روٹیاں کون دے، نیازوں کے مرغی کھانے اور نذرانوں کے تروتازہ حلوے ان کو کون دے، وہ تو پھر غرباء و مساکین کے گھروں میں جائیں۔ پھر وعظ کی فیسیں انکو نہ ملیں۔ فتوؤں کی اجر تیں ختم ہو جائیں۔ الغرض ان بچاروں کی ساری دنیا ہی ختم ہو جائے عیش و عشرت کے بستروں سے اٹھنا پڑے اور خود کما کر کھانا پڑے، بس یہی سبب ہے ان تمام فتوؤں کا، ورنہ خدا گواہ ہے ہم لوگ تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار پاک کی خاک کی بے ادبی کرنے والے کو بھی بے ایمان جانتے ہیں، نہ ہم فاتحہ کے مخالف، نہ ختم درود و ایصال ثواب کے مخالف جو ہیں فقط اس بات کے ہیں کہ غریبوں کا حق غریبوں کو ملے، یہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ سب کچھ ہمیں دو۔ اب ہمیں بدنام کرنے کے لئے اور تو کوئی بہانہ ملا نہیں، بس عبارتوں کو کاٹ چھانٹ کر ایک آدھا فقرہ توڑ پھوڑ کر لوگوں کو سنا دیا، اور اس کا مطلب خود گھڑ کر سمجھا دیا کہ اس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی گئی ہے، اور آپ لوگ ہیں کہ اصل کتاب دیکھتے نہیں اور اندھا دھند ان کے پیچھے لگے ہوئے ہیں۔ اور کافر کافر کی رٹ لگا رہے ہیں۔ آپ کے مولوی تو بھلا ایمانداروں کو کافر کہہ کر اپنی دنیا بٹا رہے ہیں، لیکن آپ کو کیا فائدہ ہے کہ دین بھی خراب کریں اور دنیا بھی، ان کو اپنی دولت دنیا بھی دیں اور ان کی وجہ سے دین بھی ضائع کریں۔

گستاخ و بے ادب کون؟

پیر ال دتہ :-

تو جب دیوبندی حضرات نے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی نہیں کی اور یہ خود بخود اپنی طرف سے ایسے الفاظ کہتے ہیں کہ دیوبندیوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو معاذ اللہ تعالیٰ چہار کے بعد کر دیا تو حقیقتاً گستاخی کرنے والے تو یہ خود ہوئے اور نام لیتے ہیں دوسروں کا۔ اول تو دیوبندی حضرات نے گستاخی کی تھیں اور اگر بالفرض محال کوئی کم نصیب گستاخی کرے بھی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب اور مومن کا ایمان یہ سکھاتا ہے کہ ان بے ادبیوں کو زبان پر بھی نہ لایا جائے، شیعہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی گستاخیاں کرتے ہیں تو ہم نے تو آج تک کسی سنی مولوی صاحب سے کیا کسی لپے لٹکے سے بھی کبھی نہیں سنا کہ شیعہ کی گستاخیوں کا تذکرہ کرتے وقت انہیں گندے الفاظ کو گانا پھرے اور اگر کوئی بدف ایسا کرنے لگے تو سب اس کو برا کہیں گے۔ اسی طرح اگر کوئی کسی کو ماں کی گالی دے تو کیا وہ جب اس گالی کا ذکر کرے گا تو بعینہ وہی گالی دے کر لوگوں کو سنائے گا، کسی غیرت مند شریف آدمی کا دل ایسی بات کو گوارا نہ کرے گا کہ ہر مجلس میں اپنی ماں کو گالیاں دیتا پھرے، بعد اول تو اس کا تذکرہ ہی نہ کرے گا اور اگر مجبوراً کہیں کرنا بھی پڑے گا تو صرف اتنا کہہ دیگا کہ اس نے میری والدہ کی گستاخی کی اور ان کو بہت گندی گالی دی، اگر ہر مجلس میں خاص و عی گالی دیکر سنائے گا تو یقیناً اس کی ماں بھی کہے گی اور ہر شریف سمجھدار انسان کہے گا کہ کم خست اس گالی دینے والے سے ایک دفعہ گالی دیکر اپنا منہ کالا کیا، تہائی میں دی، علیحدگی میں دی، کسی نے سنی کسی نے نہ سنی، لیکن تو بھرے مجموعوں میں ہر روز گالیاں دیتا ہے، تو سب کو سناتا ہے۔ اصل گالیاں دینے والا دیوبندی

اپنی ماں کی گستاخی کرنے والا تو ہے۔

اس لئے یہ جو ہر جلسہ میں، ہر تقریر میں دیوبندیوں سے منسوب کر کے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخیاں شائع کرتے ہیں تو فی الواقع حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی کرنے والے یہ ہوئے۔ بالفرض کسی بد نصیب شیطان نے اگر گستاخی کی بھی تو ایک دفعہ کی ایک کتاب میں کی اور یہ ہزاروں رسالوں میں، کتابوں میں، تقریروں میں، تحریروں میں، وعظ، مجلس درس میں، بڑوں کو بھجوتوں کو رٹا رٹا کر ان گستاخیوں کی اشاعت کر رہے ہیں۔ تو فی الواقع گستاخی تو انہوں نے زیادہ کی اور حقیقتاً بے ادب یہ ہوئے۔ پھر یہ کس قدر منافقت ہے کہ دعویٰ کریں محبت کا، گستاخیوں کا الزام لگائیں دوسروں پر اور بے ادبی کریں خود، تو یہ بہت بڑا دھوکہ فریب اور ٹکر ہے یہ لوگ خدا کو کہا جواب دیں گے۔

عبداللہ :-

تم نے پھر ایک لفظ سخت کہا، بھائی میں بار بار تم سے کہہ چکا ہوں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سخت کمریم کے بقولہ تعالیٰ پابند ہیں اور آپ کی سخت یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بڑے سے بڑے دشمن کے لئے بھی سخت لفظ نہیں فرمایا، اس لئے ہم ان کے لئے نہ کوئی سخت لفظ خود اپنی زبان سے نکالتے ہیں اور نہ کسی دوسرے سے سنا گوارا کرتے ہیں، میں کئی دفعہ آپ کو منع کر چکا اور آپ وعدہ بھی کر چکے ہیں لیکن پھر آپ کو پرانی عادت اپنے وعدے پر قائم نہیں رہتے دینی۔ اب آپ پہلے مجھ سے پختہ وعدہ کریں کہ آئندہ ایسے الفاظ قطعاً نہیں کہیں گے تو میں آپ سے بات کروں گا ورنہ میں غیبت سن کر خود کو کنکار کرنا نہیں چاہتا۔

پیر ال دتہ :-

معاف فرمائیے میں کیا کروں عادت سے مجبور ہوں، لیکن انشاء اللہ تعالیٰ

آئندہ میں پورے طور پر محتاط رہوں گا، یہ کم سخت بری عادت پڑ گئی ہے، کیوں کہ ہم تو اپنے مولوی صاحبان سے یہی سنتے رہے اور یہی تعلیم پاتے رہے کہ دوسروں کو جہاں تک بھی ممکن ہو گالیاں دی جائیں اور برا کہا جائے،
عبداللہ :-

واقعی یہ آپ نے صحیح کہا کہ گالیاں دینے والے بد نصیب کی گالیوں کو وہی شخص گستاخ پھر کرتا ہے جو خود گالیاں دینا چاہتا ہو، تو بھائی آپ اس بات کو بالیقین جان لیں کہ ہر یلوی حضرات خود سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان والا میں گالیاں تراشتے ہیں، دیتے خود ہیں اور الزام لگادیتے ہیں۔ حضرات علمائے دیوبند پر ایسا کرنے سے ان کے دو فائدے ہیں، ایک تو سچے اہلسنت والجماعت بچے حقیقی، مخلص، دیندار اور سنت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پورے جان نثار حضرات سے لوگوں کو نفرت ہو جائے تاکہ یہ اچھی طرح اپنا دین و مذہب جاری کر سکیں اور دوسرے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخیاں کرنے کا موقع ملتا رہے، ورنہ ہمارے کسی بزرگ نے معاذ اللہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی نہیں کی، اور جو بے ادبی کرے اور وہ بزرگ نہیں ہو سکتا وہ کتا خنزیر سے زیادہ ناپاک اور شیطان سے زیادہ ملعون و مردود ہے یہی ہمارا عقیدہ ہے اور اسی پر ہمارے سب حضرات کا فتویٰ ہے۔
پیر ال دشت :-

اجی کہاں واقعی آپ سچ فرما رہے ہیں۔ کیا آپ کے کسی بزرگ نے اپنی کتاب میں یہ بھی نہیں لکھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا علم مبارک (معاذ اللہ) پاگلوں دیوانوں اور بھوکوں بچہ چوپایوں کے برابر ہے؟

عبداللہ :-

لعنة الله على الكاذبين، وہ مردود ملعون خبیث اثبت الناس ہے جو اس سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے تو کجا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی خادم اور غلام کے علم کے متعلق بھی یہ عقیدہ رکھے، ہمارے تمام چھوٹے بڑے جماعت دیوبند کا ہر متنفذ ایسے شخص کو کافر بے ایمان اور شیطان سے برا شیطان جانتا ہے، خدا سے توبہ کر د اور ایسے گندے الفاظ اور پھر حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان بے مثال میں زبان سے نہ نکالو ایمان کا خطرہ ہے، اور میں تو سچ کہتا ہوں کہ تمہاری زبان سے یہ الفاظ سن کر میرا سارا بدن لرز گیا دل کانپ اٹھا خدا کا محبوب دو عالم کا سردار ہمارے دو جہاں کا وسیلہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم اور معاذ اللہ انکے لئے ان غلیظ گندے الفاظ کا استعمال تمہارے دل نے کیسے گوارا کیا کہ یہ الفاظ زبان پر لاؤ۔

پیر ال دشت :-

قبلہ! یہ الفاظ میرے نہیں بلکہ یہ تو دیوبندیوں کی طرف سے منسوب ہوتے ہیں اور ہر یلوی حضرات چونکہ خود کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عاشق مانتے ہیں، خود ادب کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں، اور اپنے تمام ماننے والوں کو ادب سکھاتے ہیں اسلئے ایسے ایسے گستاخی و بے ادبی کے تمام فقرات ہمیں بتاتے ہیں۔

عبداللہ :-

اول تو یہ ان کا سر اسر بہتان و افتراء ہے، تم خود ہمارے بزرگوں کی کتابیں دیکھو، تحذیر الناس، حفظ الایمان، زبان قاطع وغیرہ سب کتابیں اردو میں ہیں، خدا نے تمہیں آنکھیں دی ہیں اردو لکھ پڑھ سکتے ہو، خود ایمانی کی نظروں سے دیکھو اور فیصلہ کرو۔

حضورؐ کی گستاخیاں کرنے والے بد نصیب

جس طرح تم نے ابھی ابھی تقویۃ الایمان کو دیکھ کر اس کے مضمون کو ایمانی مضمون کہا ہے، انشاء اللہ تعالیٰ اسی طرح ہمارے حضرات کے تمام مضامین کو ایمانی خالص اسلامی اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق و محبت میں ڈوبے ہوئے عین شریعت مطہرہ کے مطابق پاؤ گے، مگر مشکل تو یہ ہے کہ تم دیکھتے ہی نہیں ہو، وارہا تمہارا یہ کہنا کہ بریلوی حضرات کے دل میں عشق و محبت ہے اس لئے وہ بے ادبی اور گستاخی کرنے والوں کی گستاخیاں ظاہر کرتے ہیں اور سب کو بتاتے ہیں تو پہلے تو آپ نے ابھی ابھی کہا ہے کہ گستاخیوں اور جالیوں کو بار بار دہرانے والا اور ہر مجلس و محفل میں ہر کتاب اور ہر رسالے میں لکھنے والا ہر تقریر و وعظ میں بیان کرنے والا خود گستاخ ہے اور یقیناً بے ادب ہے، لیکن خیر اگر اس بات کو تھوڑی دیر کے لئے چھوڑ بھی دیا جائے تو یہ مطالبہ کہ آج تک سوائے دیوبندی حضرات کے اور کسی نے بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخیاں کی ہیں۔

پیر ال دتہ :- جی ہاں بہت سے لوگوں نے

عبداللہ :- مثلاً ان کا نام لیجئے ؟

پیر ال دتہ :- نام تو میں جانتا نہیں۔

عبداللہ :- کیوں نہیں جانتے اور تمہارے مولویوں نے ان کے نام کیوں نہیں بتائے، جب تم کہتے ہو کہ ہر ایک گستاخی دے ادبی کرنے والے کی بد زبانیاں ہمیں بتاتے اور سکھاتے ہیں تاکہ ہم ان لوگوں سے بچیں تو پھر سوائے دیوبندی حضرات کے اور لوگوں کے نام اور ان کے وہ ضیث فقرات تمہیں کیوں نہیں بتائے گئے۔

پیر ال دتہ :-

یہ تو خدا جانے کیوں نہیں بتائے، شاید اور ایسے بے ادب نہ ہوں گے۔

عبداللہ :-

خدا تو جانتا ہی ہے لیکن خدا نے تمہیں بھی تو عقل اسی لئے دی ہے کہ تم بھی جانو، دیکھئے آپ نے کبھی سنا ہے کہ قادیان میں ایک شخص پیدا ہوا اور اس نے دعوائے نبوت کیا، اور اس نے اکرم علیہ السلام سے لے کر حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم تک تمام انبیاء علیہم السلام کی اور تمام صحابہ کرام کی اہل بیت اطہار رضوان اللہ علیہم اجمعین کی تمام اولیائے کرام رحمہم اللہ کی، بلکہ خود خدا نے قدوس جل جلالہ و اعظم شانہ کی، قرآن کی، حدیث کی، تمام محدثین مفسرین مومنین، مسلمین کی سخت سے سخت گستاخیاں کی ہیں اور گندے سے گندے الفاظ استعمال کئے ہیں۔

پیر ال دتہ :- جی ہاں یہ تو معلوم ہے کہ قادیانی نے دعوائے نبوت کیا اور اس نے بہت کچھ گستاخیاں بھی کی ہیں۔

عبداللہ :- ان گستاخیوں میں سے چند ایک بیان کرو ؟

پیر ال دتہ :- مجھے تو معلوم نہیں ہیں۔

عبداللہ :- کیوں ؟ جب ہر ایک گستاخ کی گستاخیاں تمہیں بتائی جاتی ہیں تو مرزا کی گستاخیاں کیوں معلوم نہیں ؟

پیر ال دتہ :-

وہ تو ہمارے مولوی صاحبان نے نہ کبھی ہمیں بتائیں، اور نہ کسی رسالہ میں انہوں نے لکھیں، یہ تو دیوبندیوں ہی کے متعلق رسالے لکھتے ہیں اور نہیں متعلق کہتے رہتے ہیں۔

عبداللہ :- شیخہ بھی گستاخیاں کرتے ہیں یا نہیں؟

پیر ال دتہ :- جی ہاں کرتے ہیں۔

عبداللہ :- بتائیے کیا کیا گستاخیاں کرتے ہیں۔

پیر ال دتہ :- یہ بھی معلوم نہیں کیونکہ ہمیں کبھی بتائی ہی نہیں۔

عبداللہ :- اچھا عیسائی اور آریہ وغیرہ جو آئے دن اسلام پر طرح طرح کے اعتراضات کرتے ہیں، اور اس طرح سے اللہ جل جلالہ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخیاں اور سخت بے ادبیاں کرتے رہتے ہیں وہ چند ایک بتاؤ؟

پیر ال دتہ :- کیا وہ بھی گستاخیاں کرتے ہیں؟

عبداللہ :- انہیں ابھی تک یہ معلوم نہیں۔

پیر ال دتہ :- نہیں ہمیں تو معلوم نہیں، ہمارے مولوی صاحبان نے تو کبھی ان کا ذکر بھی نہیں کیا۔

دیوبندی اور کفر کا فتویٰ

عبداللہ :-

تو اب بتاؤ کہ مرزائی اور افغنی حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخیاں کریں، حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقدس جانشینوں کو سخت سے سخت گالیاں دیں وہ تو تمہیں نہ رٹائی جائیں، نہ رسالوں میں لکھیں، نہ تقریروں میں بتائیں۔ آریہ اور عیسائی سخت سے سخت اعتراضات کریں ان کا ذکر تک بھی ہمارے سامنے نہ آئے یہ صرف دیوبندیوں کے ہی پیچھے ہاتھ دھو کر کیوں پڑ گئے حالانکہ دیوبندیوں نے نہ وہ غیبت کفریہ ملعونہ فقرات لکھے نہ خود کہیں نہ کسی کو کہنے دیں بلکہ جو کہے اس کو کافر، اکفر، بے ایمان کہیں، مرزائی، شیخہ گالیاں دینا اپنا مذہب جائیں، ثواب سمجھیں، علی الاعلان ان گالیوں کی تبلیغ

کریں، عیسائی روزانہ کھلم کھلا اسلام کے اوپر اعتراض کریں، آریہ طرح طرح کی ہتھکنڈیں لگائیں مگر اور کسی کا نام تک بھی نہ لیں، یہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہماری محبت اور عشق کے دلوں، ہمارے کے ہمارے جذبات صرف دیوبندیوں کو ہی گالیاں دینے کے لئے کیوں وقف ہو گئے۔ عشق ہے تو ہر ایک مخالف کی مخالفت کریں اور ان کی بھواسوں کو مٹائیں، لکھ لکھ کر اسی طرح تردید کریں، جس طرح دیوبندیوں کی کرتے ہیں۔ آخر یہ کیسا بات ہے کہ اور تو کسی کا نام تک نہیں اور فقط دیوبندیوں کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑ گئے۔

پیر ال دتہ :-

واقعی ہے تو تعجب کی بات، مگر وجہ سمجھ میں نہیں آتی، حقیقت میں ہونا تو یہی چاہئے تھا کہ ہر ایک مخالف کی اسی طرح مخالفت کرتے لیکن اوروں کا تو تذکرہ بھی نہیں ہے، فقط دیوبندی کا ہی وظیفہ پڑھایا جاتا ہے، یہ راز میری بھی سمجھ میں نہیں آیا، آپ ہی فرمائیے۔

عبداللہ :-

وجہ تو انشاء اللہ پھر کبھی بتاؤں گا، لیکن اس سے اتنا تو معلوم ہو گیا کہ حقیقتاً رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عشق و ادب ان کے دلوں میں نہیں ہے۔ بلکہ دیوبندی حضرات کی عداوت ہے، ورنہ ہر ایک مخالف کی مخالفت ظاہر کرتے۔

پیر ال دتہ :- جی ہاں اس سے تو یہی معلوم ہوتا ہے، لیکن یہ عداوت کیوں ہے؟

عبداللہ :- بتاؤں ہر اتونہ مانو گے۔

پیر ال دتہ :- تمہیں ہر ماننے کی گیہات ہے فرمائیے۔

عبداللہ :- اصلی بات یہ ہے کہ ان لوگوں کے دلوں میں خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت نہیں اور یہی وجہ سے حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت

کریمہ پر عمل نہیں کرتے، سنت پر عمل کرنے سے ان کی دنیاوی مفاد اور آمدنیاں ختم ہو جاتی ہیں۔ اس لئے انہوں نے تو اپنا علیحدہ ایک دین و مذہب بنالیا اس پر عمل رکھتے ہیں، اور علمائے حقانی کی وہ جماعت جس نے تمام دنیاوی عزتوں، عینک نامیوں اور شہرتوں اور آمدنیوں کو پائے حقارت سے ٹھکرا کر حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عشق و محبت اور احترام کو ہی اپنی زندگی کا مشغلہ بنالیا، خود علم دین پڑھتے ہیں، دوسروں کو پڑھاتے ہیں، سنت پر پورا پورا عمل کرتے اور دوسروں کو پابند سنت بناتے ہیں، انکو تھمارے مولویوں نے دہانی اور کافر کہنا شروع کر دیا اور غصہ صرف یہ ہے کہ تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و تعظیم کیوں کرتے ہو، اسلام کی اشاعت کیوں کرتے ہو اور سنت کے خلاف کیوں نہیں کرتے، یعنی دیوبندیوں کو وہ اپنے تمام دنیوی مقاصد کے حصول میں ایک زیر دست رکاوٹ محسوس کرتے ہیں، اس لئے وہ ہر لمحہ ان کو برا کہنے میں مصروف رہتے ہیں۔

مثلاً دیوبندی مولوی، فتویٰ پر، نکاح پر تقریر پر کوئی معاوضہ نہیں لے گا اور یہ لیتے ہیں، اسی طرح، زکوٰۃ، صدقہ، خیرات، میراث وغیرہ کا مال سب کچھ کھا جاتے ہیں اور دیوبندی کھانا گناہ سمجھتے ہیں، اور منع کرتے ہیں، کیونکہ شریعت محمدی کا حکم یہی ہے، تو یہ اس قسم کی کھلی ہوئی باتیں ہیں کہ ہر شخص جس کے دماغ میں تھوڑی سی بھی عقل ہے وہ سمجھ سکتا ہے کہ دیوبندی اور غیر دیوبندی مولوی میں فقط مالی تنازع اور دنیوی جھگڑا ہے اور مذہب صرف آڑ ہے، اور کچھ نہیں۔

اور حاشاؤ کلا جس قدر عقائد خبیث کی تہمت ہم پر لگائی جاتی ہے ہم سب ان سے بری ہیں، بیزار ہیں، ویسے خبیث عقائد رکھنے والوں کو خارج از اسلام اور بے ایمان جانتے ہیں جرم صرف یہی ہے کہ الحمد للہ ہم دین کو دنیا کی وجہ سے نہیں بیچتے

اور دنیا کے بدلے حضور اقدس دعائی صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و محبت فروخت نہیں کرتے، ہم تمام دنیا اور دنیا کے تمام تعلقات اور نعمتوں بلکہ دونوں جہاں کی تمام نعمتوں سے بالا و برتر، اعلیٰ و افضل حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کو سمجھتے ہیں، اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و حرمت کرنا، آپ کے حکم کو دنیا کی تمام طاقتوں احکام سے بالا تر رکھنا، آپ کے طریقہ مبارک کو تمام عالم کے طریقہ سے افضل و بہتر جان کر عمل کرنا ہماری زندگی کا مقصد و حید ہے اسی پر ہم جینا چاہتے ہیں اور اسی پر مرنا۔

پیر ال دتہ :-

یہ تو آپ نے عجیب بات سنائی کہ ان کے دلوں میں محبت و تعظیم نہیں۔ بھلا یہ کیسے ہو سکتا ہے، ان کا تو راستہ دن ہی مشغلہ ہے یہی وظیفہ ہے، یہی تقریر ہے یہی تحریر ہے کہ محبت کرو محبت، کرو، محبت کے بغیر نجات نہیں سب عمل بیکار ہیں بھلا یہ کیسے ممکن ہے کہ خود انکے دلوں میں محبت نہ ہو۔
عبداللہ :-

میرے عزیز! اگر یہ محبت محبت کا وظیفہ نہ پڑھیں تو پھر ان کے جال میں کون پھنسے، آج جو مکار سیدھے سادے مسلمان کو پھنسانا چاہتے ہیں وہ سب سے پہلے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی آڑ لیتا ہے، اچھا مرزائی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب و محبت کرنے والے ہیں یا گستاخ و مخالف؟

پیر ال دتہ :- سخت بے ادب، گستاخ، مخالف اور دشمن اسلام ہیں

عبداللہ :- کیوں؟

پیر ال دتہ :- اس لئے کہ وہ حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالف عمل کرتے ہیں ان کے بہت سے عقیدے اسلام مخالف ہیں۔

عبداللہ :-

لیکن آپ نے کبھی ان کی تقریر بھی سنی ہے اور کوئی کتاب بھی دیکھی ہے۔

پیراں دیتا :-

ہاں ایک دفعہ ان کے سالانہ جلسہ پر لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ تقریر سنتا رہا، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تویہ کم سخت بھی خوب تعریف کرتے ہیں اور خود کو عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں اور ایک چھوٹا سا سالہ بھی دیکھا تھا اس میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی بڑی تعریفیں اور فضائل لکھے تھے۔

عبداللہ :-

عزیزم! سمجھ لو کہ جس طرح وہ اپنی زبان سے تعریفیں کرتے ہیں۔ محض سیدھے سادے مسلمانوں کو چھٹانے کیلئے۔

مرزائی اور بدعتی ایک ہیں

اور درحقیقت مقصد تو اپنے مرزا کے دین کو پھیلا نا اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرنا ہے، بعینہ اسی طرح تمہارے ان مولویوں کا مقصد یہ ہے کہ عام مسلمانوں کو دھوکہ دیے کیلئے لمبے لمبے خطابات اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے القابات بیان کئے۔ اور زور شور سے حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت کے وعظ کئے سیدھے مسلمانوں کو اپنی طرف مائل کیا اور پھر خوب اپنے اعلیٰ حضرت کا دین و مذہب پھیلایا اور جس طرح دین مرزائی کی مخالفت کرنے والے ہر ایک ایماندار کو مرزائی کا فرکتے ہیں بالکل اسی طرح جس نے ان کے دین پر یلوی کی مخالفت کی اسے انہوں نے پورے زور و شور سے کافر کہنا شروع کر دیا، اصل میں جیسے مرزائی، شیعہ اور دوسرے گمراہ فرقے ہیں اسی طرح اسلام میں یہ بھی ایک گمراہ فرقہ پیدا ہو گیا ہے، اور اس کی بھی اللہ والوں سے ضد ہو گئی ہے۔

بدعتی گمراہ فرقوں میں سے ہیں۔

پیراں دیتا :-

یہ تو عجیب سی بات معلوم ہوتی ہے، مجھے ان کا یقین نہیں آتا اگرچہ یہ بات تو ضرور ہے کہ دیوبندی زیادہ تر نماز روزہ کے پابند ہوتے ہیں اور صدقہ خیرات بھی زیادہ نہیں لیتے اور ہمارے مولویوں کے ملنے والے کیا خود مولوی کبھی کبھار ایسے شریعت کے پابند نہیں ہوتے اور صدقہ خیرات تو بڑے بڑے مولوی صاحبان لے لیتے ہیں۔ اس وجہ سے آپ کی اس تقریر سے مجھے اپنے مولویوں پر شک ضرور ہو گیا لیکن میں اپنے پورے اطمینان و یقین کے لئے عرض کرتا ہوں کہ کیا آپ کے پاس اس کی کوئی سند بھی ہے کہ ان کے دل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت نہیں اور جو زبان سے تعظیمی الفاظ نکالتے ہیں، یہ محض دکھلاوا، دھوکہ اور ظاہر داری ہے۔

عبداللہ :-

اگر حجت گردیا تو پھر کیا ہو گا۔ اہلسنت تو پھر ہی وہی رہیں گے اور ہم پھر بھی وہابی کے وہابی ہی رہیں گے، اس لئے کیا فائدہ کام کی بات کرو یہ باتیں چھوڑ دو۔

پیراں دیتا :-

نہیں فائدہ کیوں نہیں ضرور ہے ہم پھر ان کو اہلسنت کیسے کہہ سکتے ہیں پھر تو وہ دشمن خدا ہوئے۔

عبداللہ :-

وہ اہلسنت ایسے رہ سکتے ہیں کہ جب آپ ان سے جا کر یہ باتیں کہیں گے تو وہ فوراً کہہ دیں گے کہ یہ کسی وہابی نے تمہیں بتلایا ہے، اور غلط ہے، جس تمہارے لئے ان کا اتنا ہی کتنا کافی ہو جائے گا، میری دو گھنٹی کی دماغ سوزی کو ان کا

ایک فقرہ بیکار کر دے گا۔ اور پھر آپ بھی مجھے غی گالیاں دیں گے کہ دیکھو دیوبندی نے کیسا جھوٹ بولا، اس لئے یہ سلسلہ رہتے ہی دو۔
پیر ال دتہ :-

نہیں صاحب! یہ کیسے ہو سکتا ہے، آپ کج مجھے ان کی کتابیں دکھائیں میں آپ کو یقین دلانا ہوں کہ آپ کی ملاقات سے مجھے بہت فائدہ پہنچا اور اس تمام تقریر کا میرے دل پر خاص اثر ہوا اب میں انشاء اللہ تعالیٰ ان کے جھانسنے میں نہیں آسکتا بلکہ جو کروں گا یقین و دلیل سے کروں گا۔
عبداللہ :-

اللہ تعالیٰ آپ کو اس پر استقامت بخشے، واقعی یہ ایمان کا معاملہ ہے، اس میں بغیر سوچے سمجھے کسی کی تقلید نہیں کرنی چاہیے۔

باب سوم

نقل کفر کفر نہ باشد

کتب دیوبندیہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان
علیہا تسعة عشر

نیچے دعا کہ کچھ تو جسے دروید عشق
اول تو دل کی چوٹ پھر اتنی رکھی ہوئی

بڑے گستاخ و بے ادب :-

انچالو اب میں آپ کو بتاتا ہوں کہ خود انہوں نے ان کے اصغر واکار نے، پیروں
نے، مریدوں نے صراحتاً کھلم کھلا انبیاء علیہم السلام کی اور خاص سید الانبیاء حضور
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی، گستاخی اور زبردست توہین کی ہے۔
پیر ال دتہ :-

کیا انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی والی صراحتاً کی
ہے ؟

عبداللہ :- ایک دفعہ نہیں بارہا، لو میں ابھی آپ کو دکھائے دیتا ہوں۔ آپ
ابوالحسنات حکیم احمد صاحب خطیب مسجد وزیر خان لاہور کو تو جانتے ہیں۔
پیر ال دتہ :-

جی ہاں اچھی طرح واقف ہوں بہت سے وعظ سنے ہیں، اشعار بڑی سہیلی
آواز سے پڑھتے ہیں اور دیوبندی حضرات کے بہت بھاری بھر کم مولوی ہیں۔
عبداللہ :- ابھی ایک کتاب ہے ”اوراق غم“ وہ بھی کبھی آپ نے پڑھی ہے ؟
پیر ال دتہ :- نہیں، نام تو سنا ہے دیکھی کبھی نہیں۔

پہلی گستاخی

عبداللہ :-

اللہ کے ہمد و دیوبندیوں کی کتابیں پڑھنے سے تو وہابی ہو جاتے ہو اپنے مولویوں کی تو کتابیں پڑھا کرو تاکہ اس سے ہی ان کو کچھ حقیقت معلوم ہو۔ انور غم "اس کا صفحہ ۲ نکال کر پڑھو۔ پیر ال دتہ :- لکھتے ہیں۔

وہ آدم جو سلطان مملکت تھے وہ آدم جو متوجہ تاج عزت تھے، آج شکار تیر مذلت ہوئے۔ عبداللہ :-

مطلب سمجھے جو، فرماتے ہیں کہ وہ آدم علیہ السلام جو بہشت سلطنت کے بادشاہ تھے اور وہ آدم علیہ السلام جن کو عزت کا تاج پہنایا گیا تھا۔ آج ذلت و خواری کے تیر کا شکار ہو گئے۔ پیر ال دتہ :-

لا حول ولا قوۃ، لا حول ولا قوۃ، استغفر اللہ، نعوذ باللہ ایک جلیل قدر پیغمبر خلیفۃ اللہ ابوالمزنی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے ایسے الفاظ، نعوذ باللہ، استغفر اللہ یہ تو کھلم کھلا زبردست توہین ہے کہ نئی کا نام لے کر کہا جائے کہ وہ "ذلیل" ہو گیا، اور پھر یہ کہ ذلت کے تیر کا شکار ہوا۔ نعوذ باللہ، نعوذ باللہ۔ عبداللہ :-

دیکھ لیجئے یہ ہیں وہ جو ادب ادب کا ڈھنڈورا پیٹتے پیٹتے ختم ہوئے جاتے ہیں۔ خود نام بے کر ایسے کریمہ الفاظ نکالتے ہیں اور دوسرے وہ لوگ جو انبیاء

علیم السلام کی توقیر کرتے ہیں اور ان کو برا کہنے والوں کو برا کہتے ہیں، مگر یہ ذرہ سی انبیاء علیہم السلام کی گستاخیوں کو ان غریبوں کے سر الٹی تھوپتے ہیں۔ پیر ال دتہ :-

معلوم ہو گیا کہ گستاخی یہ خود ہیں اور اسی واسطے خود بھی گستاخیاں کرتے ہیں اور دوسرے بے گناہوں کے ذمہ الزام لگا کر بھی گستاخیاں کرتے ہیں۔ عبداللہ :- جی ہاں معاملہ تو یہی ہے۔

دوسری گستاخی

اب انہی ابو الخبیثات صاحب کا دوسرا ارشاد ملاحظہ فرمائیے یہی کتاب "انور غم" کا صفحہ ۱۳۳ نکالے اور یہاں سے پڑھیے۔ پیر ال دتہ :-

تحریر فرماتے ہیں۔ آقائے مدینہ رحمت مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت سے رائجہ انتقال پائی، اس لئے کہ بعد کمال زوال ہوتا ہے جو آفتاب نصف النہار یافت کمال مقرر است کہ روئے نمد ہوئے زوال عبداللہ :- بس اب اس کا مطلب سمجھائیے!

پیر ال دتہ :- آپ سمجھائیے فارسی کا شعر ہے سمجھ میں نہیں آیا۔ عبداللہ :- حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال مبارک کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں کہ جب آیت کریمہ الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ، الایہ، نازل ہوئی تو حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت میں اپنے انتقال کی خوشبو پائی کیونکہ

کمال کے بعد زوال ہوتا ہے۔ ترجمہ شعر کا یہ ہے کہ جب سورج نصف النہار یعنی دوپہر کو پورا کمال پالیتا ہے تو پھر لازمی طور پر اس کا زوال شروع ہو جاتا ہے۔

پیرا دہ :۔ یہ زوال آفتاب سے کیا مراد ہے۔

عبداللہ :۔

بھائی میاں! آپ کے مولانا جن کو عرف عام میں ”بڑے بھیا“ کہا جاتا ہے، فرماتے ہیں کہ جس طرح نصف النہار پہنچنے اور کمال حاصل کرنے کے بعد آفتاب کا زوال ضروری ہے۔ اسی طرح حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کمالات عالیہ کا آفتاب جہاں تاب جب کمال کو پہنچ گیا تو (معاذ اللہ) اس کا زوال بھی ضروری ہوا، کیونکہ بعد کمال زوال ہوتا ہے۔

پیرا دہ :۔

توبہ توبہ توبہ، یہ زوال کا لفظ حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان عالی میں لائے ہیں۔

عبداللہ :۔ جی ہاں دیکھ لو کتاب تمہارے ہاتھ میں ہے، خود تم نے عبارت پڑھی ہے۔

پیرا دہ :۔

لاحول ولا قوۃ یہ تو نہایت زبردست بے ادبی ہے یہ کہنا کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے آفتاب کمال کو زوال آگیا اس سے بڑھ کر اور کیا گستاخی ہو سکتی ہے، مگر مجھے یقین نہیں آتا کہ ”بڑے بھیا“ نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ایسی گستاخی کی ہو، کیونکہ وہ تو ہمیشہ بڑی لمبی تقریریں کرتے ہیں اور گستاخی کرنا والے کو کافر کہتے ہیں۔

عبداللہ :۔

بھائی وہ تقریریں کرنا ہاتھی کے دانت ہیں محض دکھانے کے لئے ہیں اگر وہ تقریریں نہ کریں تو پھر آپ لوگ ان ک پیچھے کیسے لگیں، لیکن حقیقت یہ ہے جو کتاب میں لکھ کر چھوڑا کر شائع کی، جس پر ان کے لمبی اور چھوٹے بھیا جی کی بھی تصدیق مہر میں لگی ہوئی ہیں۔

اور رہا گستاخ کیلئے کافر کا فتویٰ دینا تو یہ بالکل صحیح ہے، ہم علی الاعلان کہتے ہیں کہ جو شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گستاخ ہو وہ کافر، اکفر، بے ایمان ہے، اب فیصلہ انصاف والے کریں کہ گستاخ ہم ہیں یا وہ۔

اور تمہارا یہ کہنا کہ مجھے یقین نہیں آتا کہ بڑے بھیا جی ایسی سخت گستاخی کریں تو وہ اپنی اس گستاخی کا خود یقین دلا رہے ہیں اور مزید وضاحت فرما رہے ہیں، ”اور ابق غم“ کے صفحہ ۱۱۳ کی جو عبارت تم نے پڑھی تھی شعر سے آگے اور پڑھو، وہ پچارے خود اپنا مطلب اور اپنا دین و مذہب واضح کر دیں گے۔

تیسری گستاخی

پیر ال دتہ :- لکھا ہے۔

تو آفتاب رسالت متاب نبوت خورشید ہدایت نیر محبوبیت جب ہر طرح اپنے کمال کو پہنچ گیا تو اب نظر سفلای میں اس کا زوال لازمی ہوا۔

عبداللہ :-

اب بہتہ چل گیا اور یقین ہو گیا کہ یہ آفتاب نبوت کا ہی زوال ہاتھ میں ہے۔

پیر ال دتہ :-

جی ہاں کیا کہا جائے، سخت تعجب اور افسوس کی بات ہے کہ ان لوگوں کا کس قدر گندہ اور ناپاک بالکل کفریہ عقیدہ ہے اور یہ لوگ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کس درجہ بے ادب گستاخ اور توہین کرنے والے ہیں، یہ تو مرزا یوں سے بھی بڑھ گئے، مرزائی تو یہی کہتے ہیں کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات مقدسہ سے فیض پا کر مرزا نبی بن گیا۔ لیکن اب یہ یلوں نے تو بالکل ہی صفایا کر دیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آفتاب کمال کو معاذ اللہ زوال آگیا اب وہ غروب ہو گیا، کمالات عالیہ (معاذ اللہ) ختم ہو گئے، اس سے بوجرم اور ظلم اور اس سے زیادہ گستاخی کیا ہوگی۔

عبداللہ :-

جی ہاں یہ ہیں آپ کے ادب والے مولوی ہم اور ہمارے سارے اکابر اس حقیقت کے اوپر ایمان رکھتے ہیں کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات مبارکہ کے بعد آپ کے کمالات میں معاذ اللہ زوال نہیں آیا بلکہ ہر روز آپ کے آفتاب کمالات کے انوار ویرکات ترقی پر ہیں۔ اور رہتی دنیا تک حضور صلی اللہ علیہ

وسلم کے کمالات و فیوض عالیہ کا آفتاب اپنی پوری تابانیوں کے ساتھ چمک رہا ہے گا اور اپنی خیاں بیاریوں سے قلوب عالم کو منور کرتا رہے گا۔

قبر مطہر میں تشریف لے جانے کے بعد آفتاب نبوت کی روشنیاں روز افزوں ہیں، جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم قبر مطہر سے باہر تشریف فرما تھے تو آفتاب نبوت کی شعاعیں عرب اور عرب کے قرب و جوار تک پہنچی تھیں اور روضہ اقدس میں تشریف لے جانے کے بعد آفتاب نبوت کی خیاں بیاریوں سے تمام عالم منور ہوا اور انشاء اللہ قیامت تک ہوتا رہے گا۔

پیر ال دتہ :-

یہ تو بڑے ظالم ہیں کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں خاص نام مبارک لے کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں اس قدر سخت بے ادبی بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا انکار کیا، حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ نے تو بادشاہ اور چہار کا مقابلہ کر کے اللہ تعالیٰ کی عظمت و شان کے مقابلہ میں مخلوق کو ایک تشبیہ ہی دی تھی، جس پر انہوں نے آسمان سر پر اٹھالیا کہ گستاخی کر دی، گستاخی کر دی، کافر ہے، کافر ہے، اور اب خود وہ کچھ لکھ گئے کہ حقیقت میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ عالی دنیا کے عام انسانوں کے برابر کر دیا، جس طرح مرنے کے بعد اور انسانوں کے کمالات ختم ہو جاتے ہیں، اسی طرح انہوں نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات عالیہ کو لکھ دیا۔ نعوذ باللہ من هذه الخرافات.

حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار

مگر یہ لوگ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ عقیدہ رکھتے

ہیں تو پھر یہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قائل کیوں ہیں۔ جب کہتے ہیں کہ کمالات کو زوال آگیا تو یہ کیوں کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں؟

عبداللہ :-

بھائی! وہ کہاں کہتے ہیں۔ یہ تو بفضلہ تعالیٰ ہمارا عقیدہ ہے۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں اور قبر مطہر میں جلوہ افروز رہ کر اپنے آفتاب کمالات کے نور سے عالم کو منور فرما رہے ہیں، یہ تو حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے قائل نہیں۔

پیر ال دتہ :-

نہیں صاحب یہ کیسے وہ سکتا ہے وہ تو ہمیشہ اپنے وعظوں میں کہا کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں۔

عبداللہ :-

بھائی! پھر وہی کلام ان کے کہنے پر نہ جاؤ "وَمَا تَخْفَىٰ صُدُورُهُمْ أَكْبَرُ" اصل عقیدے ان کے سینوں میں چھپے ہوئے ہیں جس کا اظہار وہ اپنی شخریات میں وقفاً قفا کرتے رہتے ہیں، دیکھئے میں ابھی اس کا ثبوت پیش کئے دیتا ہوں، کہ آپ کے یہ بریلوی مولوی حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں مانتے۔

چوتھی گستاخی

یہی "نور اشی غم" صفحہ ۱۱۱ نکالے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات مبارک کا بیان پڑھئے، یہاں پڑھئے۔

پیر ال دتہ :- لکھا ہے۔

جس سردہ سی نے بچن وجود میں بلدی حاصل کی ہے اسے ارہ فنا نے بچ

دین سے کاٹا، اور جس نہال تازہ نے گلشن حیات میں نشوونما پائی تیر مہمات نے فنا کیا۔ عبداللہ :-

یعنی دنیا کا دستور ہے کہ جو یہاں پیدا ہوتا ہے فنا کے آرنے سے اسے جز بنیاد سے کاٹ دیا جاتا ہے، اور جو رخت چمن زندگی میں پیدا ہوتا ہے موت کا تیر اسے فنا کر دیتا ہے۔

پیر ال دتہ :-

تو حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات مبارک کے ذیل میں یہ لکھتا تو صاف یہی عقیدہ ظاہر کر رہا ہے کہ معاذ اللہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارہ فنا اور تیر مہمات نے۔۔۔۔۔ کر دیا۔

استغفر اللہ، نعوذ باللہ تو ان کا یہ نہایت کفر یہ عقیدہ ظاہر ہوا اور پھر یہ منہ او مسور کی دال، استغفر اللہ بے ادبیاں کریں خود اور الزام لگائیں دوسروں پر، یہ اور بھی زیادہ منافقت اور بے ایمانی ہے۔

مسلمان مر کر مٹی میں مل جاتا ہے

یہ تو ہمیشہ یوں کہتے ہیں کہ دیوبندیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (معاذ اللہ) مر کر مٹی میں مل گئے، مگر یہاں تو حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان عالی میں خود کیسے کیسے سخت ترین الفاظ استعمال کئے ہیں۔

ارہ فنا نے بچ دین سے کاٹا، تیر مہمات نے فنا کیا، آفتاب نبوت کو زوال آگیا استغفر اللہ یہ تو ایسے سخت اور انتہائی گستاخی کے الفاظ ہیں کہ معمولی سے معمولی انسان کے لئے بھی استعمال نہیں کر سکتے۔

لیکن مجھے بھی ایک بات یاد آئی، وہ یہ کہ آپ کے مولوی اسماعیلؒ نے بھی تو

اپنی کسی تحریر میں لکھا ہے کہ ”حضور مر کر مٹی میں مل گئے“ یہ بھی فتویٰ ہے ادنیٰ اور گستاخی ہے۔ میں نے اپنے مولوی صاحبان سے سنا ہے کہ مولوی اسٹیل اس لئے بھی کافر کہلاتے ہیں۔

عبداللہ :- ہاں بھائی کیا تاؤں، برعکس منہ نام زنگی کا فوبہ

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام

وہ قفل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

وہ خواہ کچھ کہتے رہیں بڑے بڑے اور سخت سے سخت بے ادبی کے الفاظ استعمال کرتے رہیں، لیکن وہ پھر بھی حای سنت، ماحی بدعت، عاشق رسول اور اگر ہم خالص قرآن وحدیث بھی بیان کریں تو تب بھی ”دہائی“ اس ”اس مر کر مٹی ہو جانے کی“ پوری حقیقت تو انشاء اللہ دوسری ملاقات میں عرض کروں گا اس وقت صرف اتنا عرض کرتا ہوں کہ ”مسلمان مرنے کے بعد کہاں جاتا ہے؟

پیر ال دتہ :- قبر میں

عبداللہ :- قبر کس چیز کی ہوتی ہے؟

پیر ال دتہ :- مٹی کی

عبداللہ :- تو مرنے کے بعد ایک مسلمان مٹی میں جاتا ہے؟

پیر ال دتہ :- جی ہاں

عبداللہ :- اور حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کہاں تشریف لے گئے؟

پیر ال دتہ :- آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی مٹی ہی کی قبر میں جلوہ افروز ہیں۔

عبداللہ :- جی ہاں ہر ایک انسان مٹی میں جانے والا ہے۔ قرآن عزیز کا ارشاد

ہے۔ مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارًا أُخْرٰی

ترجمہ :- اے انسانو! ہم نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا اور مٹی میں ہم تمہیں

ملا دیں گے اور اسی سے تمہیں دوبارہ نکالیں گے۔

میں حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ نے یہی فرمایا ہے اور وہ بھی حدیث شریف کا مطلب سمجھایا ہے۔

ایک صحابی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے فلاں شہر میں دیکھا کہ لوگ اپنے راجہ کو سجدہ کر رہے ہیں تو ہمارے نزدیک آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ لائق ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کریں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بھلا خیال تو کر کہ اگر تو میری قبر پر گزرے تو کیا تو اس قبر کو سجدہ کرے گا، صحابی نے عرض کیا کہ نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو (اب بھی مجھے سجدہ) مت کرو۔

ف :- یعنی میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں تو کب سجدہ کے لائق ہوں سجدہ تو اسی پاک ذات کو ہے کہ نہ مرے بھی، اسی

پیر ال دتہ :-

اللہ اکبر اصل عبارت یہ ہے ہمیں تو فقط بات سنائی جاتی ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم مر کر مٹی میں مل گئے، مگر حقیقت یہ ہے کہ یہ تو حدیث کا مطلب بیان کیا ہے، خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں قبر میں جاؤں گا اور قبر مٹی کی ہوتی ہے، یعنی مٹی میں جانے والا ہوں، حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا مطلب بیان کر دیا۔ غضب ہے کہ مطلب ہو حدیث کا اور فتویٰ لگا لیں حضرت شہید پر۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ سب فتویٰ اپنے ہی دین و مذہب کے رو سے دیتے ہیں۔ ان کے مذہب میں قبروں کو، قبروں کو سجدے کرنے ثواب اور شریعت میں حرام ہیں۔ حضرت شہید نے شریعت کا مسئلہ بیان کیا تو یہ تو کہہ نہ سکے کہ سجدہ کو کیوں منع کیا یہ ایک لفظ لے کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ

و سلم کی گستاخی کا زبردست پہلو نکال کر فتویٰ لگانے لگے، تاکہ کوئی طالب حق انسان ان کی کتابوں کا مطالعہ کر کے مسلمان نہ بن جائے، مگر حقیقت میں یہ فتویٰ حضرت پر تو نہیں ہو سکتا کیونکہ انہوں نے تو مطلب حدیث شریف کا بیان کیا ہے۔

عبداللہ :-

جی ہاں کیا کہا جائے ان کا دین و مذہب ان کو یہی سکھاتا ہے، خیر یہ تو ایک ضمنی چیز تھی درمیان میں آگئی اس کے متعلق مفصل گفتگو تو انشاء اللہ تعالیٰ پھر کبھی کروں گا۔

پانچویں گستاخی

اب ذرا ان کے اور بورگوں کی زبان سے بے ادبیاں اور گستاخیاں سنئے ان کے اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ جو مذہب بریلویہ کے بانی ہیں، اپنی کتاب ”حدائق غرض“ حصہ دوم کے صفحہ ۷ پر حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی تعریف میں لکھتے ہیں۔

ولی کیا مرسلی آئیں خود حضور آئیں

وہ تیری وعظ کی محفل ہے یا غوث

پیر ال دہ :- مطلب کیا ہوا؟

عبداللہ :-

مطلب یہ ہے کہ یا غوث الاعظم آپ کا وعظ ایسا جامع اور ضروری مفید و اعلیٰ درجہ کا ہے کہ ولی تو دلی سارے رسول بھی سننے آتے ہیں اور خود حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم بھی سننے کے لئے آتے ہیں۔

پیر ال دہ :-

لاحول ولا قوۃ الا باللہ یہاں تو تمام انبیاء علیہم السلام کا درجہ غوث اعظم

سے کم کر دیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم تو خود تمام دنیائے انسانیت کے، حتیٰ کی انبیاء علیہم السلام کے معلم، واعظ اور استاد ہیں اور یہ غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو معاذ اللہ تمام نبیوں اور خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا استاد کہتا ہے، استغفر اللہ ساری دنیا تو ہدایت حاصل کرنے کے لئے جاتی ہے دربار محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں اور استغفر اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم غوث الاعظم کا وعظ سننے آتے ہیں۔ اس شعر میں سخت بے ادبی کی ہے۔ اس سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل جانتے ہیں۔

دارالعلوم دیوبند سے اردو زبان

یہ ظالم ڈھنڈورا پیٹتے ہیں کہ دیوبندیوں کا عقیدہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اردو زبان دارالعلوم دیوبند سے پڑھی ہے۔ خیر اگر دیوبندیوں کا یہ عقیدہ ہے بھی تو تم تو اپنے گریہاں میں منہ ڈال کر دیکھو خود تم کس کس کو حضرت اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا شاگرد بنا رہے ہو، ارے اللہ کے بند و دیوبندیوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اگر بالفرض محال علماء دیوبند کا شاگرد بنایا تھا تو تم نے تو تمام اولیاء، حتیٰ کہ تمام انبیاء علیہم السلام کو غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا شاگرد بنا گئے۔

عبداللہ :-

لعنة الله على الكاذبين خدا تعالیٰ ہزار ہزار لعنت کرے اس زبان پر جس نے یہ کہا ہو اور کرڈڑوں غضب نازل کرے اس قلم پر جس نے یہ لکھا ہو۔ اور عذاب جہنم کا ہرگز نہائے اس دل کو جس کا عقیدہ ہو کہ معاذ اللہ معاذ اللہ

حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کسی کے شاگرد

اس استاذ عالم، امام الانبیاء، سید المرسلین، سلطان، السلاطین محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے دیوبندی سے اردو زبان سیکھی، لعنہ اللہ علی الکاذبین، وہ خدا کا مردود، ملعون، شیطان، منحوس ہے جس خبیث ملعون کا یہ خبیث عقیدہ ہو اور سر اسر بہتان ہے بہت بڑا الزام ہے اور جس طرح ہمارے اوپر اور الزامات لگائے اسی طرح یہ بھی اہتمام افتراء ہے اس کا حساب انشاء اللہ تعالیٰ روز جزا ہو گا اور اس مردود افتراء کا معر انشاء اللہ مفتری کذاب کو اللہ تعالیٰ چکھائے گا۔

پیر ال دتہ :- تو کیا دیوبندیوں میں سے کسی نے یہ بات سنی لکھی،
عبد اللہ :-

لا حول ولا قوۃ لعلو ذل اللہ یہ کون مردود و انجس الناس کہہ سکتا ہے، اور جو یہ خیال دل میں بھی لائے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کے کسی بڑی سے بڑی ہستی سے بھی تعلیم حاصل کی وہ کافر مردود ہے، ہمارے آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تو استاذ کل معلم عالم بن کر تشریف لائے تھے امتی تو امتی ہمارا ایمان تو یہ ہے کہ انبیاء عظیم السلام بھی آپ کے شاگرد تھے، کیونکہ آپ نبی الانبیاء تھے جس کو یقین نہ آئے وہ ہمارے حضرات کی تصانیف پڑھے شذیر الناس اور آب حیات حضرت مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کی، اور اوجز السیر حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کی، اور اشرف العالمین حضرت مولانا محمد مطیع الحق صاحب کی تالیف دیکھئے اور پھر اندازہ لگائے کہ ہمارے اکابر حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے متعلق کیا عقیدہ رکھتے ہیں۔ ہم تو جبرائیل علیہ السلام جنہوں نے بظاہر حضور سے اقراء کہا تھا ان کو بھی حضور کا معلم نہیں کہہ سکتے ہم تو کہتے ہیں کہ یہ سب کچھ بڑے نام تھا، ورنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس ہرگز

اعتیان نہ تھی۔

تعلیم جبرائیل تو تھی میں بڑے نام
حضرت وہیں سے آئے تھے لکھے پڑھے ہوئے

پیر ال دتہ :-

تو یہ دیوبندی ویسے ہی کہتے ہیں۔ اس بات کی کوئی اصل نہیں ہے؟

عبد اللہ :-

بھائی ان کی تو عادت یہ ہے کہ اللہ والوں کو بدنام کرنے کے لئے عبارتوں میں کتر بیونت کر کے لفظوں کو گھٹا بڑھا کر الٹ پھیر کر کے کفریہ ملعونہ عبارت بنائی اور اس کو منسوب کر دیا حضرات اہل حق کی طرف، اور فتویٰ لگا دیا کفر کا اور آپ جیسے حضرات نے اس کی تشہیر شروع کر دی، بات صرف اتنی ہے کہ کسی نیک نیت کو خواب میں زیارت ہوئی جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تو انہوں نے دیکھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اردو میں کلام فرما رہے ہیں۔ تعجب سے پوچھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی زبان تو عربی ہے اردو میں کلام کیسے فرما رہے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب سے ہمارا علماء دیوبند سے معاملہ پڑا ہے اس وقت سے ہمیں یہ اردو زبان آگئی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد مبارک کی تعبیر یہ لی گئی کہ الحمد للہ علماء دیوبند شیخ سنت ہیں کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا تعلق ان سے ہوا ہے۔ ع

اتنی سی بات تھی جسے افسانہ کر دیا

اب بتاؤ کہ اس میں یہ کہاں ہے کہ معاذ اللہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اردو علماء دیوبند سے سیکھی۔

پیر ال دتہ :-

استغفر اللہ اس خواب پر انہوں نے یہ کفریہ عقیدہ گھڑ لیا یہ تو بڑا ظلم ہے اور پر لے درجہ کی بددیانتی ہے۔ اس میں تو یہ ہے کہ ہمیں آگئی اور یہ حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا معجزہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جس ملک اور جس زبان کا آدمی آتا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی زبان میں اس سے گفتگو فرماتے تھے تو اگر علماء دیوبند سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اردو میں گفتگو فرماتے ہیں تو یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ اور کمال ہو اور اس پر یہ کفریہ ملعونہ عقیدہ گھڑ لینا تو در حقیقت ان بریلویوں کا خود یہ عقیدہ ہوا کہ حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام دنیا والوں سے علم حاصل کیا کرتے تھے، جس کا اظہار انہوں نے اس شعر میں کیا ہے جو آپ نے ابھی سنایا کہ

دلی کیا مرسل آئیں خود حضور ہمیں

وہ تیری وعظ کی محفل ہے یا غوث!

عقیدہ تو خود بریلویوں کا ہے سر تھوپ دیا غریب علماء دیوبند کے بھلا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی کا وعظ سننے کی ضرورت کیا تھی اور وعظ بھی کس کا غوث کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے توفلاہوں کے وعظوں میں سے ہزاروں غوث سننے اور بریلویوں کے غوث کا وعظ سننے کے لئے سارے رسول اور خود حضور سید المرسل صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں، لاجہول ولا قوۃ الا باللہ۔

قاعدہ یہ ہے کہ ہمیشہ کم علم زیادہ علم والوں کا وعظ سنا کرتے ہیں، محتاج ہدایت طالب علم علماء کے مواعظ میں جایا کرتے ہیں۔ یہ بریلوی یوں تو زبان سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم ناکان و مانگن کہتے ہیں، اور آپ کے علم و فضل کو معاذ اللہ غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ سے بھی کم جانتے ہیں، اور الزام لگاتے ہیں علماء

دیوبند پر، بڑا ظلم کرتے ہیں، کفر کریں خود اور ملزم بتائیں دوسروں کو۔
عبداللہ :-

جی ہاں یہی ہے وہ ”دین و مذہب“ جو ان کے ”مجدد دین و ملت“ کی کتابوں سے ثابت ہے، اور جس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے۔ یہ امتی تو یہاں بیٹھ کر اپنے دین و مذہب کا جہاد اکبر کر رہے ہیں کہ اللہ والوں پر کفر کا فتویٰ دے رہے ہیں اور ان کے اعلیٰ حضرت نے مکہ معظمہ میں جا کر یہی ثواب کمایا تھا کہ خود کفریہ ملعونہ عبار تیں بنا کر ہمارے حضرات سے منسوب کر دیں اور علماء حرمین شریفین سے ان پر فتویٰ طلب کیا انہوں نے سوال کے مطابق فتویٰ دے دیا یہاں آکر ڈھنڈورا پیٹ دیا کہ لو اب تو علماء دیوبند کو مکہ والوں نے بھی کافر کہہ دیا، یوں تو ہم بھی کہتے ہیں کہ حسام الحرمین میں جو کفریہ ملعونہ عبار تیں ہیں ان کا مولف اور قائل اور مصنف کافر و جال ہے۔

پیر ال دتہ :-

اچھا تو یہ ان کے بدوں سے ہوتی چلی آئی ہے اور پھر یہ بھی صحیح ہے کہ چھوٹے میاں چھوٹے میاں تو بڑے میاں سبحان اللہ۔
آخر وہ تو مجدد تھے ان سب کے بزرگ تھے دیے ہی بڑا جہاد کیا مکہ معظمہ میں جا کر جھوٹ بولا، واقعی، کارے کردہ شاباش،
خیر اس شعر سے یہ تو معلوم ہو گیا کہ یہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو افضل الخلق نہیں مانتے، بلکہ غوث کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بہتر و افضل جانتے ہیں۔

چھٹی گستاخی

عبداللہ :-

ہاں اس میں کیا شک ہے۔ دیکھو اسی حدائق بخشش کے صفحہ ۷ کی اس نظم کا یہ شعر پڑھو۔

پیر ال دت :- کہتے ہیں۔

ملک کے کچھ بھر کے کچھ جن کے ہیں پیر

تو شیخ عالی و سافل ہے یا غوث

اس کا مطلب سمجھا دیجئے۔

عبداللہ :- لیجئے سمجھئے، فرماتے ہیں کہ

کچھ پیر اور رہنما تو صرف فرشتوں کے ہوتے ہیں اور بعض پیر فقط انسانوں کے ہوتے ہیں اور بعض محض جنات کے، لیکن اے غوث تو تمام بلندی و پستی یعنی زمین و آسمان کے رہنے والوں کا تمام فرشتوں کا انسانوں کا جنات کا پیر ہے۔

اب دیکھئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی جو ”رحمۃ اللعالمین“ ہے جو ہر ایک بلندی و پستی کے رہنے والے اور تمام انسانوں، جنوں، فرشتوں کے لئے رحمت ہے یہ فرماتے ہیں کہ اے غوث آپ سب کے لئے رحمت ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم جو آقائے کل ہادی سبیل پیشوائے دو عالم ہیں، ہمارا عقیدہ ہے کہ مخلوق کا کوئی ذرہ نہیں جو آپ کے فیض نبوت سے مستفیض نہ ہو اور جس کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیر نہ ہوں، لیکن مجدد صاحب فرماتے ہیں کہ زمین و آسمان کے رہنے والوں کے پیر حضور صلی اللہ علیہ وسلم (معاذ اللہ) نہیں ہیں بلکہ یا غوث تم ہو۔

بتاؤ کہ اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا درجہ بڑھایا نہیں؟

پیر ال دت :-

یقیناً بڑھایا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک امتی کا درجہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھا کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی سخت گستاخی کی اور عالی و سافل میں تمام انبیاء علیہم السلام اور خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی تو آگئے، تو گویا مطلب یہ ہوا کہ اے غوث (معاذ اللہ) آپ نبیوں کے اور (معاذ اللہ) خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی پیر ہیں۔ استغفر اللہ، نعوذ باللہ اور اگر یہ یوں کہیں کہ عالی و سافل سے مراد تابعین اولیائے کرام خود غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے پیر و مرشد استاد اور ان کے امام حضرت امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ کا پیر بنا دیا اور اگر اس کو بھی کہیں کہ نہیں ان حضرات کے علاوہ جو عالی و سافل ہیں ان کے پیر ہیں تو ان سے یہ پوچھا جائے کہ آپ عالی و سافل میں سے ان حضرات کو کیوں مستثنیٰ کرتے ہیں اگر یہاں اپنے معاملہ میں انبیاء علیہم السلام وغیرہم کو مستثنیٰ کرتے ہوں تو وہاں حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ کے کلام میں کیوں مستثنیٰ نہیں کرتے وہاں بھی مانو کہ انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام اور جملہ مقبولین مومنین حضرات کے علاوہ ساری مخلوق اللہ کے سامنے اس سے بھی زیادہ ذلیل ہیں جتنا کہ بادشاہ کے سامنے چارہ تو پھر حضرت شہید پر سے اپنا فتویٰ واپس لو اور اپنے غلط فتویٰ پر توبہ نامہ شائع کرو اور اگر عالی و سافل میں سے حضرات انبیاء علیہم السلام اور دیگر بزرگان دین کو مستثنیٰ نہیں کرتے اور واقعی حضرت غوث کو سب کا پیر مانتے ہو تو پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی و بے ادبی کی پاداش میں وہی فتویٰ جو دوسرے گستاخوں و بے ادبوں پر لگاتے رہتے ہو خود بھی قبول کرو، افسوس

صدافسوس، کس قدر گستاخی میں پہلے شعر میں استاد بنایا تھا یہاں پیر بنادیا۔
عبداللہ :-

آپ تو ماشاء اللہ پورے مناظر ہو گئے واقعی بات تو بڑی معقول اور مدلل ہے، خدا کرے یہ ان تک بھی پہنچ جائے اور ان کو کچھ سمجھ میں آجائے مگر مشکل ہے۔

اسی سلسلہ میں ضمانت بھی بیان کر دوں کہ دیوبندی کے فرو جرم میں ایک جرم یہ بھی ہے کہ حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے کہیں فتویٰ دیدیا کہ صفت رحمۃ اللعین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مخصوص نہیں، اس پر بریلوی جھلا اٹھے کہ دیوبندیوں نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی کی اور اس وجہ سے کافر ہو گئے، مگر یہاں دیکھو خود غوث کورحمۃ اللعین صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بھی رحمت بنا رہے ہیں، کیا ان کے اس شعر کے مطابق حضرت غوث رحمۃ اللعین نہیں بن گئے۔

پیر ال دتہ :-

واقعی انہوں نے تو سب سے برا تمام ولیوں، نبیوں، خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے برا رحمۃ اللعین بنادیا، پھر دیوبندیوں پر اعتراض کیوں؟
عبداللہ :-

بھائی! یہی ان کا دین و مذہب ہے۔

خیر اب یہ دیکھئے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جیسا نہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ازل سے اب تک کسی کو پیدا کیا اور نہ اب تک پیدا کرے گا، جو قربت اور محبوبیت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے دربار عالی میں بخشی ہے وہ بے نظیر و بے عدیل ہے، اس میں حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کوئی

شریک نہیں ہے۔

پیر ال دتہ :- بیٹک ہر ایک مسلمان کا یہی عقیدہ ہے۔

ساتویں اور آٹھویں گستاخی

عبداللہ :- لیکن آپ کے بریلویوں کا یہ عقیدہ نہیں، ملاحظہ ہو خدا بق عشق حصہ دوم کا صفحہ ۶۰، ارشاد ہوتا ہے۔

نامہ ارسلف عدیل عبدالقادر نامہ نجف بدیل عبدالقادر
مثلث گرازاہل قرب جوئی گوئی عبد القادر ثیل عبدالقادر

آدم علیہ السلام سے آج تک عبدالقادر کے برابر دوسرا پیدا نہیں ہوا اور آئندہ قیامت تک عبدالقادر کا ثانی پیدا نہ ہو گا۔ اگر اللہ کا مقرب لوگوں میں تو حضرت عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ جیسا مقرب تلاش کرنے لگے تو تجھے ان جیسا مقرب کوئی دوسرا نظر نہ آئے گا اور مجبور ہو کر تجھے کہنا پڑے گا، کہ اللہ کے مقربوں میں حضرت عبدالقادر لاثانی وبے نظیر مقرب ہیں۔
پیر ال دتہ :-

یہاں اور بہت سی گستاخیاں ارسے ادبیاں کہیں اور واقعی حضرت عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کو تمام انبیاء علیہم السلام اور خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے برا بھادیا، اور کہہ دیا کہ آج تک حضرت عبدالقادر جیسا کوئی پیدا ہی نہیں ہوا۔

اور یہ جو کہنا کہ آئندہ بھی کوئی ان کے برابر نہ آئے گا تو کیا یہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جو آسمان سے نازل ہوئے والے ہیں اور حضرت امام مہدی علیہ السلام کو جو ظاہر ہونے والے ہیں حضرت عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ سے کم مرتبہ جانتے ہیں، ہاں جب سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ کم سمجھتے ہیں تو پھر

اوروں کا کیا کتاب۔

دوسرے شعر میں تو اور بھی غضب کر دیا، ہم تو آج تک تمام مسلمانوں سے یہی عقیدہ سننے چلے آئے کہ اللہ کے سب سے مقرب حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اور اس قربت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم لائق ہیں آپ جیسا قرب کسی کو نصیب نہیں، لیکن یہ حضرت عبدالقادر کو سب سے زیادہ مقرب مانتے ہیں، تو لوگ ان کا منہ بند کیوں نہیں کرتے، اور ان سے کیوں نہیں کہتے کہ سب سے بڑے گستاخ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تو تم ہو جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے درجہ کو ہر حیثیت سے کم کر کے دوسروں کو بڑھاتے ہو، لا حول ولا قوۃ الا باللہ، زبان سے تو کیا کیا عقیدے بتائیں کتابوں میں کیا کیا لکھیں، خود گستاخیاں کریں اور کافر دوسروں کو بتائیں، خدا تعالیٰ ایسے چال بازوں سے بچائے، افسوس ہم نے تو اپنی تمام عمر جہالت میں گزاری۔

عبداللہ :-

اب یہ سنئے کہ ان کا عقیدہ یہ ہے کہ تمام اولیائے کرام رحمہم اللہ اور جملہ انبیاء علیہم السلام (معاذ اللہ) حضرت غوث کے دروازے کے بھکاری ہیں دیکھئے یہی حدائق بخشش حصہ دوم ہے اس کے صفحہ ۶ پر فضائل سرکار غوثیت رضی اللہ عنہ لکھتے ہیں۔

نویس گستاخی : ملاحظہ ہو۔

کوئی سالک باواصل ہے یا غوث

وہ کچھ بھی ہو ترا سائل ہے یا غوث

پیر ال دستہ :- سالک اور واصل کیا معنی ہیں؟

عبداللہ :-

سالک کہتے ہیں اصطلاح تصوف میں عبادت گزار مجاہدہ دریا ضمت کرنے والے اولیاء اللہ کو اور واصل کہتے ہیں خدا تعالیٰ کی قربت و محبت تک پہنچے ہوئے حضرات، یعنی (انبیاء علیہم السلام کو) تو ان کے بڑے حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ خواہ کوئی ولی ہو یا پیغمبر نبی اور خدا کی قربت میں پہنچا ہوا ہو خواہ کوئی ہو یا غوث وہ آپ کے دور آئے گا سائل اور بھکاری ہے۔

پیر ال دستہ :-

افسوس صد افسوس، ان کی بے ادبیوں نے تو حد کر دی آج تک اس قدر گستاخیاں تو کسی کم سخت کافر نے بھی نہ کی ہوں گی، اور تعجب اور افسوس اس بات پر ہے کہ ان کے ظاہر و باطن میں کس قدر تفاوت اور کتنا تقاضا اختلاف ہے خدا کی پناہ، مسلمان کا عقیدہ ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی تمام رحمتوں اور ہدایت کی نعمتوں کو تقسیم فرمانے والے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، اور یہ حقیقت کے مدعی عشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دعویدار خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی معاذ اللہ معاذ اللہ غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا بھکاری اور سائل کہتے ہیں اس سے بڑی بے ادبی اور گستاخی تو غالباً آج تک کسی نے نہ کی ہو گی۔

چند کے لئے تو یہ ضروری نہیں کہ بادشاہ کے دروازے پر مانگنے جائے اپنی کمائی کرے اور کھائے، لیکن انہوں نے غوث کے دروازے کا سائل کہہ کر واقعی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سخت توہین کی ہے، خدا ان کو سمجھائے۔

عبداللہ :-

اب اور چیز سنئے، مگر پہلے یہ فرمائیے کہ حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام

نور والے نورانی اور منور ہیں کہ نہیں۔

پیر ال دتہ :-

یقیناً ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم تو نور مجسم ہیں، خدائے قدوس مقرر آن

عزیز میں آپ کو نور فرمایا ہے۔

عبداللہ :-

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کوئی صاحب نور اور اہل نور ہوا ہے یا ہوگا؟

پیر ال دتہ :-

ہرگز نہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑا نور اور صاحب انوار صرف اللہ

تعالیٰ ہے اور کوئی نہ ہو اسے نہ ہے نہ ہوگا۔

دسویں اور گیارہویں گستاخی

عبداللہ :-

بیہک ہر مسلمان کا یہی ایمان ہے لیکن دیکھئے آپ کے مجدد دین و ملت

بریلویہ کیا فرماتے ہیں اسی حدائق بخش حصہ دوم صفحہ ۹ پر ارشاد ہوتا ہے۔

قمر پر جیسے خور کا یوں تیرا قرض سب اہل نور پر فاضل ہے یا غوث

غلط کر دم تو وہاں ہے نہ مقرر قرض تری بخش ترانا لیل ہے یا غوث

پیر ال دتہ :- مطلب سمجھا دیجئے۔

عبداللہ :- مطلب یہ ہوا کہ جس طرح چاند سورج سے روشنی حاصل کرتا ہے

اور چاند کے اوپر سورج کا قرض ہے، اسی طرح تمام نور والے اے غوث آپ سے

فیض حاصل کرتے ہیں، اور جس نے بھی نور اور روشنی حاصل کی اس نے آپ سے

یہی قرض لیا۔

دوسرے شعر میں کہتے ہیں کہ میں نے جو یہ کہا ہے کہ آپ قرض دیتے

ہیں۔ یہ غلط ہے، آپ قرض نہیں دیتے بلکہ تمام اہل نور کو نور بخشتے ہیں کیونکہ آپ

بہت ہی زیادہ مہربان اور صاحب بخش ہیں۔

پیر ال دتہ :-

لا حول ولا قوۃ الا باللہ یہاں بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی سخت

توہین اور بے ادبی کی، تمام انبیاء علیہم السلام، صحابہ کرام، اہل بیت اطہار رضی اللہ

عنہم سے حضرت غوث اعظم کو بڑھا دیا، اور سب کے لئے نور ہدایت بخشے والا بنا

دیا اور اس میں بھی تمام ”اہل نور“ کو حضرت غوث کا بھکاری اور ساکن بنا کر تمام

حضرات کی سخت توہین کی گئی۔

چهار اپنے کمالات میں بادشاہ کا محتاج نہیں، اللہ تعالیٰ کا محتاج ہے خدائے

قدوس نے اس کو طاقت، قوت، ہمت، عقل و ہوش عطا فرمایا اور یہاں یہ کہتے ہیں

کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور جملہ انبیاء علیہم السلام جو حقیقتاً اہل نور اور

سب کو نور بخشنے والے ہیں غوث اعظم کے محتاج ہیں، اس سے تو یہ ثابت ہوا کہ

چهار درجہ بادشاہ سے اس قدر کم نہیں جس قدر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے

درجہ بلند کو یہ بریلوی غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے کم جانتے ہیں اور کس قدر ظلم

ہے کہ بے ادبی خود کریں اور نام لے کر کریں اور کافر کہیں دوسروں کو۔

عبداللہ :-

جس اب ایک اور بات سن لیجئے اور اس کے بعد آپ کو اور چند چیزیں سناؤں گا

یہ بتائیے کہ خدا تعالیٰ کی معرفت و شناسائی میں سب سے بلند مرتبہ کس کا ہے۔

پیر ال دتہ :- حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا۔

عبداللہ :- دنیا کے معرفت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کوئی ہے؟

پیر ال دتہ :- ہرگز نہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کہ تمام عالم عرفان کے بادشاہ اور دنیائے معرفت کے سب سے بڑے تاجدار ہیں۔

عبداللہ :- بیشک ہمارا یہی ایمان ہے، لیکن مجدد صاحب بریلویؒ کے نزدیک یہ عقیدہ بھی غلط ہے اور ان کے نزدیک یہ مرتبہ بھی ”غوث“ کو حاصل ہے، چنانچہ حدائق عشق، حصہ دوم کے صفحہ ۷۶ پر رقم طراز ہیں

بارہویں گستاخی

ہم تو کی قطب جنوب و ہم تو کی قطب شمال

نے غلط کر دم محیط عالم عرفان تو کی

یعنی آپ ہی قطب جنوب ہیں اور آپ ہی قطب شمال ہیں، یعنی شمال سے جنوب تک (مراۓ ساری دنیا) آپ نے گھیرا ہوا ہے لیکن نہیں میں نے غلط کہا۔ آپ صرف دنیائے عالم کو گھیرنے والے نہیں، بلکہ آپ معرفت اور خدا شناسی کی تمام دنیا کو گھیرنے والے ہیں، یعنی جس قدر خدا شناسی اور معرفت کی صفات ہیں وہ تمام آپ کے اندر موجود ہیں، اور کوئی ایک ذرہ معرفت نہیں جو آپ کے وجود مبارک سے باہر ہو، کیونکہ اللہ کے سوا جو کچھ بھی ہے وہ عالم ہے اس لئے معرفت کی کل کائنات آپ کے اندر موجود ہے۔

پیر ال دتہ :-

یہ تو محیط عالم عرفان فرمادیا، اس کے معنی تو یہ ہوئے کہ معرفت اور معرفت رکھنے والے تمام کے تمام آپ کے اندر آپ کے زیر مایہ اور آپ کے نیچے ہیں۔

عبداللہ :- بیشک یہی معنی ہوئے۔

پیر ال دتہ :-

افسوس صد افسوس۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ایسے لغو و ہودہ عقیدوں سے بچائے اور مسلمانوں کو ایسے گستاخوں سے بچائے، ایمان تو یہ ہے کہ سب سے بڑی معرفت والے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور اس لئے ہم محیط عالم عرفان صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہیں، اب جو معرفت اور اہل معرفت ہیں وہ سب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ماتحت ہیں یہ کم نعت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی (معاذ اللہ) غوث کے ماتحت بتاتے ہیں، افسوس صد ہزار افسوس۔

عبداللہ :-

اب میں آپ کو یہ بتاتا ہوں کہ مجدد صاحب بریلویؒ تو حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر بلکہ بڑا جانتے ہیں، اور ان کی امت بریلویہ مجدد صاحب کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر جانتی ہے۔

تیرہویں گستاخی

اچھا بتائیے تو سنی مسلمان ”ساقی کوثر“ کے کہتے ہیں۔

پیر ال دتہ :- حضور سید الکائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو،

عبداللہ :- واقعی مسلمانوں کے ساقی کوثر تو حضور ﷺ ہی ہیں اب بریلویوں

کے ساقی کوثر کو دیکھئے مدارج حضرت صفحہ ۴۸

جب زبانیں سوکھ جائیں پیاس سے

جام کوثر کا پلا اندر ضا

یہاں اپنے پیر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر کر دیا اور یہ سخت بے ادبی ہے۔

پندرہویں گستاخی

عبداللہ :- بیشک لیکن ریگھوریلو پوں کا شافع محشر ملاحظہ ہو۔

(۳) حشر کے دن جب کہیں مہمانیہ بندہ

(۴) روز قیامت لوگوں میں جب شور مٹے خیر ہو

پیر ال وینجہ

تو اس کے یہ معنی ہوئے کہ ان کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی واسطہ نہیں ہے، قبر میں مکرین کے جواب میں بھی بجائے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احمد رضا خان کا نام لیں گے اور انہیں سے حوض کوثر کا پانی پئیں گے، تو یہ خود اقرار کر رہے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی مطلب واسطہ نہیں رکھتے۔ جو کچھ بھی ہیں احمد رضا خاں ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر خود کو مسلمان کیوں کہتے ہیں، پیر سب کچھ غوث کو سمجھتے ہیں اور مرید سب کچھ پیر کو، جیسے راجہ ولسی پر جنہ پیر نے خدا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ماننا مریدوں نے انا للہ وانا الیہ راجعون،

عبداللہ :۔ بتاؤ قیامت کے روز مسلمانوں کو دلائل رحمت میں کون اچھپایگا۔

پیر ال و تہ :- وہی شفیع الذین رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم۔

اور پھر چنگار تو بادشاہ کو اپنے دیوتاؤں اور تاروں کے برابر نہیں سمجھتا اور یہ اپنے پیر کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر جانتے ہیں تو گویا چنگار اپنے آپ سے بادشاہ کا درجہ اتنا بلند نہیں جانتا جتنا کہ یہ مرید اپنے آپ سے اپنے پیر کا درجہ بلند سمجھتے ہیں، اس طرح سے یہ لوگ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سخت ترین توہین کرتے ہیں اور انہیں شرم نہیں آتی کہ یہ کہتے دوسروں کو ہیں، اگر بالفرض محال حضرت شہید کا وہ مطلب بھی ہو جو یہ بیان کرتے ہیں تو پھر بھی ان

عمل کرنا تو غیر ضروری ہے، مگر ہر لوہا زین و زبدہ سب جو تھیر کی کتابوں سے ثابت ہے اس پر مضبوطی سے قائم رہنا ضروری فرض سے اہم فرض ہے۔

اس سے ظاہر ہے کہ ان کا دین و مذہب شریعت اسلامیہ کے علاوہ کچھ اور ہے، اگر ایک ہی ہو تا تو پھر ان کو علیحدہ تائید کرنے کی کیا ضرورت تھی، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم و حکمران قوام اسلام میں اور شریعت اسلامیہ میں ہے، جنس انہوں نے شریعت اسلامیہ کو چھوڑ کر انکا دین و مذہب علیحدہ مانا تو پھر یہ تعلیم بھی اسی کی کریں گے۔ جس کا دین قبول کیا، جس طرح مردانہ سب کچھ جانتے ہیں اسی طرح یہ اچھا بھائی مذہب کو سب کچھ جانتے ہیں۔

مگر انہوں نے کہ انہوں نے ہم لوگوں کو کس قدر دھوکا دلایا اور کتنا فریب میں رکھا کہ اسلام کے علاوہ مذہب تو بڑا بڑا دھوکا دے رہے ہیں ان حضرات کو جن کا ہر فعل اسلام کے مطابق ہے۔ حضرت شہیدؒ نے ایک فقرہ کہا جو کہیں اسلام کے مطابق ہے، ان پر کٹر کی بو چھاؤں ڈال دی اور خود دام لے کر توہین کرتے ہیں اور پھر مسلمان کے مسلمان۔

عبداللہ :-

ہاں بھائیوں میں تو ان کا دین و مذہب ہے، انہوں نے تو آپ کو خیر دھوکا دیا انہیں لیکن دھوکا آپ نے خود کھایا۔
بھائیوں! دیتے نہ ہم نے خود کیے کھایا؟

عبداللہ :-

ایسے کہ ان کتاب کیب نے غور نہیں کیا، سوچا نہیں، سمجھے ہی کہ شخص نہیں کی، آخر دیوبندی بھی خود کو متعلق المسند والجماعت کہتے ہیں قرآن وحدیث کے احکامات سے ہیں، فقہ کی باتیں مانتے ہیں، ہر رنگارنگ دین کے ارشادات مانتے ہیں،

کو تو اعتراض کرنے کا کوئی منہ نہیں، ایسے مگر بیان میں خود مذہب ڈال کر دیکھیں کہ ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا درجہ سمجھتے ہیں، دیکھ دو دوسری بھی اعتراض کر لیں۔

عبداللہ :-

آپ کو تو برا غصہ آیا، خیر میں تو آپ کو حقیقت دکھا رہا ہوں اور یہ بظاہر ہوں کہ آج جن کی حقیقت اور حقیقت کے آپ سیدھے سادے لوگ اس قدر مداح ہیں ان کی حقیقت کیا ہے۔

سو لہو میں گستاخی

لب میں آپ سے دیانت کرتا ہوں کہ مسلمان کیا جانتا ہے کہ ہر عے وقت زبان سے کیا نکلے۔

بھائیوں! دیتے :-

ہر ایک مسلمان کی یہی تمنا اور یہی دعا ہے کہ ہر عے وقت کلمہ طیبہ زبان سے نکلے۔

عبداللہ :- چھٹک بھی کہتے ہو، لیکن دیکھو بدلیوں کا کلمہ، بد آج اعلیٰ حضرت

دعا عجیب کی ہے یا رب رضاؒ سے

کہ وقفہ مرگ ہو لب پر رضا سلام ملیک

بھائیوں! دیتے :-

اے اللہ واپا! یہ راجعون، یہاں تو بالکل ہی معاملہ صاف کر دیا رہا دنیا کی ان کا سب کچھ احمد رضا خان ہی ہے، یہ کلمہ بھی انہیں کا پڑھتے ہیں اور کنیوں نہ ہو آخر ان کے اسی ہیں اور اسی لئے انہوں نے فرمایا ہے۔

شریعت کی پابندی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات عالیہ پر

آپ نے کیوں کبھی دیوبندیوں کی باتیں نہیں سنیں آپ فرض تھا خود علم دین حاصل کرتے، اور اگر خود نہیں کیا تھا تو دیوبندی اور بریلوی دونوں مولویوں کی باتیں سن کر اپنی عقل سے ایمان سے حق و باطل میں تمیز کرتے، لیکن آپ تو یکطرفہ ڈگری دیتے رہے، دیوبندیوں کے وعظ سنتے نہیں، کتابیں دیکھتے نہیں پھر حق کیسے ظاہر ہو، تو آپ نے خود اپنے آپ کو گمراہ کیا اور حق کی تلاشی ہی نہیں کی، اور پھر تم اس کا اللہ تبارک و تعالیٰ کے سامنے کیا جواب دو گے کہ تم حج تک ہزار ہا اللہ والوں کو، ایمانداروں کو بلا سوچے سمجھے بغیر کسی حجت اور دلیل کے کافر کافر کہتے رہے۔

پیر ال دشت :-

جی ہاں واقعی ہماری سخت غلطی ہے، لیکن کیا کریں ہمیں پٹی ہی یہ پڑھانی جاتی ہے کہ اور جہاں چاہے چلے جاؤ جتنی چاہو کتاب پڑھ لو، لیکن نہ دیوبندی کی مجلس میں جانا اور نہ ان کی کتاب پڑھنا۔

عبداللہ :-

یاں بے شک وہ تو یہی پٹی پڑھاتے ہیں، ایسا نہ کریں تو سارا پول کھل جائے، مگر آپ ان کی پٹی میں آتے کیوں ہو۔ خیر،

ستر ہو میں گستاخی

اب اور سنئے یہ بتائیے کہ مسلمان کے نزدیک مدینہ شریف کے برابر کوئی شہر ہے ؟

پیر ال دشت :- ہرگز نہیں، مسلمان کو تمام دنیا سے زیادہ محبوب مغرز شہر مدینہ پاک ہے۔

عبداللہ :- دیکھو بریلویوں کا مدینہ

مدینہ بھی مطہر ہے مقدس ہے علی پور بھی

اُدھر جائیں تو اچھا ہے اُدھر جائیں تو اچھا ہے
(انوار الصوفیہ بابت ماہ ستمبر ۳۰ صفحہ ۹)

یہ علی پور والے پیر جماعت علی شاہ صاحب بریلوی حضرات کے امیر ملت ہیں، دیکھئے علی پور کو کس طرح مدینہ کے برابر کر دیا، کیا یہ مدینہ والے کی گستاخی نہیں ہے۔ اس شعر میں مدینہ شریف کے برابر علی پور کو کنا ہے اب دیکھئے علی پور والے کو مدینہ شریف والے (صلی اللہ علیہ وسلم) کے برابر کرتے ہیں۔

اٹھار ہو میں گستاخی

دیکھئے انوار الصوفیہ :-

سرکار علی پور بھی ہیں شاہ مدینہ

پروانہ ساں وہ عشق محمد میں فنا ہیں

اس میں صاف طور پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر سرکار علی پور کو کر دیا گیا ہے، کیا یہ گستاخی نہیں ہے کہ وہ نبی جس کا تافی اللہ تبارک و تعالیٰ نے پیدا ہی نہیں کیا، اور جن کی برابر نہ کوئی پیغمبر کر سکتا ہے، نہ کوئی ملک مقرب، انکو سرکار علی پور کے برابر کر دیا جائے۔

انیسویں گستاخی

اب میں آخری شعر کو بتاؤں کہ اس اہمیت کا ہر فرد اپنے اپنے پیر کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر جانتے ہیں۔

آپ جانتے ہیں کہ بریلوی جماعت کے ایک مشہور واعظ اور پیر ہیں ان کا اسم گرامی عبدالنہی الحجاز مولوی صوفی محمد یار صاحب بھاو پوری ہے، آپ اپنے پیر مخدوم صدر الدین صاحب ملتانی کے شان میں لکھتے ہیں۔

برائے چشم بہا المدیہ بر سر ملتان!
شکل صدر دین خود رحمۃ اللعالمین آمد!

فرماتے ہیں۔

کہ دیکھنے والی آنکھ کے لئے مدینہ مکرّمہ سے ملتان میں صدر دین کی صورت میں خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آگئے۔

پیر ال دتہ :-

یعنی جو صدر دین ہیں یہ حقیقت میں حضور رحمۃ اللعالمین ہیں یہ مطلب ہوا۔

عبداللہ :- جی ہاں۔

پیر ال دتہ :-

لا حول ولا قوۃ الا باللہ، ولعنہ اللہ علی الکاذبین، انہوں نے حضور رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا جانے کیا سمجھ رکھا ہے، کہ ہر ایک کو آپ کا ثانی کیا سمجھ آپ کا عین بنادیتے ہیں، اتنی گستاخیاں صراحۃً اور کھلم کھلا کرتے ہیں، یہ ان لوگوں پر کفر کے فتویٰ نہیں جڑتے حقیقۃً گستاخیاں تو انہوں نے کی، فتویٰ کے مستحق یہ لوگ ہیں، جن کے کلام میں کسی تاویل کی بھی مطلقاً گنجائش نہیں، لیکن ان کو یہ امام اہل سنت والجماعت حامی سنت ماحی بدعت، قبلہ عالم و کعبہ اعظم مہدمانۃ حاضرہ اور خدا جانے کیا کیا کہتے ہیں اور جن لوگوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پر عمل کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات مقدسہ کو عام کیا اور جو کچھ کہا عین شریعت اور اسلام سے مطابق کہا، ان حضرات پر کفر کے فتوے دیتے ہیں، اور اس فتوے دینے کو اپنا دین و مذہب سمجھتے ہیں، تو معلوم ہوا کہ ان کا دین و مذہب حقیقۃً حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بے ادبیاں کرنا، گستاخیاں کرنا، شان گھٹانا اور ہر ایک ایرے غیرے نتھو خیرے کو معاذ اللہ حضور کریم علیہ

الصلوٰۃ والسلام کے برابر کرنا ہے۔ اور جو اللہ کا بندہ ان کے اس دین و مذہب کی مخالفت کر کے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کا اظہار کرے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان عالی بیان کرے اور تعلیمات مبارکہ پھیلائے اس کو کافر کہنا ان کے دین و ایمان کا رکن اعلیٰ ہے، لا حول ولا قوۃ الا باللہ کس قدر گندہ مذہب اور منافقانہ دین ہے۔ تعوذ باللہ۔

عبداللہ :-

یہ تو آپ صحیح فرما رہے ہیں، لیکن یہ بتائیے کہ اس وقت آپ نے ان کے کلام سے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا گستاخیاں سنیں؟

میرے لئے تو سکون دل بھی کچھ آہ بھرنے سے کم نہیں ہے

ترافریبہ خلوص ظالم تباہ کرنے سے کم نہیں ہے

پیر ال دتہ لیجے ابو الحسنات صاحب خطیب مسجد وزیر خاں نے ”لوراق غم“ میں کہا۔

(۱) معاذ اللہ! آدم علیہ السلام زلت و خواری کے شکار ہو گئے۔

(۲) حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آفتاب نبوت کو (معاذ اللہ) زوال

آیا۔

(۳) جس طرح دنیا کا ہر فرد ہر جا انداز مرتا ہے اسی طرح (معاذ اللہ)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی مر گئے اور موت کے تیر نے معاذ اللہ فنا کر دیا۔

حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا صریح انکار

یہ بریلوی یا تو ان حوالوں کو غلط ثابت کریں اور اگر غلط ثابت نہیں کر سکتے اور انشاء اللہ ہرگز ثابت نہ کر سکیں گے تو دوبہری حضرات پر الزام لگانے سے پہلے اس شخص پر فتویٰ لگائیں۔

ان کے اعلیٰ حضرت نے حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں کہا۔

(۳) تمام رسول علیہم السلام اور خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (مجاز اللہ) حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد ہیں۔ اور ان سے ہدایت حاصل کرنے کے لئے ان کی مجلس وعظ میں آتے ہیں، کیوں کہ وعظ سنتے وہی آئے گا جس کو ہدایت کی ضرورت ہوگی۔ اور جو کسی بزرگ سے نصیحت و علم حاصل کر لے گا وہ اس بزرگ کا شاگرد یا مرید کہلائیگا۔

ولی کیا مرسل آئیں خود حضور آئیں!

وہ تیری وعظ کی محفل یا غوث!

(۵) حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو جزوی اور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی عظمت و شان کو کلی قرار دیا، اور اس طرح حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم، تمام صحابہ کرام اور اہل بیت کرام علیہم الرضوان، حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے تمام مشائخ کرام تمام علمائے اسلام اور مجتہدین حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اور خود حضرت غوث کے امام، احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی سخت بے ادبی کی۔

ملک کے کچھ بھر کے کچھ جن کے ہیں بھر

تو شیخ عالی و سافل ہے یا غوث !!

(۶) حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تک، تمام انبیاء علیہم السلام سے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ تک تمام صحابہ کرام، اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم سے اور جملہ علماء و محدثین و فقہائے کرام سے بیحدادیا۔

نامدار سلف عدیل عبد القادر!

نیابد خلف بدیل عبد القادر!

(۷) حضرت عبد القادر رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ تعالیٰ کا لائق بے نظیر مقرب کہہ کر تمام انبیاء علیہم السلام کی بالعموم اور تمام مقربین کے بے نظیر و لا شریک بادشاہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بالخصوص سخت بے ادبی کی ہے۔
مثلاً گرا اہل قرب جونی گوئے!

عبد القادر شبیل عبد القادر!

(۸) تمام انبیاء علیہم السلام تمام صحابہ کرام اور اہل بیت رضی اللہ عنہم کو حضرت غوث اعظم کے دروازے کا بھکاری کہہ کر سب کے بے حد توہین کی اور شان گھٹائی۔

کوئی سالک ہے یا داصل یا غوث

وہ کچھ بھی ہو تر اساکل ہے یا غوث

(۹) تمام انبیاء علیہم السلام کو بالعموم اور نور مجسم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بالخصوص، حضرت غوث اعظم سے فیض حاصل کرنے والا، اور سب کو حضرت غوث کا مقروض بنا کر بڑی بڑی بے ادبی کی۔

قمر پر جیسے خور کا یوں ترا قرص

سب اہل نور پر فاضل ہے یا غوث

(۱۰) حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو نورانیت بخشے والا کہہ کر نہ صرف خدائے قدوس کے ساتھ شریک کیا، بلکہ جملہ انبیاء علیہم السلام کی سخت توہین کی ہے۔

(۱۱) حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو محیط عالم عرفاں یعنی تمام دنیا سے زیادہ خدا شناس اور خدا کی معرفت رکھنے والا کہہ کر تمام انبیاء علیہم السلام کی بالعموم اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جو معرفت الہی میں سب کے بادشاہ ہیں سخت توہین اور بے ادبی کی گئی ہے۔

ہم تو کی قطب جنوب وہم تو کی قطب شمال

نے قلاب کر دم محیط عالم عرفاں تو کی

اول تو ان تمام اقوال و ہفتات کی تاویل ہو نہیں سکتی، گنجائش ہی نہیں، کھلم کھلا بالکل صریح و واضح طور پر بے ادبی کی گئی ہیں۔ اور اگر بالفرض محال یہ لوگ اپنی عادت کے مطابق اپنا دین و مذہب چھپانے کیلئے الکی تاویل کریں تو ہر مسلمان کو ان سے پوچھنے کا حق حاصل ہے کہ جب تم اپنے ان بالکل واضح اور غیر مبہم ادیبوں میں تاویلات کرتے ہو تو علماء دیوبند اور بالخصوص حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ کی محولہ عبارت میں جو ایک عام لفظ استعمال کیا گیا ہے، خاص ہستی کو کیوں مرا لیتے ہو، یہاں تاویل نہیں ہو سکتی تو تاویل کرتے ہو وہاں گستاخی کا اظہار نہیں ہو تا تو زیر دستی ثابت کرتے ہو۔ ہاتھ ہر ہانکھم ان کنتم صادقین۔

(۱۲) جناب احمد رضا خاں صاحب کو ساقی کوثر کہا، یہ خاص خطاب ہے اور اسم صفاتی ہے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اور دوسرے کے لئے یہ لفظ استعمال کرنا حرام و کفر ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی کیلئے یہ لفظ استعمال کرنا سخت بے ادبی ہے۔

(۱۳) قبر میں منکر کبیر کے جواب میں جائے "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کے احمد رضا خاں کا نام لیا جائے گا، اور جو یہ کہے کہ میں اللہ تعالیٰ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بجائے کسی دوسرے کا نام لوں گا وہ کافر ہو جاتا ہے یہاں اس نے احمد رضا خاں کو اللہ تعالیٰ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر جانا۔

(۱۴) حشر کی گرمی میں احمد رضا خاں کا سایا بتایا، حالانکہ سایہ صرف رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوگا، یہ سخت گستاخی ہے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی۔

(۱۵) یہ کہنا کہ وقت مرگ ہماری زبان پر سوائے طیبہ کے اور کچھ ہو، کفر ہے، اور حضور آقائے کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین دے ادبی ہے۔

(۱۶) مدینہ شریف دنیا کے تمام مقامات میں سب سے اعلیٰ و افضل ہے اس کو علی پور کے برابر کہنا مدینہ شریف کی سخت بے ادبی ہے۔ اور مکان کی عزت مکین کی عزت اور مکان کی توہین مکین کی توہین ہے، مدینہ شریف کا علی پور کے برابر کر کے حقیقتاً رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو علی پور کے رہنے والوں کے برابر کر دیا، اسی واسطے مدینہ طیبہ کو علی پور کے جیسا لکھا ہے، اور یہ حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انتہائی گستاخی اور بے ادبی ہے۔

مدینہ بھی مطہر ہے مقدس ہے علی پور بھی!

ادھر جائیں تو اچھا ہے ادھر جائیں تو اچھا ہے

(۱۷) سرکار علی پور یعنی پیر جماعت علی شاہ صاحب کو "شاہ مدینہ" کہنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سخت بے ادبی اور انتہائی گستاخی ہے۔

سرکار علی پور بھی ہیں شاہ مدینہ

(۱۸) اسی طرح مخدوم صدر دین صاحب مرحوم ملتانی کو کی خاص حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کہنا اور یہ کہنا کہ صدر دین صاحب کی شکل میں مدینہ طیبہ سے خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم ملتان میں آگئے کھلی بے ادبی اور کھلا کفر ہے۔

اب ہر ایک مسلمان کا ہر یلوی حضرات سے یہ مطالبہ ہے کہ اگر واقعی آپ ایماندار ہیں اور حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و محبت دل سے کرتے ہیں تو ان صراحہ بعد اہتہ، کھلم کھلا نام لے کر بے ادبیاں کرنے والوں پر فتوے لگاؤ، اور جن کتابوں میں یہ گستاخیاں لکھی ہیں ان کو جلاوا آئندہ کو ان گستاخیوں کی اشاعت بند کرو۔ اور آج تک جو تم لکھ لکھ کر اور چھاپ چھاپ کر ان گستاخیوں اور بے ادبیوں کی اشاعت کرتے رہے اسکے لئے اپنا توبہ نامہ شائع کر کے از سر نو کلمہ پڑھ کر مسلمان بنو، اور اگر ایسا نہیں کرتے تو مسلمان یہ سمجھنے میں حق بجانب ہیں کہ آپ کا ”دین و مذہب“ جو آپ کے مجدد و صاحب کی کتابوں سے ثابت ہے، اور جس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے بڑا فرض ہے وہ یہی ہے کہ شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے علاوہ خود حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی انتہائی بے ادبیاں کی جائیں ان کو شائع کیا جائے، اور اللہ والوں، حق پرستوں کے کلام میں جھوٹی تاویلیں کر کے ان پر الزم لگایا جائے اور ان کی طرف منسوب کر کے خود حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی شان عالی میں کریمہ سے کریمہ اور ناپاک الفاظ زبان سے نکالے جائیں۔

عبداللہ :-

اب خیر محمد اللہ یہ تو آپ اور ہر ایک بالانصاف ایماندار پر ثابت ہو گیا کہ یہ بریلوی حضرات حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے کس قدر بے ادبی اور توہین کرنے والے ہیں۔

اور یہ بھی بتادیا اور خود آپ نے بھی سمجھ لیا کہ حضرت مولانا شاہ اسماعیل صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ نے مطلقاً گستاخی و بے ادبی نہیں کی بلکہ عین اسلام کے مطابق ارشاد فرمایا، اب میں بطور اتمام حجت آپ کی تسلی اور دوسرے مسلمانوں کی تشفی کے لئے چند دلائل اور بیان کرتا ہوں، اس سے انشاء اللہ ہر ایک مسلمان مان جائے گا کہ حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ نے جو کچھ تقویۃ الایمان میں تحریر فرمایا ہے بالکل صحیح، حق اور سچ ہے۔

پیر ال دین :-

مگر یہ کیا بات ہے کہ بالعموم آپ حضرات حوالے گیارہ گیارہ دیا کرتے ہیں، اور فرمایا کرتے ہیں کہ گیارہویں شریف سے چونکہ ہم لوگوں کو محبت زیادہ ہے اس لئے یہ عدد آپ اختیار کرتے ہیں، مگر یہ گستاخیاں آپ نے انہیں بتائی ہیں۔ یہ انہیں کا عدد کیوں اختیار کیا؟

عبداللہ :-

بھائی یہ میرا تمہارا ایمان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخیاں کرنے والا خدا کا ملعون و مغضوب ہے اور حضور پاک صاحب لولاک فداہ روحی و قلبی و صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر ایک گستاخ و بے ادب کو اللہ تعالیٰ اس مقام میں داخل فرماتا ہے جس کے متعلق ارشاد ہے۔

لَهَا سَبْعَةُ أَبْوَابٍ لِّكُلِّ بَابٍ مِنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُومٌ

ترجمہ :- اس کے سات دروازے ہیں اور ہر دروازے کیلئے ان میں سے

ایک حصہ تقسیم شدہ ہے۔

اور اس مقام میں داخل ہونے والوں کیلئے خدمت گزار نہیں فرشتے ہیں،

قرآن عزیز میں ارشاد ہے۔

عَلَيْهَا تِسْعَةُ عَشْرَ (انیس) فرشتے) مسلط کیے ہیں۔

چونکہ ہمارا یہ مکالمہ اور یہ مضامین ہر ایک گستاخ و بے ادب نہ ماننے والے منافق و کذاب کو انشاء اللہ اسی مقام مذکور کی چاشنی پکھانے والے ہیں۔ اسی مناسبت سے اس گفتگو کو سات بابوں پر تقسیم کیا گیا ہے اور اسی وجہ سے یہ گستاخیوں اور بے ادبیوں کا مضمون انیس نمبر پر ختم کیا گیا ہے۔

پیر ال دستہ :- وہ کونسا مقام ہے۔

عبداللہ :- انہیں سے پوچھنا وہی آپ کو اچھی طرح اس کی تفصیل و تشریح بتا دیں، کیونکہ صاحب البیت ادنیٰ بضافہ
پیر ال دستہ :- بہت اچھا۔

باب چہارم

قرآن مجید اور تقویۃ الایمان

عبداللہ :-

خیر یہ بتائیے کہ حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ کے اس فقرے پر اعتراض اسی لئے ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مخلوق ہیں اور اگر مخلوق کو ذلیل کہا جائے تو اس میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین بھی (مخافۃ اللہ) شامل ہو جاتی ہے۔

پیر ال دستہ :- جی ہاں

عبداللہ :-

بتائیے کہ مخلوق کی بہت سی قسمیں ہیں، انسان، حیوان، جہات فرشتے، زمین و آسمان وغیرہ، حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم مخلوق کی کس قسم سے تعلق رکھتے ہیں؟

پیر ال دستہ :- انسانی مخلوق سے

عبداللہ :-

اچھا اگر یہ کہہ دینا کہ ہر مخلوق خواہ چھوٹا ہو یا بڑا اللہ کے سامنے چہارے بھی زیادہ ذلیل ہے گستاخی و بے ادبی ہے تو پھر بتاؤ کہ قرآن عزیز کی ان آیات کے کیا معنی کرو گے، جس میں انسان کے متعلق ارشادات ہوئے ہیں۔

ارشادات ربانی

(۱) وَبَدَأَ خَلْقَ الْإِنْسَانِ مِنْ طِينٍ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهُ مِنْ سُلَالَةٍ مِنْ مَاءٍ وَ
مُهِينٍ (الستجدہ رکوع)

ترجمہ: اور انسان کو مٹی سے پیدا کرنا شروع کیا، پھر اس کی اولاد کو ایک حقیر و ذلیل پانی سے بنا دیا۔

(۲) اَلَا عَرَضْنَا الْاٰمَانٰتِ عَلٰی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا (پ ۲۲ سورۃ احزاب ع ۹)

ترجمہ: ہم نے امانت کو آسمانوں، زمین اور پہاڑوں پر پیش کیا، پس (ان) سب نے انکار کیا کہ اس (امانت کو اٹھائیں) اور اس سے ڈرے اور اس کو انسان نے اٹھالیا، یقیناً انسان مظلوم و جھول ہے۔

(۳) اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ (پارہ نمبر ۳۰ سورۃ عادیث)

ترجمہ: یقیناً انسان اپنے رب کا نہایت ناشکر ہے۔

(۴) اِنَّ الْاِنْسَانَ ظَلُوْمٌ كَفَّارٌ (سورۃ ابیہیم رکوع ۵ پارہ ۱۳)

ترجمہ: یقیناً انسان ظلم کرنے والا ناشکر ہے۔

(۵) اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ (سورۃ حج پ ۱)

ترجمہ: تحقیق آدمی البتہ بہت ناشکر ہے۔

(۶) يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمْ الْفُقَرَاءُ اِلَى اللّٰهِ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ

اِنْ يَشَآءْ يَذْهَبْكُمْ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ خٰلِفٍ وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ

(فاطر پ ۲۲ ع ۴)

ترجمہ: اے تمام انسانو! تم سب کے سب اللہ کے محتاج ہو، اور اللہ ہی ہے بے نیاز و تعریف کیا ہوا وہ اس قدر غالب ہے اور تم اس کے آگے اس درجہ حقیر کمزور اور عاجز ہو کہ اگر وہ چاہے تو تم سب کو لے جائے (فنا کر دے) اور ایک نئی مخلوق پیدا کر دے اور یہ اللہ تعالیٰ پر مطبق دشوار نہیں۔

اب بتلائیے کہ کیا بادشاہ کو چہار پر یہ قدرت حاصل ہے کہ تمام چہاروں کو فنا کر کے ان جیسے اور انسان پیدا کر سکے اور اگر نہیں ہے اور یقیناً نہیں ہے تو ایمان سے متاؤ کہ بادشاہ کے سامنے چہار زیادہ حقیر ہے یا خدائے ذوالجلال کے سامنے مخلوق؟ اچھا اور سنو!

(۷) كَانَ الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا (پ ۵ ابی اسرائیل)

ترجمہ: انسان مال جمع کرنے والا اخیل ہے۔

(۸) اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَظٰلِمٌ (پ ۳۰ سورۃ حلق)

ترجمہ: یقیناً انسان البتہ سرکشی کرتا ہے۔

(۹) وَاِذْ اٰمَسَ الْاِنْسَانُ ضُرًّا دَعَا رَبَّهٗ مُنِيْبًا اِلَيْهٖ ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهُ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُوْا اِلَيْهٖ مِنْ قَبْلُ وَجَعَلَ لِلّٰهِ اٰثَدًا لِّيُبْضِلَ عَنْ سَبِيْلِهٖ قُلٌ لِّمَنۢ بَعَثَ بِكَفُوْرًا فَلْيَلَا اِنَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ

اور جب انسان کو سختی پہنچتی ہے تو اپنے پروردگار کو اس کی طرف پورا متوجہ ہو کر (دل سے) پکارتا ہے، پھر جب اللہ تعالیٰ (اس کی دعا قبول کر کے) اپنے پاس سے اسے نعمت دیتا ہے تو (یہ انسان) جو دعائیں کرتا تھا بھول جاتا ہے اور دوسروں کو اللہ کا شریک بنا لیتا ہے تاکہ (لوگوں کو) اس کے راستہ سے گمراہ کرے، کہہ دے کہ (اے انسان) اپنے کفر سے تھوڑا سا فائدہ اٹھالے، تحقیق تو جہنم والوں میں ہے۔

(۱۰) وَاِذَا اَلْعَمٰنَا عَلٰی الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَابَ جَانِبِهٖ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَلَذُوْ دَعَا وَاَعْرَضَ (پ ۲۵ ج ۶ حم السجدہ)

ترجمہ: اور جب ہم انسان پر انعام کرتے ہیں تو روگردانی کر لیتا ہے اور علیحدہ ہو جاتا ہے اور جب اس کو تکلیف آتی ہے تو لمبی لمبی دعائیں کرتا ہے۔

(۱۱) وَإِذَا أَعْمَنَّا عَلَى الْإِنْسَانِ عُرْوَةً وَنَا بِجَانِبِهِ وَإِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ يُوسِئًا. (یعنی اسرائیل پ ۱۵ ع ۹)

ترجمہ: اور جب ہم انسان پر انعام کرتے ہیں تو منہ پھیر لیتا ہے اور ایک طرف ہو جاتا ہے اور جب اسے برائی پہنچتی ہے تو نامید ہو جاتا ہے۔

سر دست آپ حضرات کی گیارہویں شریف سے دلچسپی کی وجہ سے انہی گیارہ آیات پر کفایت کرتا ہوں، ورنہ قرآن عزیز سے اس قسم کے حوالے بے شمار مل سکتے ہیں۔ ان تمام آیات گریہ میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے جنس انسان کے لئے جو کچھ فرمایا اس سے جو انکار کرے وہ کافر ہے، لیکن کیا ہے کوئی بد نصیب، بد دماغ جو ان ارشادات میں جو کچھ اللہ تعالیٰ نے انسان کو فرمایا ہے اس کا مصداق تمام انسانوں سے بہتر انسان افضل و اشرف انسان سید الانس والجان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو قرار دے اور اپنی بد نصیبی سے یہ کہے کہ اس میں معاذ اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضور اقدس و انور صلی اللہ علیہ وسلم کو ان الفاظ سے یاد فرمایا ہے کہ اگر کوئی بھی بد نصیب ایسا کہتا ہے بلکہ ایسا خیال بھی دل میں لاتا ہے تو وہ خود مردود و ملعون ہے، اور خود دشمن و شاتو گستاخ ہے۔ جناب آقا کے نامدار سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا، پس اگر ان آیات ربانی میں انسان سے مراد خاص بندہ گان خدا اور مقبول و محبوب بارگاہ الہی انسان نہیں لئے جاتے بلکہ خدا کی نافرمان گستاخ اور کفار مراد ہیں، تو پھر حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ نے جو لفظ مخلوق لکھا ہے جو ایک عام لفظ ہے اس سے ایک خاص ہستی کو کیوں مراد لیا جاتا ہے اور صرف حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی ذات گرامی کو معاذ اللہ اس کا مصداق کیوں سمجھا جاتا ہے۔

جس طرح آیات قرآنی میں لفظ انسان سے انبیاء علیہم السلام کی مقدس ہستیاں مراد لینے والا جاہل بد عقل بایں مذہب اور انبیاء علیہم السلام کا دشمن و گستاخ

ہے، اسی طرح اس عام لفظ "مخلوق" سے خاص حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی ذات گرامی کو مراد لینے والا جاہل نا سمجھ اور احمق ہے، اور یا خود اس کے دل میں حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی ذات مقدس کی طرف سے دشمنی و عناد ہے اور وہ شہید مظلوم علیہ الرحمہ کی آڑ لے کر خود حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی و بے ادبی کرنا چاہتا ہے۔

اب میں آپ کے سامنے مفسرین کرام کے ارشادات پیش کرتا ہوں کہ وہ ذات باری تعالیٰ کے مقابلے میں مخلوق کو بالخصوص اشرف المخلوقات (انسان کو) کیا سمجھتے ہیں (فتویٰ اگر لگانا ہے تو ایک جرم کے جس قدر مجرم ہیں سب پر یکساں فتویٰ لگانا چاہیے، صرف شہید مظلوم علیہ الرحمہ کے درجات ہی کیوں بڑھائے جائیں سب بزرگوں کے بڑھاد۔

باب پنجم

حنفیہ کی مسلمہ کتب تفاسیر اور تقویۃ الایمان

(۱) تفسیر معالم التنزیل، آیہ کریمہ

إِنَّ كُلَّ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ إِلَّا إِلَهِي الرَّحْمَنُ عَبْدًا
اس آیہ کریمہ کی تفسیر میں عبد کے معنی کئے ہیں ”ذلیل و عاجز“

(۲) تفسیر جلالین شریف، اسی آیہ کریمہ کے ذیل میں عبد کے معنی
انہوں نے بھی ذلیل و عاجز کئے ہیں۔

(۳) تفسیر مدارک ابنی الرحمن، عبد کے معنی عاجز اور ذلیل لکھتے

ہیں۔

(۴) تفسیر کبیر، امام فخر الدین رازی ”عبد“ کے معنی مطیع و خاشع لکھتے
ہیں اور خشوع کے معنی عاجزی کرنا اور عبد کے معنی ہوئے عاجزی کرنے والا۔

(۵) مفردات القرآن، میں امام راغب عبد کے معنی ضعیف ذلیل لکھتے

ہیں۔

(۶) تفسیر بیضاوی شریف، میں ہے کَانَا يَا كُلَّانِ الطَّعَامِ وَيَفْتَقِرُ اَنْ

الْبَدِ اِفْتِقَارَ الْحَيَوَانَاتِ

یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام و مریم علیہ السلام کھانا کھاتے تھے اور
کھانے کی طرف اسی طرح محتاج تھے جس طرح اور سارے جاندار محتاج ہیں۔

(۷) تفسیر کبیر آیہ کریمہ وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ بِيَدِهِ وَالْأَنْتُمْ أَذِلَّةٌ كُنْتُمْ

تفسیر میں لکھتے ہیں مَعْنَى الدَّلَالِ الضَّعْفُ عَنِ الْمَقَاوِمَةِ وَنَقِصَةُ الْعِزَّةِ
هُوَ الْقُوَّةُ وَالْعُلْبَةُ

یعنی ذل (ذلت) کے معنی مقابلہ و برابری سے عاجز آجانا اور اس لفظ (ذلت)
کے مقابلہ میں دوسرا لفظ ہے عزت اس کے معنی ہیں قوت اور غلبہ۔

(۸) تفسیر ابو مسعود، اسی آیت کے ذیل میں فرماتے ہیں۔

أَذِلَّةٌ، جمع ذلیل، یعنی اذلہ جمع ہے اور اس کا واحد ہے ذلیل

(۹) تفسیر بیضاوی، اسی آیت کریمہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں،

إِنَّمَا قَالَ أَذِلَّةٌ وَلَمْ يَقُلْ ذُلَّالِيلٌ لِيُنْذِلَ عَلَيْهِمْ قُلُوبَهُمْ وَذُلَّتْهُمْ بَضْعُفِ

الْحَالِ وَقِلَّةِ الْمُرَاكِبِ وَالسَّلَاحِ

یعنی اللہ تعالیٰ نے اذلہ فرمایا ذلال لکھیں فرمایا، تاکہ صحابہ کرام کی قلت

اور ان کی ذلت یعنی کمزوری پر دلالت کرے ان کے حال کے ضعف اور سوار یوں

اور ہتھیاروں کی قلت کی وجہ سے۔

ان تمام تصریحات سے ثابت ہوا کہ اس احکم الحاکمین مالک بے نیاز نے

صحابہ کرام علیہ الرضوان کو کفار کے مقابلہ میں ذلیل فرمایا، کیونکہ جنگ بدر میں

حضرت صحابہ کرام علیہ الرضوان کی تعداد مال و اسباب کفار سے کم تھا تو کیا کوئی

احق کہہ سکتا ہے کہ معاذ اللہ اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام کی توہین کی کہ ان کو کفار

سے ذلیل فرمایا۔ اور یا معاذ اللہ اللہ کے نزدیک عزت و حرمت و مرتبہ میں صحابہ کرام

ام کا درجہ معاذ اللہ معاذ اللہ کفار سے کم تھا، نہیں اور ہرگز نہیں، بلکہ یاد رکھو

ذلیل کے معنی عاجز اور کمزور کے ہیں۔ نہ کہ حقیر اور ادنیٰ کے، چونکہ صحابہ کرام

کفار کے مقابلہ میں تعداد اور سامان جنگ کے لحاظ سے کمزور تھے اس لئے باری

تعالیٰ نے اذلہ (ذلیل) فرمایا۔

توجب ضعف اور کمزوری ظاہری کی وجہ سے اللہ تبارک و تعالیٰ نے صحابہ

کرام رضی اللہ عنہم جیسی مقدس جماعت کو کفار و معاندین اسلام کے مقابلہ میں

”ذلیل“ فرمایا جس کے معنی عاجز و کمزور کے ہیں، تو پھر مدہ تو خدا کے سامنے اس سے بھی زیادہ ذلیل یعنی کمزور عاجز ہے اور یقیناً چار بادشاہ کے سامنے اس قدر ذلیل یعنی کمزور نہیں جیسا کہ مدہ خدا کو سامنے عاجز و کمزور ہے۔

(۱۰) مقررات القرآن، از امام راعب و هُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ كِي تَفْسِير میں لکھتے ہیں کہ الْقَاهِرُ هُوَ الْغَلْبَةُ وَ التَّدْلِيلُ مَعًا يَسْتَعْمَلُ فِي كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا

ترجمہ: یعنی قہر کے معنی غلبہ اور ذلیل کرنا ہے یہ لفظ ان دونوں معنوں میں استعمال ہوتا ہے، پس اس آیت کے معنی یہ ہوئے کہ اللہ تعالیٰ غالب ہے اپنے بندوں پر اور ذلیل کرنے والا یعنی عاجز و کمزور رکھنے والا ہے۔

پس یقیناً چار بادشاہ سے اس قدر کمزور و عاجز اور ذلیل نہیں جس قدر کہ مدہ خدا کے سامنے ذلیل یعنی عاجز و کمزور ہے۔

(۱۱) حق تعالیٰ کی قدرت کا لہ پر حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد لَوْ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عَذَّبَ أَهْلَ السَّمُوفِ وَأَهْلَ الْأَرْضِ عَذَابَهُمْ وَ هُوَ غَيْرُ ظَالِمٍ لَّهُمْ

روایت کیا اس کو احمد و ابو داؤد اور ابن ماجہ نے ابی بن کعب و ابن مسعود و حذیفہ و زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے

یعنی اگر غلبہ اور بزرگی والا اللہ اپنے تمام آسمانوں اور زمینوں مخلوقات کو عذاب دینا چاہے تو دے سکتا ہے اور یہ باری تعالیٰ کا ان پر ظلم نہ ہوگا۔

پس اب آپ سمجھئے کیا بادشاہ کا یہ غلبہ اور درجہ ہے کہ وہ جس کو چاہے جس وقت چاہے عذاب کر سکے۔ اگر نہیں کر سکتا اور یقیناً نہیں کر سکتا تو چار بادشاہ کے سامنے اس قدر حقیر و ذلیل، عاجز و کمزور نہیں ہوا جس قدر کہ مدہ اللہ تبارک

و تعالیٰ کے سامنے حقیر و عاجز و کمزور ہے۔

تو حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ تبارک و تعالیٰ کی شان توحید عزت و بزرگی اور مرتبہ کا اظہار فرمایا کہ انسان انسان کے سامنے خواہ ان دونوں کے درجوں اور مرتبوں میں کتنا ہی فرق کیوں نہ ہو۔ اس قدر عاجز اور کمزور نہیں جس قدر کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے سامنے مخلوق عاجز و کمزور ہے۔ اس حقیقی توحید بیان کرنے پر بریلوی حضرات ناراض ہو گئے اور کفر کا انبار لگا دئے۔

پیر الہ دین :-

جی ہاں واقعی سخت تر تعجب ہے کہ ایک سیدھی سادی بات کو انسانوں نے توڑ مروڑ کر اتنا زبردست بنا دیا کہ اب وہ کسی طرح ختم ہی ہونے میں نہیں آتی۔ حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ نے وہی کچھ فرمایا جو قرآن فرماتا ہے اور جس کو تمام تفسیروں والے فرما رہے ہیں۔ اب اگر ایک جملہ لکھنے کی وجہ سے حضرت شہید پر فتویٰ لگایا گیا ہے تو پھر معاذ اللہ تمام مفسرین کرام بلکہ بہت سے صحابہ کرام پر بھی فتویٰ لگانا پڑے گا۔ العیاذ باللہ مگر یہ معلوم ان تفسیر لکھنے والے حضرات پر یہ لوگ فتویٰ کیوں نہیں لگاتے۔

عہد اللہ :-

بھائی ان سے انہیں کوئی شکا نہیں اس لئے فتویٰ نہیں لگاتے، ان کی تقاسیر ہیں عربی میں اور آپ لوگوں کو عربی سے بے بہرہ اور بالکل ناواقف کر دیا گیا ہے۔ اس لئے ان تقاسیر میں جو حقیقت اور سچی باتیں ہیں وہ آپ لوگوں کو معلوم نہیں ہو سکتیں اور اس طرح ان بریلویوں کے دین و مذہب کا پول کھلتا نہیں، حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر اکابر دیوبند و ہندوستان میں پیدا ہوئے اردو میں وعظ کے اردو میں کتابیں لکھیں۔ ہر شخص جو معمولی اردو جانتا ہے ان کی کتابیں پڑھ سکتا ہے

اس لئے ان کو ضرورت پیش آئی کہ اپنے دین و مذہب کی خوبیاں چھپانے کے لئے ان مقدس حضرات کو بدنام کیا جائے تاکہ عوام ان کی کتابیں نہ پڑھیں اور ان کے مواظف نہ سنیں بات صرف اتنی ہے، ورنہ حضرات اسماعیل شہید رحمۃ اللہ جیسا موجد فداۓ اسلام اور معاذ اللہ گستاخی کرے حضور اقدس و انور کی نعوذ باللہ انہوں نے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضور کے پیغام مقدس کی محبت میں اپنی جان عزیز تک قربان کر دی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخوں بے ادبوں سے زبانی، قلمی جناد کیا، مالی جسمانی جناد کیا اور پھر بالآخر اسی جناد میں شہید ہو گئے رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، بھلا یہ کیسے ممکن ہے کہ ایسا عاشق زار فداۓ محبوب خود معاذ اللہ گستاخی کرے۔

پیر ال دتہ :-

اور تو آپ نے سب باتیں صحیح فرمائیں اور حضرت شہید کا یہ فقرہ ہے بھی بالکل ٹھیک اور اسلام کے عین مطابق، لیکن اس میں اللہ کی شان بیان فرمائی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ اور فضیلت تو بیان کی نہیں۔
عبداللہ :-

بھائی تم تو بہت ہی بھولے بھالے بنادینے لگے ہو! اللہ کے ہمدے شریعت کا جو مسئلہ بیان کیا جائے وہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت اور آپ کے عشق و محبت کا اظہار ہے، کیونکہ اگر حضور نہ فرماتے تو ہمیں کون بتاتا۔ توحید حضور نے سکھائی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائی اب اس کا بیان حقیقت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت کی تعریف کرتا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جس چیز سے عشق تھا یعنی اسلام اور تبلیغ اسلام، اس کی اشاعت کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق کرتا ہے۔

پیر ال دتہ :- جی ہاں بیشک صحیح اب بالکل ٹھیک سمجھ گیا ہے۔
عبداللہ :-

اب میں آپ کو بتاتا ہوں کہ جو الفاظ حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمائے ہیں، اسی قسم کے بلکہ ان سے بھی زیادہ سخت لفظ احادیث میں بھی آئے ہیں اور بہت سے اولیائے کرام نے بھی فرمائے ہیں سنئے اور انصاف کیجئے۔

باب ششم

احادیث مقدسہ اور تقویۃ الایمان

ارشادات سید الموجدات صلی اللہ علیہ وسلم۔

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو كانت الدنيا تعدل عند الله جناح بعوضة ما سقى كافرا منها شربة ماء (مسکوٰۃ شریف)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر اللہ کے نزدیک دنیا کی قدر و قیمت ایک چھھر کے پر کے برابر بھی ہوتی تو کافر کو پانی کا ایک گھونٹ بھی نہ پلاتا۔

اس ارشاد میں ساری دنیا کی خدمت فرمائی گئی جس دنیا میں جب کچھ موجود ہے اور فرمایا گیا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے نزدیک یہ ساری دنیا ایک چھھر کے پر سے بھی زیادہ حقیر اور ذلیل ہے۔

ایمان و انصاف سے کہو کہ بادشاہ کے مقابلہ میں پچھار زیادہ حقیر و ذلیل ہے یا چھھر اور چھھر کا پر۔

پیر ال دتہ :-

اپنی پچھار تو پھر بھی انسان ہے اور انسانیت کی تمام ضروریات اور لوازمات میں بادشاہ کا شریک ہے چھھر اور پھر پھر چھھر کا بھی پر، تو کوئی حیثیت ہی نہیں رکھتا اور میرے خیال میں اس سے زیادہ حقیر و ذلیل چیز دنیا میں کوئی ہو ہی نہیں سکتی۔

عبداللہ :-

جی ہاں بھٹک چھھر کے پر سے زیادہ حقیر و ذلیل واقعی دوسری چیز کیا ہو سکتی

ہے۔ حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منشا مبارک یہی بتاتا ہے کہ اللہ کے نزدیک تمام دنیا اس قدر ذلیل و حقیر ہے کہ اس سے زیادہ کوئی چیز نہیں ہو سکتی۔ گویا اللہ کے سامنے کل مخلوقات کی کوئی حیثیت ہی نہیں۔

اب دیانتداری سے سوچو کہ اگر حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظمت و شان کا مخلوق سے مقابلہ کرتے ہوئے یہ فرمایا کہ جس قدر بادشاہ کے مقابلہ میں پچھار حقیر ہے، تمام مخلوق اللہ تبارک و تعالیٰ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ کم درجہ اور حقیر ہے تو کونسا ظلم ہوا۔

پیر ال دتہ :-

واقعی حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ نے تو بہت ہلکی اور عام فہم مثال دی ہے اور عین شریعت کے مطابق اور بالکل سچ بات کہی ہے، ظلم تو یہ ظالم کرنے ہیں، جو حق بات کہنے والے کو کافر کہہ کر اپنا نامہ اعمال سیاہ کرتے ہیں۔

عبداللہ :- اب دوسرا ارشاد سنئے۔

(۲) قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عزوجل لم یخلق خلقا ابغض الیہ من الدنیا و انہ منذ خلقها لم ينظر الیہا (رواہ البیہقی)

ترجمہ :- حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یقیناً اللہ تبارک و تعالیٰ نے کوئی چیز ایسی پیدا نہیں کی جس سے اس کو دنیا سے زیادہ نفرت ہو، اور اللہ تبارک و تعالیٰ نے جب سے دنیا کو پیدا کیا ہے۔ اس کی طرف دیکھا نہیں۔

اس ارشاد مبارک میں دنیا کے متعلق دو باتیں فرمائی گئی ہیں۔

(۱) تمام مخلوقات الہیہ میں سب سے زیادہ قابل نفرت مخلوق دنیا ہے۔

(۲) دنیا پیدا کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے دنیا کی طرف اس کی ذلت

حقارت اور اس سے نفرت کی وجہ سے اس کی طرف دیکھا تک بھی نہیں۔

اب آپ غور کیجئے سب سے زیادہ مغرض اور قابل نفرت کوئی دنیا ہے اور وہ کوئی دنیا ہے جس کی طرف باری تعالیٰ نظر (رحمت) سے دیکھتا تک نہیں ہے، ظاہر ہے کہ اس دنیا سے مراد صرف وہی دنیا ہے جو اللہ تبارک و تعالیٰ کی نافرمانی، بغاوت، شرارت اور شیطان لعین کی اطاعت و عبادت کی طرف لے جائے۔

اگر کوئی بد نصیب بد باطن اس ارشاد مبارک سے یہ مطلب نکالے کہ دنیا کی ہر ایک چیز اور دنیا کا ہر فرد اس سے مراد ہے تو وہ نہ صرف اپنے عقل و دین کی خیر باد کہہ رہا ہے بلکہ وہ تمام قرآن مجید و احادیث مقدسہ کا انکار کر رہا ہے اور اللہ تبارک و تعالیٰ کے تمام ان مقبولین حضرات کی سخت ترین بے ادبی کر رہا ہے جو دنیا میں تشریف لائے اور تمام مقامات مقدسہ مقابر مظہرہ کتب مبارکہ کی جو دنیا میں موجود ہیں۔ توہین کر رہا ہے اور اگر اپنی اسی حماقت کی دلیل میں یہ حدیث شریف پیش کرے اور کہے کہ دیکھو میں نہیں کتابتہ (معاذ اللہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں۔ تو ہر ایک دیاندار ایمان دار اور سمجھدار انسان اس کی اس دیدہ دلیری پر نفیس و لعنت کرے گا اور ہر ایک مسلمان اسکے اس قول خبیث کو حضور اقدس و انور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی پر ایک زبردست بہتان اور کھلی تمہت کہے گا۔

پیر ال دتہ :-

بیٹھک اور یقیناً جو شخص ایسا کہتا ہے وہ مکار ہے یا بے ایمان کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے واقعی دنیا کی بڑی چیزوں کے متعلق ایسا ارشاد فرمایا ہے، دنیا کی اچھی چیزیں اس میں شامل نہیں۔

عبداللہ :-

جزاک اللہ پس بعینہ اسی طرح جب آپ اس مغرض دنیا میں سے جس کی اس ارشاد عالی میں مذمت بیان فرمائی گئی ہے خدائے قدوس کی محبوب و برگزیدہ ہستیوں اور چیزوں کو نکالتے ہیں تو پھر حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ کے اس ارشاد عالی سے جو بطور عموم ”مخلوق“ کیلئے فرمایا گیا ہے، حضور اقدس و عالی کی ذات مقدسہ کو کیوں مستثنیٰ نہیں کیا جاتا ہے۔

اول تو سابقہ دلائل سے یہ ثابت کر چکا ہوں کہ وہ لفظ جو حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے گستاخی و بے ادبی کا ہے ہی نہیں بلکہ تمام مفسرین اور اولیائے کرام رحمہم اللہ اس کی تصویب و تصدیق فرما رہے ہیں، اور اگر بالفرض محال بریلوی کے قول کے مطابق اسے گستاخی کا لفظ مان بھی لیا جائے تو پھر اس عموم سے خصوص کیوں مراد لیا جاتا ہے۔

پیر ال دتہ :-

واقعی یہ ان کی سخت غلطی ہے اور حقیقت میں بہت بڑا ظلم ہے کہ ایک حق بات کہنے والے بزرگ کو سب سے برا خطاب دیں اور ”کافر“ کہیں اور پھر ان کا یہ فتویٰ ایک حضرت شہید تک ہی تو محدود نہیں رہتا، بلکہ یہ تو ان تمام بزرگوں تک پہنچتا ہے جنہوں نے اس قسم کے الفاظ فرمائے ہیں اور گویا اس طرح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر اس وقت تک کوئی بزرگ ان کے فتویٰ سے محفوظ نہیں رہتا، لا حول ولا قوۃ الا باللہ کس قدر بڑی جرأت اور دلیری ہے کہ ایک آدمی کی دشمنی کی وجہ سے تمام اولیائے کرام کی بلکہ جملہ بزرگان اسلام کی بھی توہین کرنے سے باز نہ آئیں استغفر اللہ نعوذ باللہ۔

عبداللہ :-

جی ہاں دیکھ لیجئے یہی ہیں آپ کے وہ مولوی صاحبان جو نہ صرف حسنین کا بلکہ خود کو اسلام کا واحد نمائندہ کہتے ہیں۔
اب اور ارشاد گرامی سنئے۔

(۳) ایک بار حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام صحابہ کرام علیہم الرضوان کی مجلس جماعت کے ساتھ ایک مری ہوئی، سڑی ہوئی بھری کے پاس سے گزرے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے دریافت فرمایا کہ یہاں (سڑی ہوئی مراد) بھری اپنے مالک کے نزدیک ذلیل ہے کہ نہیں؟ عرض کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ ذلیل و حقیر ہی تھی تو یہاں جنگل میں پھینک گئے ہیں۔

قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ الدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَيَّ مِنَ هَذِهِ الشَّاةِ أَهْلَهَا
ترجمہ: صحابہ کرام کا یہ جواب سن کر، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ جس قدر یہ بھری اپنے مالک کے سامنے ذلیل ہے، دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔

اس ارشاد مبارک میں بھی دنیا کو مردار بدبودار بھری سے زیادہ ذلیل فرمایا ہے۔ ہذا اپنے منہ بیان کر ام سے دریافت کیجئے کہ کیا فتویٰ دیتے ہیں، خیر اور تو کوئی چیز ان کے نزدیک قابل تعظیم ہو یا نہ ہو لیکن غوث پاک کا مزار مبارک تو ضرور قابل تعظیم ہے اور وہ اسی دنیا میں ہے اگر اس مزار مبارک کو اور ایسی ہی دیگر متبرک اشیاء اور ہستیوں کو اس ارشاد سے مستثنیٰ کرتے ہیں اور کہنا چاہئے تو پھر شہید مظلوم رحمۃ اللہ علیہ نے تمہارا کیا کافرا ہے کہ ان کے کلام سے مقبولین خدا کو کیوں مستثنیٰ نہیں کرتے۔

پیراں دستہ :-

یہ شک ان کے اوپر ضروریہ سوال عائد ہوتا ہے اور ان کو اس کا جواب دینا چاہیے، مگر ان سے پوچھئے کون، ان کے یہاں کا دستور یہ ہے کہ جو کئی ان کے دین و مذہب کے خلاف کوئی سوال کرے اس کو جھٹ و ہایت کا خطاب مل جاتا ہے۔ کھنڈر جتے ہیں نکالو اس بد عقیدہ وہابی کو اور بس پھر اس کی خیر نہیں، تو اس لئے ان سے پوچھنا کوئی آسان کام نہیں۔

عبداللہ :- اسی ارشاد عالی میں آپ نے ایک اور چیز بھی دیکھی ہے؟
پیراں دستہ :- وہ کیا؟

عبداللہ :-

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ جس کا ترجمہ ہے۔
قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔
پیراں دستہ :- جی ہاں پھر اس میں کیا بات ہے؟
عبداللہ :-

بات بتانے سے پہلے میں تم سے دریافت کرتا ہوں کہ حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے زیادہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے نزدیک مخلوقات میں سے کسی کا مرتبہ ہے۔

پیراں دستہ :- ہرگز نہیں یہ تو آپ نے ابھی انھی کئی دفعہ فرمایا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی ساری مخلوق میں سب سے افضل و اشرف و مقرب ہمارے آقا ہیں صلی اللہ علیہ وسلم۔

عبداللہ :- بالکل صحیح ہے اور ہر ایک مسلمان کا یہی عقیدہ ہے اچھا اب بتائیے کہ بادشاہ و حجاز کا خالق (پیدا کرنے والا) ہے؟

پیر ال دتہ :- میں سب کا پیدا کرنے والا تو اللہ تعالیٰ ہے۔

عبداللہ :- کیا بادشاہ چمار کو مار سکتا ہے۔

پیر ال دتہ :-

میں سب کا زندہ کرنے والا اور مارنے والا بھی صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

عبداللہ :- کیا چمار کی جان بادشاہ کے قبضے میں ہے؟

پیر ال دتہ :- میں ہر گز نہیں سب کی جان صرف اللہ کے قبضے میں ہے۔

عبداللہ :-

اور جب تم یہ کہتے ہو کہ بادشاہ چمار کو مار نہیں سکتا اور اللہ مار سکتا ہے تو

بتاؤ کہ اللہ کے سامنے مخلوق کا درجہ زیادہ کم ہے یا بادشاہ کے سامنے چمار کا؟

پیر ال دتہ :- یقیناً اللہ کے سامنے مخلوق کا درجہ بہت کم ہے۔

عبداللہ :- مخلوق میں سب سے افضل و اعلیٰ مخلوق کونسی ہے؟

پیر ال دتہ :- سب سے افضل ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم

عبداللہ :-

جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے

قبضے میں میری جان ہے تو معلوم ہوا کہ چمار بادشاہ کو اس قدر اختیارات حاصل

نہیں ہیں جس قدر اختیارات اللہ تعالیٰ کو حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر ہیں

کیونکہ چمار کی جان بادشاہ کے قبضے میں نہیں اور ہمارے افضل المخلوقات صلی اللہ

علیہ وسلم کی جان اللہ کے قبضے میں ہے۔

پیر ال دتہ :- بیشک

عبداللہ :-

میں اب بتاؤ کہ حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ نے یہی تو فرمایا ہے، کہ ہر

مخلوق خواہ چھوٹا ہو یا بڑا وہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی عزت و شان کی مقابلہ میں اس سے

زیادہ ذلیل یعنی عاجز و کمزور ہے، جس قدر کہ بادشاہ کے مقابلہ میں چمار۔

اس ارشاد پر حضرت رحمۃ اللہ علیہ پر کفر کا فتویٰ لگایا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے

کہ مَنْ شَكَّ فِي كُفْرِهِ فَهُوَ كَافِرٌ چونکہ انہوں نے اللہ تبارک و تعالیٰ کے

سامنے تمام مخلوق کو اس سے بھی زیادہ عاجز و ذلیل کمتر اور حقیر بتا دیا جتنا کہ بادشاہ

کے سامنے چمار ہوتا ہے، تو یہ بہت بڑا کفر ہے اور ایسا کہنے والا کافر ہو گیا، اور اتنا

شدید کافر ہوا کہ جو اس کے کافر ہوتے نے میں شک بھی لائے وہ بھی کافر۔

اب ایمان اور انصاف سے کہو کہ ان مدعیوں کا یہ فتویٰ کس کس پر پہنچتا

ہے کیا دنیا کا کوئی ایماندار ایسا باقی رہ جاتا ہے جو ان کے اس تیر کا نشانہ نہ بننا ہو، پس

حقیقت یہی ہے کہ انہوں نے صرف علماء دیوبند اور حضرت مولانا شہید رحمۃ اللہ

علیہ پر کفر کی بو چھانڑ نہیں ڈالی، بلکہ جملہ دنیائے اسلام کی تکفیر کا ناپاک مشغل کر

کے خود اپنا ہی کچھ کھویا اور اپنے نامہ اعمال میں خدا جانے کیا کیا اندراج کر لیا ہے۔

ارشادات

سیدنا غوث الاعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

عبداللہ :-

آپ نے اپنے بورگوں کی زبان سے بار بار غوث اعظم پیران پیر و شیر کا تذکرہ ہو گا۔ ان کو آپ اوپر کے آداب والقب کے ساتھ بواورگ بھی جانتے ہیں، اب میں ایسے بورگ کے بھی چند ارشادات سناتا ہوں تاکہ یہ مسئلہ اچھی طرح روشن اور حضرت شہید کی مظلومیت خوب واضح ہو جائے۔

لہجے یہ حضرت پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ کے مواعظ کریمہ کا اردو ترجمہ ہے ”تھکے سجانی“ اس کا صفحہ ۸۳ نکالے اور خود پڑھیے۔

پیران پیر :- آپ ہی سنائیے۔

عبداللہ :- سنئے فرماتے ہیں۔

جب تم ایسے ہو جاؤ گے تو یہ تک تمہارے دل اس کی طرف رجوع لانے والے اس کو دیکھنے والے ہو جائیں گے کسی اور شے سے مانوس نہ ہونگے بلکہ ہر ایک چیز سے جو عرش سے لے کر زمین تک سے وحشت پائیں گے۔

ساری مخلوقات سے بھاگیں گے۔ تمام مخلوقات سے بیزاری و انقطاع کریں گے۔

دیکھیے اس ارشاد میں چار باتیں فرمائی ہیں۔

الف۔ اولیاء اللہ، اللہ تبارک و تعالیٰ کے سوالور کسی چیز سے محبت نہیں کرتے۔

ب۔ عرش سے لے کر فرش تک کل مخلوق سے وحشت پاتے ہیں یعنی گھبراتے ہیں اور بھاگتے ہیں۔

ج۔ ساری مخلوقات سے بھاگیں گے۔

د۔ تمام مخلوقات سے بیزاری اور قطع تعلق کریں گے۔

پیران پیر :-

اللہ اکبر حضرت پیران پیر رحمۃ کا یہ ارشاد ہے، کہ اولیاء اللہ کی یہ عادت ہوتی ہے کہ تمام مخلوق سے بیزار ہوتے ہیں، وحشت کرتے ہیں، قطع تعلق کرتے ہیں، یہ تو حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ کے ارشاد سے بھی زیادہ سخت ارشادات ہیں۔

عبداللہ :- وہ کیسے؟

پیران پیر :-

جی صاحب بادشاہ تو چہار کا محتاج ہوتا ہے، اپنی ضروریات زندگی میں تمام انسان ایک دوسرے کے محتاج ہیں، بادشاہ چہار سے بیزار نہیں ہوتا۔ اس سے وحشت نہیں کرتا، اس سے گھبراتا اور بھاگتا نہیں، بلکہ بعض دفعہ نیک دل اور با انصاف بادشاہ تو چہار کو اپنے پاس بلا بھی سکتے ہیں، ان سے بات بھی کرتے ہیں۔ اور اسکے حال پر شفقت اور مہربانی بھی کرتے ہیں، تو حضرت غوث رحمۃ اللہ علیہ کے ان ارشادات سے یہ مطلب سمجھ میں آیا کہ بادشاہ کے مقابلہ میں یہ چار انا ذلیل و حقیر نہیں ہوتا جس قدر کہ اللہ والوں کے نزدیک اللہ تبارک و تعالیٰ کے مقابلہ میں مخلوق حقیر و ذلیل ہوتی ہے، اور چند ہی مطلب حضرت شہید کا ہے۔

عبداللہ :-

اب آپ خود دیکھ لیجئے گا کہ جو بات خود بریلویوں کے برگزیدہ ترین ہستی فرما رہے ہیں، وہی بات حضرت شہید نے فرمائی تھی تو یہ ان پر کفر کے فتویٰ جرنے لگے۔

خیر ال دین :-

یہ فتویٰ صرف شہید رحمۃ اللہ علیہ پر نہ ہوا، بلکہ اس طرح تو ان کے اس کفر کے خیر کا نشانہ ہر وہ شخص بنتا ہے جس نے ایسے کلمات فرمائے تو چاہیے سب کو یکساں طور پر کہیں۔

عبداللہ :-

انصاف تو اسی بات کا متقاضی ہے، لیکن کہتے اس لئے نہیں کہ ان کے دل مانتے ہیں کہ حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ نے جو کچھ فرمایا، صحیح فرمایا۔ اسی واسطے اس قسم کے الفاظ فرمانے والے دوسرے بزرگوں کی شان میں بے اولیٰ کرنا تو کمال کی تعظیم کرتے ہیں لیکن ضد اور دنیوی حرص و لالچ نے حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ کا مخالف بنا رکھا ہے۔ اب دوسرا ارشاد سنئے۔ اسی کتاب دتخہ سبحانی کے صفحہ ۲۹۵ پر ارشاد فرماتے ہیں۔

جو شخص حق عزوجل سے محبت رکھتا ہے اس کے غیر کو نہیں چاہتا، اس کے غیر کی محبت اس کے دل سے دور ہو جاتی ہے جب حق عزوجل کی محبت مدد کے دل میں جگہ پکڑ لیتی ہے تو اس کے دل سے اس کے غیر کی محبت نکل جاتی ہے۔

اب دیکھئے اللہ عزوجل کے غیر میں تمام کائنات اور تمام مخلوق آگئی۔ اللہ کے سوا خواہ جی ہوں یا دلی غوث ہوں یا قطب، مدینہ ہو یا کعبہ سب اس کے اندر شامل ہیں اور حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ والوں کے دل سے اللہ کے سوا سب مخلوق کی محبت نکل جاتی ہے اور یہ ظاہر ہے اور ہر ایک مسلمان کا ایمان ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خدا جمیں ہیں غیر خدا ہیں تو کیا کوئی بیلوی ہے جو حضرت غوث رحمۃ اللہ علیہ پر یہ فتویٰ دے کہ انہوں نے، معاذ اللہ رسول،

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن عزیز، کعبہ مکرمہ، مدینہ طیبہ وغیرہ سے محبت کرنے کو منع کرتے ہیں، اگر کوئی بیلوی ایسا جمیں کتا اور یقیناً نہیں کہہ سکتا، بلکہ اس ارشاد کا مطلب یہ لیا جائیگا کہ وہ چیزیں جو خدا سے غافل کرنے والی ہوں ان کی محبت سے منع فرما رہے ہیں تو پھر حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ کے ارشاد عالی میں جو لفظ مخلوق ہے اس سے خاص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدس مراد لینا کہاں کا انصاف اور کونسا ایمان ہے۔

اب اسی کتاب کے صفحہ ۳۴ سے اور ارشاد سنئے فرماتے ہیں، تمام مخلوق تیرے نزدیک ستوتوں اور درختوں جیسی بے اختیار بن جائے گی۔

اس ارشاد میں کس قدر وضاحت سے فرمایا کہ تمام مخلوق چھوٹی ہو یا بڑی توحید پرستوں کے نزدیک ایسی عاجز و ذلیل و حقیر ہوتی ہے، جیسے کہ پتھر کے ستون، یا لکڑی کے درخت، دیکھئے بادشاہ پتھر کے سامنے اس قدر عاجز بے اختیار اور مجبور نہیں ہوتا جتنا کہ اللہ والے تمام مخلوقات کو اللہ تبارک و تعالیٰ کے سامنے عاجز بے اختیار اور مجبور جانتے ہیں اور بحینہ بالکل یہی مضمون بیان فرمایا ہے حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ نے تو جس طرح حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ کے لفظ ”مخلوق“ سے ان بیلوی حضرات نے خاص ذات اقدس مراد لی اور شہید مظلوم پر فتویٰ لگا دیا اسی طرح کوئی عقل کا اندھا دین کا کھوٹا اس لفظ ”مخلوق“ سے اگر حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی مراد لے کر حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ پر فتویٰ لگانے لگے تو وہ خود اپنی جمالت اور بے ایمانی کا اظہار کرے گا۔ حضرت غوث رحمۃ اللہ علیہ کا دامن مبارک اس ٹپاک دھبے سے انشاء اللہ تعالیٰ مبرا، مژکی پاک و مصفی رہے گا، اب دیکھئے خدائے قدوس کی عظمت و جلال کے سامنے تمام مخلوق کو بادشاہ کے مقابلہ میں پتھر سے زیادہ ذلیل کہنے والے شہید

پر تو کیا کیا ظلم کیا جا رہا ہے۔ اب دیکھیں تمام مخلوق کو ستونوں اور درختوں جیسا فرمانے والے غوث کے متعلق کیا ارشاد ہوتا ہے۔ فی الواقع اسے شہید اسلام تیری رکتیں اور تیری کرامتیں آج بھی ظاہر ہو رہی ہیں۔ تیرے جس لفظ پر ان کو اعتراض ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ان کے سب سے زیادہ مقدس بزرگ کی زبان سے وہی نہیں بلکہ ان سے زیادہ بڑے لفظ نکلوائے چہرہ تو انسان ہے انہوں نے چہرہ سے زیادہ ذلیل چیزیں یعنی پتھر اور درخت فرما کر تیری صداقت پر مہر تقدیق لگا دی۔

اب ایک ارشاد اور سنائے دیتا ہوں اور پھر اس کے بعد سلسلہ کلام ختم کرتا ہوں۔

دیکھئے یہ حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب غنیۃ الطالبین کا اردو ترجمہ ہے ”تحفہ حقیر“ اس کے صفحہ ۱۱ پر توکل کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ غیر اللہ کو چھوڑ کر صرف انکی ذات باری پر بھروسہ کرنا اور ماسوی اللہ سے بے پرواہ ہو جانا۔

ماسوی اللہ کے معنی سمجھ گیا ہوئے۔

پیر ال دتہ :- فرمائیے کیا معنی ہیں۔

عبداللہ :-

ماسوی اللہ یعنی ہر ایک چیز جو اللہ کے عوا ہے یعنی تمام مخلوق چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ اللہ کے سوا ہر ایک چیز سے یعنی ساری مخلوق سے بے پرواہ ہو جانا، تو کیا مسلمان کے لئے کوئی وقت کوئی موقعہ کوئی مقام ایسا ہو سکتا ہے جس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید کو چھوڑ سکے اور ان سے بے پرواہ ہو سکے، کیونکہ ماسوی اللہ میں تو یہ بھی آجاتے ہیں۔

پیر ال دتہ :- ہرگز نہیں

عبداللہ :-

اور کیا آپ سمجھتے ہیں کہ جس سے قطعاً تعلق منقطع کر دیا جائے وہ معزز ہوتا ہے یا ذلیل؟

پیر ال دتہ :- نہایت ذلیل

عبداللہ :- بادشاہ چہرہ سے قطعاً تعلق منقطع کر سکتا ہے؟

پیر ال دتہ :- ہرگز نہیں بلکہ بادشاہ اپنی ضروریات زندگی اور امور سلطنت میں چہرہ کا محتاج ہوتا ہے۔

عبداللہ :-

تو معلوم ہوا کہ جس سے تعلق منقطع کیا جائے وہ اس قدر ذلیل ہوتا ہے کہ چہرہ بادشاہ کے سامنے اتنا ذلیل نہیں ہوتا۔

پیر ال دتہ :- بیشک

عبداللہ :-

حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے جو یہ فرمایا کہ غیر اللہ کو چھوڑ کر صرف انکی ذات پر بھروسہ کرنا اور ماسوی اللہ سے بے پرواہ ہو جانا، تو کیا اس کے معنی یہ نہیں ہوئے کہ بادشاہ چہرہ کو اتنا حقیر و ذلیل نہیں سمجھتا جس قدر کہ اللہ والے اور متوکل حضرات ماسوی اللہ کو یعنی اللہ کے سوا تمام مخلوقات کو حقیر و ذلیل سمجھتے ہیں۔

پیر ال دتہ :- بیشک یہی معنی ہوئے۔

عبداللہ :- تو کیا کوئی علامہ ”اند او کن“ ”مفتی گیارہویں شریف“ ہے جو حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے ارشاد پر سر تسلیم خم کر کے اپنے کفر سے توبہ کرے اور

حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ کے ارشادِ عالی کے متعلق بالکل حقانی، سچا صحیح اور ایمانی ارشاد ہونے کا اعلان کرنے ورنہ حضرت غوث رحمۃ اللہ علیہ سے بھی وحشی معاملہ کرے جو حضرت شہید سے کرتے ہیں۔ مگر بہت دشوار ہے۔ حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ کو گالیاں دینے سے بالائی پر اٹھے، گوشت بھری پکوریوں اور ماش کی پھریری والی مع اور کدو لازم بنتی ہے اور حضرت غوث رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق کوئی لفظ لگانے پر یہ سب کچھ مد ہوتا ہے۔

بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ خود غرضی و نفسانیت سے بچائے اس کجمنت نفس نے ہزاروں کی نہیں کروڑوں کو گمراہ کر دیا، بے ایمان و نامراد کر کے مارا، اللہ تعالیٰ اسکے حملے سے بچائے۔

اب میں چاہتا ہوں کہ تمہیں اولیائے امت مشائخ کرام، صوفیاء عظام اور دیگر بزرگان دین حضرات کی زبانوں سے بھی دنیا کی حقیقت حق تعالیٰ جل شانہ کی عظمت سنا دوں۔

پیر الودیع :-

ضرور سنائیے اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر مرحمت فرمائے۔

باب ہفتم

حضرت اولیائے کرام اور تقویۃ الایمان

(۱) امام غزالی یہ مسلمانوں کے ایک بہت بڑے امام اور فلسفی ہیں۔

إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَرَاهَا (أَي الدُّنْيَا) حَقِيرَةً كَمَا هِيَ وَكُلُّ مَخْلُوقٍ فَهُوَ بِالْإِضَافَةِ إِلَى جَلَا حَقِيرٍ (أَيَاءُ الْعُلُومِ جُلْدُ چہارم مطبوعہ مصر صفحہ ۸۸) اللہ تعالیٰ دنیا کو حقیر و ذلیل دیکھتا ہے، جیسی کہ وہ (حقیقت میں) ہے، اور تعالیٰ کے ذات گرامی کے مقابلہ سے ساری مخلوق حقیر و ذلیل ہے۔

(۲) اَيْضًا وَأَمَّا كُلُّ مَخْلُوقٍ فَلَا يَخْلُو عَنْ نَقْصٍ وَنَقَائِصٍ بَلْ كَوْنُهُ عَاجِزًا مَخْلُوفًا مُسْخِرًا مُضْطَرًّا هُوَ عَيْنُ الْعَيْبِ وَ النِّقْصِ فَالْكَمَالُ لِلَّهِ وَحْدَهُ وَلَيْسَ لِبَغِيرِهِ كَمَالٌ إِلَّا بِقَدْرِ مَا أَعْطَاهُ اللَّهُ. (أَيَاءُ الْعُلُومِ جُلْدُ چہارم مطبوعہ مصر صفحہ ۲۶)

اور لیکن تمام مخلوق نقص اور نقائص سے خالی نہیں، بلکہ اس کا عاجز مخلوق ہے اس مجبور ہو نامی بہت بڑا عیب اور نقص ہے، پس کمال صرف اللہ واحد کے لئے ہے اور سوائے اللہ کے اور کسی کا کمال نہیں۔ جز اس مقدار کے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمادیا۔

دیکھئے ان دونوں عبارتوں میں خدائے قدوس کے مقابلہ میں مخلوق کو خواہ چھوٹی ہو یا بڑی، عاجز مجبور حقیر فرمایا گیا ہے اور یہی حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، اور ظاہر ہے کہ بادشاہ کی طاقت و قوت عزت و حرمت کے مقابلہ میں چہار اس درجہ مجبور اور عاجز نہیں جس قدر کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے مقابلہ میں انسان عاجز و کمزور ہے۔

اب دیکھئے یہ ربیوی حضرات امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے لئے کیا فتویٰ صادر فرماتے ہیں۔

(۳) حضرت شیخ شہاب الدین سروردیؒ

یہ سلسلہ عالیہ سروردیہ کے امام و پیشوا ہیں فرماتے ہیں۔

لَا يَكْمَلُ الْإِيمَانُ أَمْرًا حَتَّى يَكُونَ النَّاسُ عِنْدَهُ كَالْبَاعِزِ
(عوارف المعارف صفحہ ۴۵)

ترجمہ: کسی شخص کا ایمان اس وقت تک کامل نہیں ہوتا جب تک کہ (عظمت الہی کے مقابلہ میں تمام انسان اس کی نظر میں اونٹ کی میٹگی جیسی نہ ہوں۔

اب دیکھئے بادشاہ کے سامنے چہار زیادہ ذلیل ہے یہ انسان کے سامنے اونٹ کی میٹگی زیادہ حقیر ہے۔

پیر ال دتہ :- اونٹ کی میٹگی بہت ہی زیادہ ذلیل ہے۔
عبداللہ :- کیوں

پیر ال دتہ :-

اسلئے کہ بادشاہ اور چہار میں تو حرف ایک مرتبہ کا فرق ہے کہ وہ بادشاہ ہے اور چہار غریب ہے، ویسے دونوں انسان ہیں اور تمام خواہشات و حالات میں برابر، اور میٹگی اور انسان میں تو قطعاً کوئی مناسبت ہی نہیں اور پھر میٹگی تو غلاظت اور نجاست ہے۔

عبداللہ :- پس بتائیے کہ چہار کا لفظ زیادہ سخت ہے یا میٹگی کا ؟

پیر ال دتہ :- میٹگی کا لفظ یقیناً بہت زیادہ سخت ہے۔

عبداللہ :-

پس اگر چہار کا لفظ کہنے والے پر کفر کی اس قدر بھرمار ہے تو میٹگی کہنے والے پر تو زیادہ ہونی چاہیے۔ مگر ہمارا ایمان و یقین ہے کہ حضرت شیخ شہاب الدین سروردی رحمۃ اللہ علیہ نے جو کچھ فرمایا بالکل صحیح فرمایا میٹگی اور انسان میں تو

کچھ مناسبت ہو سکتی ہے لیکن خدا اور انسان میں مطلقاً کوئی مناسبت نہیں بھلا کہاں خالق اور کما مخلوق اس کی عظمت اور شان کے مقابلہ میں آخر مخلوق کی کیا حیثیت ہو سکتی ہے، پس خالق و مخلوق کے فرق بیان کرنے کیلئے جس طرح حضرت شہاب الدین رحمۃ اللہ علیہ نے میٹگی کا لفظ فرمایا اسی طرح حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ نے بادشاہ اور چہار کا مقابلہ کر کے مخلوق سے خالق کے درجہ کی بلندی کا اظہار کیا ہے اور کچھ نہیں۔

پیر ال دتہ :-

بالکل صحیح ہے اور ہمارا اس پر ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ سے کسی ہستی کو مشابہت نہیں ہو سکتی اور اس کی عظمت و شان کے مقابلہ میں ہر ایک چیز عاجز ہے اور تعجب اس بات کا ہے کہ جب سب بزرگوں نے اس قسم کے مضامین اپنی اپنی کتابوں میں لکھے ہیں بلکہ تقویۃ الایمان سے زیادہ سخت لفظ لکھے ہیں تو یہ بریلوی اور کسی کو تو کچھ نہیں کہتے بلکہ ان کی تو تعظیم کا دم بھرتے ہیں اور اسی مضمون کے بلکہ دوسرے بزرگوں سے پکا اور نرم مضمون لکھنے پر حضرت شہید کو پانی پی پی کر کھاتے ہیں اس کی وجہ سمجھ میں نہیں آتی، یقیناً یہی کہ اور بزرگوں نے ارشادات اسلامی کی وجہ سے ان کے دین مذہب کو کوئی خطرہ نہیں اور حضرت شہیدؒ نے اردو عام فہم زبان میں اسلامی کتاب لکھی اس کی وجہ سے ان کے دین مذہب کو نقصان پہنچتا ہے، محض یہ ضد ہے ورنہ حقیقت کچھ بھی نہیں۔

عبداللہ :-

جی ہاں فی الواقع بات صرف اتنی ہی ہے، اب ارشاد فرمئے

(۴) حضرت خواجہ نظام الدین دہلوی

یہ سلسلہ عالیہ چشتیہ نظامیہ کے امام و مقتدا ہیں، فرماتے ہیں۔

ایمان کے تمام نشو و نما ہمہ خلق نزدادیں چہین نہ نماید کہ پشتک شتر،
(نوائید لقواد صفحہ ۶۱)

کسی شخص کا ایمان اس وقت تک کامل نہیں ہوتا جب تک (خدائے
قدوس کی شان و عظمت کے مقابلہ میں) تمام خلقت اس کے نزدیک ایسی معلوم نہ ہو
جیسی کہ اونٹ کی بیگنی۔

(۵) اسی کا ترجمہ مولانا سید مبارک العلوی الکرمانیؒ یہ فرماتے ہیں

جناب سلطان المشائخ قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں کہ آدمی کو خدا پر پورا
اعتقاد اور کامل بھروسہ رکھنا چاہیے اور مخلوق پر ذرا نظر کرنے نہ چاہیے زائل بعد
آپ نے فرمایا کہ کسی شخص کا ایمان اس وقت تک کمال کے درجہ پر نہیں پہنچتا
جب تک کہ ساری مخلوق اس کی نظر میں اونٹ کی بیگنی جیسی نہیں آتی۔

(سیرۃ الاولیاء اردو صفحہ ۵۴۶)

(۶) حضرت امام غزالیؒ

أَلَا تَكُنْ شَيْءًا مَّا خَلَقَ اللَّهُ بَاطِلًا

(احیاء العلوم جلد چہارم صفحہ ۲۳۲ مطبوعہ مصر)

خبردار کہ اللہ تعالیٰ کے سوا ہر ایک چیز باطل، غلط اور فضول ہے۔

(۷) حضرت مولانا عبد الرحمن جامی

یہ شیخ طریقت اور صوفی کامل ہیں فرماتے ہیں۔

پناہ بندی و پستی توئی !!

ہمہ غیبتہ آنجہ ہستی توئی !!

(غزل گرامی)

یا اللہ بندی و پستی کی پناہ تو ہی ہے تمام مخلوق پیچ ہے کچھ نہیں، جو کچھ ہے

تو ہی ہے۔

دیکھئے ان دونوں ارشادات میں اللہ تبارک و تعالیٰ کے سوا تمام چیزوں کو

باطل اور پیچ فرمایا ہے اور ظاہر ہے کہ تمام چیزوں میں نبی بھی ہیں، صدیقین اور ولی

بھی، بادشاہ کے بالمقابل چہار اس قدر پیچ اور عاجز نہیں جس قدر کہ باری تعالیٰ کے

سامنے مخلوق عاجز اور پیچ ہے، اسی لئے ان بزرگوں نے صحیح فرمایا اور اس لئے

حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ نے وہ فقرہ فرما کر خدائے قدوس کی توحید و عظمت و

شان کو ثابت کیا۔

پیر ال دست :-

ان دونوں حوالوں میں تو باطل اور پیچ چیزوں کو فرمایا گیا ہے انسان کو تو

نہیں فرمایا

عبد اللہ :-

اول تو حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنے کلام میں انسان نہیں فرمایا،

انہوں نے بھی مخلوق فرمایا ہے، دوسرے یہ کہ چیز جس کو عربی میں ”شی“ کہتے

ہیں اس میں تمام مخلوق شامل ہے۔ خواہ چھوٹی ہو یا بڑی اللہ تبارک و تعالیٰ قرآن

عزیز میں فرماتے ہیں۔

كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ (پارہ نمبر ۲)

سوائے ذات باری تعالیٰ کے سب چیز ہلاک ہو نیوالی ہے۔

پس شی سے مراد یہ ہانڈی برتن نہیں ہوتے، بلکہ مخلوق مراد ہوتی ہے جیسا کہ اس آیت کریمہ سے ثابت ہے، سو خدائے قدوس دہر تر کے مقابلہ میں ہر ایک مخلوق خواہ چھوٹی ہو یا بڑی باطل اور نیست ہے۔

چند دوسرے مشائخ و اولیائے کرام کے ارشادات

(۸) قال یحییٰ بن معاذ الدنیا حانوت الشیطان

(احیاء العلوم جلد چہارم صفحہ ۱۸۰)

حضرت یحییٰ بن معاذ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ دنیا شیطان کی دکان ہے۔

(۹) قال بعضهم الدنیا حنیفة فمن اراد منها شیئاً فلیصبر علی

معاشرۃ الکلاب (احیاء العلوم جلد چہارم صفحہ ۱۸۱)

بعض اولیاء اللہ رحمہم اللہ نے فرمایا کہ دنیا ایک مردار چیز ہے، پس جو شخص اس سے کچھ لینا چاہے تو اس کو کتوں جیسی زندگی پر صبر کرنا پڑے گا۔

(۱۰) وعن اسمعیل بن عیاش کان اصحابنا یسهون الدنیا خنزیرۃ

فلو وجدوا لها اسماً اقیح من هذا سموها بئذ (احیاء العلوم صفحہ ۱۸۲)

حضرت اسمعیل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہمارے بزرگ دنیا کو سوری کہا کرتے تھے اور اگر اس سے بھی بڑا اور کوئی نام پاتے تو دنیا کے لئے تجویز کرتے۔

(۱۱) قال الحسن واللہ لقد اشرکت اقواما کانت الدنیا اھون

علیہم من التراب (احیاء العلوم صفحہ ۱۸۱)

حضرت حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے (اولیاء اللہ) کی ایسی جماعتیں دیکھی ہیں جن کے نزدیک دنیا مٹی سے بھی زیادہ ذلیل تھی۔

دیکھئے ان چاروں ارشادات میں ساری دنیا کو فرمایا گیا ہے، شیطان کی دکان

مردار سوری، مٹی سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔

اور ظاہر ہے کہ خدائے قدوس کی وہ کونسی نعمت ہے اور اللہ تبارک و تعالیٰ کی وہ کونسی رحمت ہے جو اس دنیا میں نہیں، اسی دنیا میں کعبہ مکرمہ بھی ہے، اور روضہ انور و اقطر س بھی جس کے اوپر ہر ایک مسلمان ہزار جان سے قربان ہے،

اسی سر زمین دنیا میں انبیاء عظیم السلام بھی تشریف فرما رہے اور آج قبور مقدسہ میں آرام فرما رہے ہیں اور اسی دنیا میں صحابہ کرام، شہداء اسلام غازیان اسلام

اولیائے کرام علماء، حفاظ، زہاد و عباد رحمہم اللہ تعالیٰ رہتے رہے اور رہتے رہیں گے۔ قرآن بھی یہاں موجود ہے اور احادیث مقدسہ بھی لیکن آپ دیکھ رہے

ہیں کہ حضرات اولیائے کرام رحمہم اللہ اس دنیا کو کس قدر ذلیل الفاظ سے یاد فرما رہے ہیں کیا کوئی بد فطرت، بد قماش، بد نصیب ہے جو ان حضرات اولیائے کرام

رحمہم اللہ پر حضرات انبیاء عظیم السلام اور دیگر اکابر دین و شعائر اسلام کی توہین کی تمہت لگائے اور کہے کہ چونکہ انہوں نے دنیا کو برا کہا ہے اور دنیا میں سب کچھ کما

اس لئے انہوں نے معاذ اللہ ان سب حضرات کی بے ادبی و گستاخی کی، آئے کوئی مرد میدان رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق کا دعویدار اور کہے کہ ان تمام

حضرات نے بھی توہین حضور فرمائی، (معاذ اللہ) لہذا یہ بھی!

اگر کوئی نالائق بیوقوف ایسا کہتا ہے تو یا تو وہ پر لے درجہ کا جاہل، اجمل، نالائق ہے ورنہ دجال، ہمار اور مردود و ملعون ہے، بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ان

حضرات اولیائے کرام نے اس دنیا کی مذمت کی ہے جو خدا سے غافل کر دے اور جو بندے کو مغرور اور خدائے عزوجل کے سامنے متکبر بنا دے اور ان تمام اقوال

سے حق تعالیٰ عزاسمہ کی جلالت و عظمت شان کبریائی اور غلبہ و قدرت و قوت کاملہ ثابت کرنا مقصود ہے، پس اگر ان کے ارشادات سے حضرات انبیاء کرام اور دیگر

مقدسین حضرات اور مبارک مقامات و اشیاء کو مستثنیٰ کیا جاتا ہے تو حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ نے جب لفظ مخلوق فرمایا تو اس سے خاص حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدسہ کیوں مراد لی جاتی ہے؟

پیر الودیع :-

جی ہاں بالکل صحیح ہے اور اگر ایک عام لفظ فرمانے کی وجہ سے حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ پر فتویٰ لگایا جاتا ہے تو پھر تو انہوں نے انصاف خدا جانے ان کا یہ فتویٰ کہاں کہاں تک پہنچے گا، مگر انصاف ان کے اندر ہوتا تو یہ اتنا ظلم ہی کیوں کرتے، ان کے اندر تو ضد، ہٹ دھرمی کے سوا اور کچھ ہے ہی نہیں، اور ضد اپنی فائدہ اپنا، لیکن گمراہ اور بے ایمان ہمارے ہیں مخلوق خدا کو۔

عبداللہ :-

جی ہاں اللہ تعالیٰ دنیا کی محبت سے چھائے اور اپنی رحمت سے ایمان کا، حق گوئی، حق بینی اور حق پروری کی نعمت عطا فرمائے آمین آمین۔

پیر الودیع :-

بزرگان دین کے ارشادات جو یہ آپ نے سنائے ہیں، کیا اور بزرگوں نے بھی اس قسم کے ارشادات فرمائے ہیں۔

عبداللہ :-

براہِ راست! کوئی نبی (صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہم اجمعین) کوئی صحابی رضی اللہ عنہم اجمعین، کوئی ولی عالم مجتہد فقہ (رحمہم اللہ تعالیٰ) ایسے نہیں گذرے جن کی مبارک زبانوں سے اس قسم کے الفاظ نہ نکلے ہوں اور اپنی امتوں، مریدوں، معتمدوں، شاگردوں کو توحید کی یہ تعلیم نہ دی ہو، باوجود یہ کہ آج بہت سی اسلامی کتابیں دستیاب نہیں ہوتیں اور جس قدر دستیاب ہوتی ہیں اب سب کا مطالعہ بھی

و شواہد ہے لیکن بایں ہی اس وقت بے شمار حضرات کے لاتعداد ارشادات اس مضمون کے پیش کر سکتا ہوں۔ کیونکہ ہر وہ شخص جو خدائے قدوس کی توحید پھیلانا چاہتا ہے اور اللہ تبارک و تعالیٰ کا درجہ بلند بندوں کو سکھانا چاہتا ہے ضروری و لازمی ہے کہ وہ خالق و مخلوق عہد و معبود کے فرق کو ظاہر کرے اور جب فرق ظاہر کرے گا تو اس قسم کے الفاظ بالیقین بالضرور کہنے پڑیں گے۔ ورنہ خالق و مخلوق کا فرق ہی ظاہر نہیں ہو سکتا ہیں انشاء اللہ کسی اور صحبت میں اور ارشادات عرض کروں گا اس وقت آپ حضرات کے محبوب عدد (۱۱ شریف) ہی اکتفا کرتا ہوں مگر قبول افتد رہے عز و شرف۔

بس اس تمام تقریر کا خلاصہ یہ سمجھو کہ ہم جس وقت حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا مقابلہ مخلوق سے کریں گے تو کہیں گے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمام مخلوق سے افضل، اعلیٰ، برتر، بالا، اشرف و اعظم و اکرم ہیں۔ مخلوقات عالم میں تمام کمالات عالیہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم بے نظیر بے عدیل، بے مثل بے شریک ہیں، کوئی نبی مرسل، کوئی ملک مقرب، کوئی ہستی، کوئی جن، کوئی انسان آپ کے مرتبہ عالی تک نہیں پہنچ سکتا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمام کمالات عالیہ و عملیہ میں

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

کا مصداق اتم ہیں، جو شخص یہ عقیدہ نہ رکھے وہ ہمارے نزدیک کافر، کافر گئے بے ایمان ہے، اور جس وقت اللہ تبارک و تعالیٰ کا مخلوقات عالم سے مقابلہ کریں گے تو کہیں گے کہ اللہ جل شانہ و جل جلالہ اعظم الحاکمین رب العالمین ہے مخلوقات کی تمام صفات سے منزہ، مبرا، مقدس اور پاک ہے اور مخلوقات میں سے کوئی مخلوق خدائے قدوس کی کسی صفت میں کسی حالت و وقت میں مطلقاً شریک و

سبیم نہیں ہو سکتی، دنیا کے تمام بادشاہوں کا درجہ جس قدر مٹی کے ایک ذرے سے بلند ہے، خدائے ذوالجلال، مالک الملک کا درجہ تمام مخلوقات سے اس سے بھی بلند و بالا رفیع و علی ہے۔
عقیدہ :-

یہی تمام دنیائے اسلام کا عقیدہ ہے اور یہی عقیدہ تمام بزرگان اہل سنت والجماعت کی کتابوں سے میں نے سنایا۔ الحمد للہ ہمارا بھی عقیدہ ہے، اسی پر جینا چاہتے ہیں اور اسی پر مرنے اور انشاء اللہ اسی عقیدہ پر قیامت کے روز اٹھنا چاہتے ہیں۔

ایہا الثقلین اشہد وا بانا نشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ ونشہد ان محمد عبده و رسولہ بالہدی و دین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون وجعلہ قمرا منیرا وداعیہا الی اللہ باذنہ و سراجا منیرا و کافۃ الناس بشیر و ندیرا علی ہذہ الشہادہ نحیی و علیہا نمت و علیہا نبعث انشاء اللہ تعالیٰ

بس اب وقت بہت گزر گیا، یار زندہ صحبت باقی انشاء اللہ تعالیٰ باقی پھر کسی وقت عرض کروں گا۔

پیر ال دستہ :-

بہت اچھا جزاک اللہ، میں اب جاتا ہوں، پھر کسی وقت حاضر خدمت ہوں گا۔

عبداللہ :- وعلیکم السلام، فی المان اللہ۔

تتمہ

بریلوی دین و مذہب کے چند عقائد و اعمال

نہ تم حد سے ہمیں دیتے نہ ہم فریادیوں کرتے

نہ کھلتے راز سر بستہ نہ یوں رسوائیاں ہوتیں

اب دل چاہتا ہے کہ بریلوی مذہب کا ایک مختصر سا نقشہ بھی آپ کے سامنے رکھ دیا جائے، تاکہ ناظرین کو پورا اندازہ ہو جائے، چنانچہ ملاحظہ فرمائیے اور شریعت اسلامیہ کے ساتھ اس کا مقابلہ اور موازنہ کر کے فیصلہ فرمائیے

(۱) خدائے قدوس اور رسول اکرم ﷺ کا مرتبہ

جو دیکھائے طواف کر کے رہا دینے کے زایروں میں

نظر میں آیا ہے ہو ہو تو ہزار دیکھا ہے سر جھکا کر

(انوار علی پور صفحہ ۱۱)

انوار علی پور ایک کتاب ہے جس میں بریلوی کے امیر ملت قبلہ اول اعلیٰ

حضرت مجدد دین و مذہب پیر جماعت علی شاہ صاحب علی پوری کی تعریف اور

مدحتیں ہیں، اور علی پور شریف سے یہ کتاب شائع ہوئی ہے، اس کا ہی یہ شعر ہے

جو اپنے قبلہ عالم کے لئے لکھا گیا ہے کہ میں نے مکہ شریف کا طواف کیا اور مدینہ

شریف کی بھی زیارت کی لیکن یا قبلہ عالم مجھے تو دونوں جگہ آپ ہی آپ نظر آئے

خدا بھی آپ ہی نظر آئے اور رسول بھی آپ ہی۔

بریلوی کا کعبہ

سوال جج پہ معشر میں جو پوچھیں گے تو ہمدونگا
میں زائرینوں علی پور کا علی پور والیا شاہانہ
(انوار علی پور صفحہ ۸)

مرید عرض کرتا ہے کہ

اگر قیامت کے روز مجھ سے پوچھا کہ جج کیوں نہیں کیا تو ہمدونوں کا کہ میں
نے اس سے بہتر کام کیا ہے کی علی پور کی زیارت کرتا ہوں اور علی پور چونکہ کعبہ
شریف سے افضل ہے اس لئے اعلیٰ کو چھوڑ کر ادنیٰ کی طرف کیوں جاتا۔

سچی بات کسی جب انکے عقیدے میں مکہ اور مدینہ میں میری میری جیسا کہ
اوپر کے شعر میں معلوم ہوا تو پھر پیر کا گھر کعبہ اور اس کا طواف جج ہے (اعوذ باللہ)

شریعت اسلامیہ میں دو جہاں سے افضل و اشرف کائنات ارض و سما کے
مرشد اعظم اقدس و اطہر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر حج فرض، حضور کریم
علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت مبارکہ سے مستفید ہونے والے حضرات صحابہ
کرام رضی اللہ عنہم پر حج فرض، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس شہر کے
رہنے والوں پر حج فرض اور حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اقدس کی
زیارت کرنے والوں پر حج فرض، لیکن بریلوی اپنے کو معاذ اللہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے بڑا خدا کے برابر جانتے ہیں، کہ ان کے شہر کی زیارت حج معاف کر
دیتی ہے۔

(۳) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی۔

تھی تھ کو یہ پیاری بہت امت جدائی کی تھی نہ تاب ہرگز
عرب سے آیا ہوں خفیہ ادھر پھر میں تو غائی خطاب کر

(انوار علی پور صفحہ ۱۱)

یعنی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو امت بہت پیاری تھی اور اس
کی جدائی گوارا نہ تھی اس لئے آپ چھپ کر اور بھیس بدل کر عرب سے علی پور
میں میرے قبلہ عالم کی شکل میں آگئے۔ مطلب یہ ہوا کہ یہ قبلہ عالم پیر جماعت
علی پور جماعت علی شاہ نہیں ہیں بلکہ معاذ اللہ تم معاذ اللہ فی الحقیقت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

(۴) تمام انبیاء علیہم السلام کی بے ادبی

پیر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے انبیاء کو کہا اگر وہ انبیاء کے تم کو لقب (نبی کا)
دی دیا گیا ہے اور ہم پر وہ عنایتیں ہوئی ہیں کہ تم پر نہیں ہوئیں (اسلام کی چو تھی
کتاب مصنفہ غلام قادر صاحب بھیروی لاہوری، مفتی اعظم و فقیہ اکرم حضرات
بریلوی)

شریعت اسلامیہ

انبیاء علیہ السلام کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے دو عالم سے بزرگی شرف اور
فضیلت عطا فرمائی ہے، اور جس قدر عنایتیں انبیاء علیہم السلام کے مقدس گروہ
پر لگی ہیں مخلوقات عالم میں سے کسی کسی پر نہیں، بیشک ہر ایک مسلمان کا یہی
عقیدہ ہے اور مقرر اس کا بالالافاق کا فر ہے۔

امت مرزا نبیہ کا البتہ عقیدہ اسپے کاذب اور مفتری نبی کے متعلق ہے کہ

وہ تمام انبیاء سے معاذ اللہ افضل ہے چنانچہ اس نے خود اپنی کتابوں میں اس قسم کے دعوے کئے ہیں۔

انبیاء گرچہ بود و اندھے !!!

من عرفان نہ کمتر نہ کئے !!

(در شمیم صفحہ ۱۶۲)

نبی اگرچہ بہت سے ہوئے ہیں لیکن میں بھی معرفت و خدا شناسی میں کسی سے کم نہیں ہوں۔

اس شعر میں مرزا نے دعویٰ کیا ہے کہ تمام انبیاء علیہم السلام کے کلمات کا میں جامع ہوں، اب آگے اس سے بھی آگے بڑھتا ہے اور کہتا ہے

زندہ زندہ شد ہر نبی بآدم

ہر رسولے نماں بہ پیر ہم

(در شمیم صفحہ ۱۶۵)

ہر ایک نبی میرے آنے سے زندہ ہو گیا اور (معاذ اللہ) سارے رسول میرے پیرا بن (جیب) میں چھپے ہوئے ہیں۔

(۵) تمام انبیاء علیہم السلام کی عموماً اور حضرت یوسف علیہ السلام کی خصوصاً بے ادبی

اسی کتاب انور علی پور میں اپنے قبلہ عالم کی تعریف کرتے ہوئے تمام انبیاء علیہم السلام کی بے ادبی کرتے ہیں اور سیدنا یوسف علیہ السلام جیسے جلیل المرتبت نبی کا اسم گرامی لے کر گستاخی کجائی ہے کہتے ہیں۔

خادم ہیں تیرے سارے جتنے حسین جہاں کے

یوسف سے تجھ پر قرباں شیریں مقال والے۔

(انوار علی پور صفحہ ۱۰)

اس شعر میں جہاں کے حسینوں سے مراد وہ حسین نہیں جو سکلا خوبصورت ہوں کیونکہ یہ شعر پیر صاحب کی تعریف میں ہے اور پیر کے لئے یہ کوئی صفت نہیں کہ وہ شکل و صورت کے لحاظ سے حسین ہو بلکہ یہاں جہاں کے حسینوں سے مراد وہ حسین ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے حسن باطن عطا فرمایا ہو اور اسی حسن و باطن کی وجہ سے مرید پیر کا عاشق ہوتا ہے۔ اس شعر میں پیر صاحب کے متعلق کہا گیا ہے۔

کہ دنیا کے جس قدر بھی حسن باطن رکھنے والے حسین ہیں وہ سارے کے سارے آپ کے خادم ہیں اور یوسف علیہ السلام جیسے جس قدر بھی خوش کام حضرات ہیں وہ سب آپ پر صدقے اور قرباں ہوتے ہیں۔

شریعت اسلامیہ

کی رو سے ہر ایک مسلمان کا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حسن باطن جس قدر انبیاء علیہم السلام کو عطا فرمایا ہے اتنا کسی انسان تو انسان فرشتوں کو بھی نہیں دیا گیا اور شیریں مقالی و خوش کلامی میں بھی انبیاء علیہم السلام کا درجہ سب سے بلند ہے۔

حضرت خواجہ خضر علیہ السلام کی بے ادبی

حضرت پیر جیلانی منبر پر وعظ کرتے ہوئے حضرت خضر علیہ السلام کو بارہا فرماتے تھے، اے اسرائیلی ٹھہر کر محمدی کا کلام سن، (اسلام کی چوتھی کتاب مولفہ مفتی غلام قادر صاحب) اسرائیلی عام طور پر یہود و نصاریٰ کو کہا جاتا ہے۔

شریعت اسلامیہ میں اول نو آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک تمام انبیاء علیہم السلام ایک طرح سے سید المرسلین رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نبی الانبیاء ہیں، جلیل

اعمال

(۸) آداب وضو:

دہائی شیطانی، کڈالی، (مراود یومہ) سے بدن لگ جائے تو وضو کی تجدید (تازہ وضو کرنا) مستحب ہے (فتاویٰ رضویہ کتاب الطہارت صفحہ ۱۹)
شریعت اسلامیہ میں کسی کو ہاتھ لگانے یا بدن چھو جانے سے تازہ وضو کرنے کا حکم نہیں البتہ ہندو دھرم میں ہے کہ ہلچھ کا سایہ بھی پڑ جائے تو اشنان کر دو۔
بریلوی مذہب کا یہ فتویٰ شاید اسی اصول پر ہے تشابہت قلوبہم

(۹) آب وضو

وضو کے اس مبارک حکم کے بعد یہ بھی سنئے لیجئے کہ وضو کا پانی کیسا پاکیزہ ہونا چاہیے ارشاد ہے۔ حقہ کا پانی قطعاً پاک ہے۔ اس سے وضو بھی کرے تو ہو جائے گا۔

(فتاویٰ رضویہ صفحہ ۳۳ کتاب الطہارت)

ایسے شاندار وضو کے لئے پانی بھی ویسا ہی شاندار ہونا چاہیے، سچ ہے جیسی روح دیے فرشتے اور حقہ کے پانی کے پاک ہونے کی سب سے بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت خود حقہ کا بہت شوق فرماتے تھے۔
شریعت اسلامیہ میں حقہ کا بدبودار پانی نجس و ناپاک ہے، کپڑے کو لگ جائے تو کپڑا پاک کرے۔

کہ شریعت اسلامیہ کے خادم مخلص مجدد اعظم حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ بانی دارالعلوم دیوبند نے اپنی مبارک کتاب تحذیر الناس میں اور دیگر اکابر علمائے دیوبند نے اپنی مختلف تصانیف میں تحریر فرمایا ہے، اس لئے خضر علیہ السلام اسرائیلی نہیں بلکہ محمدی ہیں، اور ان کو اسرائیلی کہنا اور خود کو محمدی کہنا نہ صرف خضر علیہ السلام کی بے ادبی و گستاخی ہے، بلکہ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ بھی کم کرنا ہے۔

دوسرے یہ کہ تمام مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری اور بعثت کے بعد تمام انبیاء علیہم السلام کی نبوتیں اور شریعتیں ختم ہو چکی ہیں جو انسان اور جن دنیا کے اندر زندہ موجود ہیں اس پر فرض ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے ورنہ کافر اور بے ایمان کہلائے گا، اس لئے خواہ خضر علیہ السلام جو زندہ موجود ہیں۔ ان کو اسرائیلی، یعنی یہودی کہنا حضرت خواجہ خضر علیہ السلام کی سخت توہین بے ادبی اور گستاخی ہے مسلمان انکو مومن کامل، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خادم اور اللہ تعالیٰ کا مقدس بندہ جانتے ہیں۔

(۷) حضرت پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ کی گستاخی و بے ادبی

یہ ناپاک جملہ سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی ذات گرامی کی طرف منسوب کر کے بریلوی مفتی نے حضرت پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ کی بھی سخت ترین بے ادبی اور گستاخی کی ہے، اور ان کی ذات و مبارک پر سخت ترین اتہام افترا اور بہتان باندھا ہے، جیسی کہ انکی عادت ہے کہ اللہ والوں پر جھوٹے الزام لگاتے ہیں، ہمارا چیلنج ہے کہ مفتی کا یہ خود ساختہ فقرہ حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ

(۱۰) مسواک

مسواک بالشت سے زیادہ ہو تو شیطان اس پر سوار ہو جاتا ہے۔

(فتاویٰ رضویہ صفحہ ۲۴)

(۱۱) نماز

ایسے مبارک و مطہر وضو کے بعد نماز کا تقدس ملاحظہ ہو ارشاد ہے۔

نماز اپنی نماز میں اپنی یا بیگانی عورت کے فرج کے اندر کی طرف نظر کرے تو نماز فاسد نہیں ہوتی (فتاویٰ رضویہ صفحہ ۶ کتاب الطہارہ)

غیر مسلموں میں ایک فرقہ ہے اس میں عورت کے لئے مرد کی اور مرد کیلئے عورت کی شرمگاہ دیکھنا بہت بڑی عبادت بلکہ بدارنجات ہے۔

شریعت اسلامیہ میں نامحرم کے ستر کی طرف بلکہ نامحرم عورت کے چہرے کی طرف بھی قصد ادیکھنا حرام ہے، چہ جائیکہ بیگانی عورت کی فرج اور پھر اندر کی طرف دیکھنا اور نماز میں تو یہ فتویٰ صرف مجدد صاحب بریلوی ہی دے سکتے ہیں۔ دنیا کے اور کسی مفتی اسلام کی اس قدر جرأت نہیں ہو سکتی، اللہ کے ہمدے نے یہ بھی توفیق نہ کیا کہ اگر اتفاقاً نظر پڑ جائے تو نماز فاسد نہیں ہوتی، بلکہ کہا کہ ”نظر کرے“ مراد کہ قصد ابھی دیکھے تو نماز میں خلل نہیں آتا، لا حول ولا قوۃ الا باللہ

ع زبان درو کردل در فکر عام

نماز انتہائی خشوع و خضوع، طہارت و نفاست، پاکیزگی و تقویٰ حاصل کرنے کا ذریعہ ہے، اسی طرح واسطے شریعت اسلامیہ کے رسول اعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تَعْبُدُ اللّٰهَ كَمَا نَكَتَ قَرَاہُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ قَرَاہُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ۔ اللہ کی عبادت اس طرح کرو (نماز اس خشوع و خضوع و حضور قلب سے پڑھو کہ گویا تم خود باری تعالیٰ کو دیکھ رہے ہو اور اگر تم نہیں دیکھتے تو وہ یقیناً تمہیں دیکھ رہا ہے۔

”گیارہویں شریف“ کی نیاز کے دلدادہ حضرات کی ضیافت مزاج کیلئے انہیں گیارہ نمبروں پر اکتفا کرتا ہوں۔

من آنچہ شرط بلاغ است باتوی گویم

تو خواہ از سخنم پند گیر خواہ ملال

اللہ تعالیٰ ہم سب کو راہ مستقیم پر چلائے، آمین

☆☆☆ تمت بالخیر ☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

